

رحمت الرحمان

اُردو شرح

# قصیدۃ النعمان

در شان سید الش و جان صلی اللہ علیہ وسلم

تالیف

سراج الامت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

اُردو شرح

عارف طریقت مولانا محمد اعظم رحمۃ اللہ علیہ

الناشر

مکتبہ نعمانیہ  
اقبال روڈ  
سیالکوٹ

قیمت

۳/-



علماء اہلسنت کی کتب Pdf فائل میں حاصل  
کرنے کے لئے

”فقہ حنفی PDF BOOK“

چینل کو جوائن کریں

<http://T.me/FiqahHanfiBooks>

عقائد پر مشتمل پوسٹ حاصل کرنے کے لئے

تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

<https://t.me/tehqiqat>

علماء اہلسنت کی نایاب کتب گوگل سے اس لنک

سے فری ڈاؤن لوڈ کریں

[https://archive.org/details/](https://archive.org/details/@zohaibhasanattari)

[@zohaibhasanattari](https://archive.org/details/@zohaibhasanattari)

طالب دعا۔ محمد عرفان عطاری

زohaib حسن عطاری



## سلسلہ مطبوعات نمبر (۱)

مصنف، قصیدۃ النجمان	امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ
ترجمہ منظوم	مولانا عبید الاحد مرحوم مالک مکتبہ مجتہبی دہلی
مترجم اور شارح	حضرت مولانا محمد اعظم قدس سرہ (میردوال)
سرورق	سید نفیس الحسینی لاہور
کتابت	جمیل مرزا بی۔ اے سیالکوٹ
طباعت	بار دوم
ناشر	مکتبہ نعمانیہ، اقبال روڈ سیالکوٹ
صفحات	ایک سو بارہ (۱۱۲)
تعداد	دو ہزار (۲۰۰۰)
تاریخ اشاعت	ذوالقعدہ ۱۳۹۱ھ مطابق جنوری ۱۹۷۲
قیمت	تین روپے (۳/-)
مطبوعہ	الواراحسن پرنٹرز لاہور

# فہرست

۶۶	ہاتھ پاؤں چومنے کا ثبوت	۵	دیباچہ حمد و نعت
۶۷	آپ کی انگلیوں سے پانی کے چشتے	۸	ہام اعظم کا مختصر تذکرہ
۶۸	لکڑیوں کی تسبیح کی آواز	۱۳	مقبورہ رحیات انبیاء اور جوارِ خدا کا ثبوت
۶۹	بادلوں کا سایہ	۲۶	آغاز قصیدہ مبارکہ دیباچہ السادات
	زمین پر آپ کے قدم کے نشان نہ پڑتے اور	۲۹	نیکات کی نیت سے حاضری
۷۰	پتھر پر پڑتے	۳۰	رضائے مصطفیٰ رضائے خدا ہے
۷۳	نکلی ہوئی آنکھوں کے ہوتے پہلو کو جڑ یا	۳۲	سب مخلوق سے بہتر
۷۴	حضرت علی کو آپ کے لعاب سے شفا	۳۳	عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم
۷۵	حضرت جابر کے مردہ بچے زندہ ہو گئے	۳۴	شان رسالت
۷۶	خشک بکری دودھ دھار ہو گئی	۳۶	دعا میں حق کسی کے کہنا جائز ہے
۷۷	آپ کی دعا سے اُسی وقت میندریں پڑا	۳۹	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت عین ایمان ہے
۸۲	حضرت فاطمہ کی چکی فرشتے پھیرتے تھے	۴۱	شان لولاک
۸۶	حضور رباع الصفات ہیں	۴۲	آپ کے نور سے کائنات پیدا ہوئی
۸۹	آپ بے مثل ہیں	۴۴	معراج کی رات آسمانوں کی زینت
۹۱	انبیاء سابقین کی کتب میں آپ کا ذکر	۴۷	توسل کا بیان
۹۶	تصویر شیعہ	۵۵	معجزات کا بیان
۹۸	نبی کریم سب سے افضل نعمت ہیں	۵۷	معجزہ شق القمر
۹۹	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا	۵۹	زہر آلود گوشت اور سوسمار کا کلام کرنا
۱۰۱	ہام اعظم کا وجہ فنا فی الرسول اور علم حدیث میں	۶۰	بھیڑ پیٹے کا کلام کرنا
۱۰۳	طلب شفاعت اور استغاثہ و استمداد	۶۲	معجزہ ہرنی
۱۰۷	فضائل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم	۶۳	بکریوں اور اونٹوں نے سجدہ کیا
۱۰۸	فضائل رسول شریف اعدال کے معنی اور مراد	۶۴	درخت نے آپ کی رسالت کی گواہی دی

# عرضِ ناشر

مکتبہ نعمانیہ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے نام نامی سے منسوب ہے اس لئے خواہش تھی کہ مکتبہ سے جو پہلی کتاب شائع کی جائے وہ امام اعظم کی تصنیف ہو لیکن ساتھ ساتھ سید الکمل ختم الرسل رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت مقصد تھی کہ سلسلہ مطبوعات کی پہلی ڈالی بارگاہ نبوت میں پیش ہونی چاہیے ۔  
الحمد للہ ایہ تمنا پوری کرنے کی اللہ تعالیٰ نے یہ صورت پیدا فرمائی کہ بارگاہ رسالت پر عرض کیا ہوا امام اعظم کا مشہور و معروف قصیدہ نعمان دعوٰی مع اردو شرح پرانی کتابوں سے مل گیا جو مطبع مجتہبان دہلی نے تقریباً ۶ سال قبل شائع کیا تھا ترجمہ اور شرح کرنے والے مرحوم و مغفور بزرگ نے بڑی محنت کی ہے شرح میں آیات قرآنی، احادیث مبارکہ اور اقوال بزرگان دین سے عمدہ دلائل پیش کئے ہیں۔ ہر شعر کا ترجمہ نیز کے علاوہ نظم میں بھی کیا ہے۔ الغرض بفضلہ تعالیٰ یہی قصیدہ شائع کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا گیا۔

فاضل شارح علیہ الرحمۃ نے کئی جگہ آیات، احادیث اور عربی نارسا اشعار و عبارات کا اردو میں ترجمہ نہیں کیا تھا اس لئے چند اضافوں کا ضرورت محسوس ہوئی۔ یہ اہم ترین کام میرے مشفق و مکرم استاد حضرت مولانا محمد بشیر القادری رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا اور اپنا قیمتی وقت عطا کرتے ہوئے اس کام کو مکمل کر کے احسانِ عظیم فرمایا۔ فی الحقیقت مکتبہ کی اکثر خدمات آپ کے فیض و تربیت کا نتیجہ ہیں۔

قارئین کی آسانی کے لئے ہر آیت کے ساتھ پارہ اور رکوع اور اکثر احادیث اور اشعار کا حوالہ بھی حاشیہ پر لکھ دیا گیا ہے۔ اضافہ شدہ تراجم و حوالہ جات اور اصل حاشیہ میں امتیاز کے لئے مصنف کی عبارت کے بعد (منہ) تحریر کر دیا ہے۔ بارگاہ الہی میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قصیدہ کے مصنف، شارح، ناشر اور تمام معاونین کی سعی بظیف حبیبِ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبول فرماتے اور عوام و خواص کو اس خزانہ سے کما حقہ فائدہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرماتے۔ آمین

## دیباچہ



## حمدِ باری تعالیٰ عوامی

معراج ہے چشمِ غوصلہ کی	رؤیت ہے ہلالِ بسملہ کی !
دلِ شکرِ خدا کا معترف ہے	نالہِ الحمد کا آلف ہے
ہر مومن نے بدنِ اگر زباں ہو	ممکن نہیں حمد کا بیاں ہو

قاصر ہیں سب اصلِ مدعا سے  
 پوچھو یہ زبانِ مُصطفیٰ سے



## نعت احمد صلی اللہ علیہ وسلم

کیا نعت رسول کا ہوا ثبات	چھوٹا سا ہے منہ بہت بڑی بات
شاہنشاہ انبیاء محمدؐ	ہے عرش بری پہ جس کی سند
معراج ہے اوج باب عال	قوسین خم رکاب عالی

غائب نہ وہ نور ہے نظر سے  
صادِ صلوات آنکھیں مانگے

امّا بعد۔ ستر پاپ عیب، اپنے گناہوں سے شرمناک، خدا کی رحمت کا اُسیہ دار  
محمد اعظم من محمد یا درناظرین پاک خیال کی خدمت میں عرض کرتا ہے  
کہ ان دنوں اتفاق وقت سے تذکرہ معاذیہ جو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
کے یمن جانے اور خواب میں وفات سرور کائنات و فخر موجودات علیہ و علیٰ آلہ  
و اصحابہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیات کے دیکھنے اور بعد ولولہ واضطراب  
مدینہ منورہ میں پہنچنے اور ہر ایک صحابی سے مل کر آپ کی وفات کا حال پوچھنے  
اور کمال عشق و محبت کے اظہار میں بزبان عربی تصنیف ہے عاجز کی نظر سے گزرا۔  
اس کے آخر میں بطور خاتمہ قصیدہ متبرکہ تصنیف حضرت امام الائمہ سراج الائمہ فخر الفقہاء  
والحدیثین کمال معنی صورت مجسم رافت رؤفی امام ابو حنیفہ کو فی رحمۃ اللہ  
علیہ مرقوم ہے دیکھا گیا۔

یہ قصیدہ اس وقت کا خوش طبع ہے جبکہ آپ کو زیارت فیض زیارت روضہ  
ریاض جنت کی مدینہ مطہرہ زاد کا اللہ شرفاً میں ہوئی تھی۔ چونکہ آج تک ایسا قصیدہ  
حاوی صدائیکات و معانی گنج مخفی کی طرح خاص خاص جگہ میں تھا خیال میں گزرا  
کہ اگر بنظر افادہ عوام اس کا اردو ترجمہ کیا جائے تو یہودی دین و دنیا سے اس  
کا پڑھنا پڑھانا بھی ثواب اور خوشنودی حق تعالیٰ ہے۔ اس خیال سے اس کو حتی الوسع  
بسط و تفصیل کے ساتھ تمام کیا بعونہ و منہ تعالیٰ۔ اور بعد اتمام کے بغرض اشاعت و  
استمرار ج خدمت فیض و رحمت جناب مولانا مولوی حافظ محمد عبدالاحد صاحب علم  
(مالک مطبع مجتہبی واقع دہلی) بھیج دیا۔ ہوا الحمد للہ کہ مولانا موصوف نے اول سے  
آخر تک ملاحظہ فرمایا اور بعض بعض مناسب مقابلات پر اصلاح بھی فرمائی۔ اور  
بہر شعر کو خوش اسلوبی سے دو دو شعر ترجمہ کے ساتھ بھی فرمایا۔ حق تعالیٰ قبول فرماتے  
مؤلف

لے۔ اس قصیدہ سے متعلق حضرت مولانا عبدالعلی اسی مدنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔  
یہ قصیدہ مجموعہ تذکرہ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اخیر میں بطور خاتمہ کے چھپ گیا ہے اور نیز  
صاف صاف لکھنے اور نسخ میں اس قصیدہ متبرکہ کا تہ دیا ہے اور یہ قصیدہ اس وقت کے خوش طبع کا نتیجہ ہے  
جو امام صاحب کو مدنیہ منورہ میں روضہ مقدسہ حضرت رسالت پناہ رومی ندا کی زیارت سراپا خیر و برکت  
بمعاشرہ چشم صوری و عین معنوی نصیب ہوئی۔ اس قصیدہ میں جاہلیات و دقائق و خفایا اسرار الہی  
کی طرف اشارہ ہے بلکہ تمام قصیدہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات باہرہ و محامد باہرہ و فضائل  
قرآنیہ و شمائل حدیثیہ سے مبرا ہوا ہے۔ کہ ایک ایک شعر اس کا دلدادگان شاہد رسالت و طایبان ذکر حضرت  
نبت کے واسطے خوش و خروش پیدا کرنے والا ہے اور طالب کو مطلوب تک پہنچانے والا ہے (صفحہ ۱۲۲ دیوان المغنی)



## امام صاحب کا مختصر تذکرہ

حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا اسم مبارک نعمان تھا اور کنیت ابوحنیفہ اور لقب امام اعظم۔ کیونکہ آپ اپنے وقت میں فقہ و اجتہاد اور تتبع کتاب و سنت میں بہت درجہ رکھتے تھے۔ سرآمد فضلاء تھے کالمین و علمائے متبحرین تھے۔ ان کے باپ کا نام ثابت تھا۔ تاریخ ابن خلکان میں ہے کہ ثابت کا باپ حضرت مرتضیٰ علی کریم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ثابت ساتھ تھا۔ آپ نے دونوں کی اولاد کے واسطے خیر و برکت کی دعا کی۔ امام اعظم فارسی النسل اور ابنائے فارس سے تھے۔ بحکم مرویہ بخاری و مسلم و متفقہ دیگر محدثین لَوْ كَانَ الْعِلْمُ بِالشَّرِيَا وَفِي رِوَايَةٍ لَوْ كَانَ الدِّينُ بِالشَّرِيَا لَيُنَادِلَهُ رَجُلٌ مِّنْ آلِ فَارِسٍ۔ آپ محزون علم و ایمان تھے۔ ورع و تقویٰ نہد و ریاضت میں قائم آگے تھا۔ اہل عرفان کے بڑے بڑے پیشوا مثل ابراہیم ادہم و فضیل بن عیاض و داؤد طائی و یشرحانی رحمۃ اللہ علیہم آپ سے مستفیض تھے۔ فقہائے محدثین میں سے عبد اللہ بن مبارک و سفیان بن عیینہ و سفیان ثوری و عبد الرزاق و حماد بن زید اور وکیع و اعش و مقرئ استاد بخاری و ہشتم جیسے علمائے اعلام آپ کے شاگرد تھے۔

تعلیم و تالیف کتاب و سنت و معارف کے لئے من جملہ شیوخ اس فن کے

لے ترجمہ اگر علم شریا میں ہو تو اہل فارس کے کچھ لوگ اس سے پائیں گے (مائل کر لیں گے) ایک روایت میں علم کی بجائے دین کا لفظ ہے۔

آپ کو امام الانام زبدہ خاندان نبوی قدوہ دودبان مرتضوی جناب امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خاص نسبت تھی اور بیعت بھی انہیں سے تھی۔ مقامات علیہ کی سیر حضرت ابن رسول بحق ناطق امام ہمام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کی۔ چنانچہ امام محمد و ابی یوسف اور وکیع سے منقول ہے کہ ابوحنیفہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے مزار پر انوار پر بڑی ارادت سے جاتے تھے۔ غلبہ آستانہ عالیہ کی خود جارب و بکشی کرتے اور مجاوروں کو کچھ دیتے۔ حافظ قرآن تھے ہر ایک مسئلہ کے لئے بارہا تمام قرآن پر نظر کرتے۔ اجتہاد میں آپ کا پایہ عالی تھا۔ کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا طریق اقتباس نہایت اذق اور اتخوط ہے۔ اس لئے بعض نا فہموں نے جو ان دقائق کو نہیں پہنچے آپ کی شان و اظہار میں بلباس تحکم و استعلا کچھ کچھ کہا ہے۔ وَلِنَعْمَ مَا قَالَ الْكَافِرُ ۝

اذلکم بئالواشائے و وقارے فالقوم أعداء لہ و خصومہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو رتبہ تابعی ہونے کا بھی حاصل ہے کیونکہ انہوں نے صحابہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی دیکھا ہے۔ چنانچہ شرح مشکوٰۃ ابن حجر مکی میں لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے آٹھ صحابہ کو دیکھا۔ ۱۔ انس بن مالک ۲۔ عبد اللہ بن اوفی ۳۔ سہل بن سعد ۴۔ ابو الطفیل چارہ اور کہ جن سے بلا واسطہ روایت کی ہے حنفیوں کے ہاں پچاس حدیثیں ایسی ہیں۔ واللہ اعلم اور مثبتین سے کسی کا قول ہے۔ قطعہ

لہ ترجمہ چونکہ لوگ ان کی شان اور عظمت کو حاصل نہ کر سکے اس لئے ان کے دشمن اور مخالف ہو گئے ۱۲



كُفِيَ النُّعْمَانُ مُخَدَّرًا مَسَاوَاةً      مِنْ الْأَخْبَاسِ مِنْ غُرْبِ الصَّحَابَةِ  
وَمَا خَيْرُ مَنْ اللَّهِ الْعَظِيمِ      وَمَا خَيْرُ النَّبِيِّ إِلَّا أَصَابُهُ

ائمہ مجتہدین مثل مالک و احمد و شافعی رحمہم اللہ اکثر آپ کے قول پر فتویٰ دیتے  
تھے اور استدلال میں آپ کی تعریف کیا کرتے بالخصوص امام شافعی صاحب کو آپ  
سے کمال ارادت تھی۔ وہ آپ کے مرقد شریف پر بھی جایا کرتے۔ بتوسل و تبرک  
حل مشکلات میں جناب الہی میں دعا مانگتے۔ محافل و مجالس عامہ و خاصہ میں آپ کا  
ذکر بہت کیا کرتے۔ انہیں کا قول ہے ع

أَعِدْ ذَكَرَ النُّعْمَانِ لَنَا أَنْ ذَكَرَهُ      كَمِثْلِكَ إِذَا كَدَّرْتَهُ يَتَضَوَّعُ

اور حضرت ابن مبارک نے کہا ہے ع

لَقَدْ زَانِ الْبِلَادَ وَمَنْ عَلَيْهَا      إِمَامُ الْمُسْلِمِينَ أَبُو حَنِيفَةَ  
بِأَحْكَامِهِ وَأَثَارُهُ فَقُهُرُهَا      كَأَيَاتِ الذُّبُورِ عَلَى الْفَقِيهِ  
فَمَا فِي الْمَشْرِقَيْنِ لَهُ تَقْظِيرُ      وَلَا بِأَلْغَرَبَيْنِ وَلَا بِكُوفَةٍ  
يَبِيتُ مُشْتَرَا سَهْرًا لِلْيَالِ      وَصَامَ نَهَارًا لِلَّهِ خَيْفَةً

۱۔ نعمان کیلئے ان روایات کا فخر بھی کافی ہے جو انہوں نے شرفائے صحابہ سے روایت کیں۔ سندائے بزرگ درتہ

اور نبی اکرم کی ہر عجلائی کو انہوں نے پایا ہے ۱۲۔

۲۔ ہمارے لئے نعمان کے تذکرہ کا اعادہ کے بجاؤ کیونکہ اس کا ذکر کتوری کی طرح ہے جس کی خوشبو گھسنے کے لئے کراہے گئی ہے ۱۳۔

۳۔ مسلمانوں کے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے شہروں اور شہروں میں بسنے والوں کو زینت ویدی ہے۔ احکام شرعی، اعتقاد

اور فقہ کے باعث جو آیات زبور کی طرح ورق پڑھتے ہیں پس نہ خود دونوں مشرقوں میں ان کی کوئی نظیر ہے اور نہ دونوں

مغربوں میں اور نہ شہر کو قد میں وہ مستعد عبادت ہو کر قلوب میں بیدار رہتے ہیں اور اللہ کے دُور سے دن کو روزہ رکھتے ہیں ۱۴۔

ع تبیض العیض ص ۳۸      مطبوعہ دارۃ المعارف عثمانیہ دکن

ایمان و اکابر اہل علم نے آپ کے مذہب کو ترجیح دی ہے کما قال غیر واحد  
 حَسْبِي مِنَ الْخَيْرَاتِ مَا أَعَدَّ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي مَرْضَى التَّوْحِيدِ  
 دِينَ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ خَيْرِ التَّوَارِثِ ثُمَّ اعْتَقَادِي مَذْهَبَ النُّعْمَانِ  
 آپ مستغنی عن التوضیف ہیں آپ کے مناقب بے شمار اور اوصاف بیرون از حصار  
 ہیں۔ ائمہ اعلام مقلدین و غیر مقلدین نے آپ کے مناقب و محامد میں بقدر مائتہ تصنیفیں  
 کی ہیں۔ اس کے دریافت کرنے کو کتب ذیل دیکھنی چاہئیں :-

- ۱۔ خیرات الحسان فی ترجمۃ النعمان۔ (علامہ ابن حجر مکی شافعی)
- ۲۔ تبلیض الضعیفہ فی مناقب ابی حنیفہ۔ (حافظ جلال الدین سیوطی)
- ۳۔ شقائق النعمان۔ (علامہ جبار اللہ زعفرانی)
- ۴۔ بستان فی مناقب النعمان۔ (شیخ محی الدین عبدالقادر ابن الوفا سہلی)
- ۵۔ کشف الاسرار۔ (عبداللہ بن محمد حارثی)
- ۶۔ انصار۔ (یوسف بن فرغلی سبط ابن جوزی)
- ۷۔ تحفۃ السلطان فی مناقب النعمان۔ (ابن کاس)
- ۸۔ عقود الجمان فی مناقب النعمان۔ (ابو عبداللہ بن محمد دمشقی)
- ۹۔ عقود الجمان فی مناقب النعمان۔ (امام ابو جعفر طحاوی)
- ۱۰۔ اکمال فی اسماء الرجال۔ (صاحب مشکوٰۃ)

۱۔ قیامت کے دن خدا تعالیٰ کی رضا مندی کے لئے نیکوچ میں سے جو کچھ میں نے تیار کیا ہے وہ میرے  
 لئے کافی ہے اور وہ محسن علیہ السلام کا دین ہے جو تمام مخلوق سے بہتر ہیں اور پھر  
 مذہب نعمان کی صداقت پر میرا اعتقاد ہے۔ ۱۲۔  
 جمعہ تبلیض الضعیفہ ص ۳۲۔ مطبوعہ دائرۃ المعارف عثمانیہ دکن



۱۱۔ طبقات

(علامہ علی قاری)

۱۲۔ مجملہ

(عبدالدین فیروز آبادی صاحب قاموس)

۱۳۔ کشف المحجوب

(علی ہجویری داتا گنج بخش)

۱۴۔ تذکرۃ الاولیاء

(شیخ فرید الدین عطار)

۱۵۔ نافع الكبير لمن يطالع جامع الصغير (مولانا عبدالحی ناضل لکھنوی)

۱۶۔ جلب المنفعت

(نواب صدیق حسن خاں)

۱۷۔ سیرت النعمان

(علامہ شبلی نعمانی پروفیسر علی گڑھ کالج)

۱۸۔ تنویر الحاسہ فی مناقب الائمة الثلاثة (مولوی محمد حسن)

ان کے سوا صد ہا کتابیں امام صاحب کے مناقب میں ہیں اور لاکھوں اہل کشف کے اقوال شاہد ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی و شاہ ولی اللہ محدث دہلوی و شیخ عبدالحق محدث دہلوی متاخرین سے اور بہت سے متقدمین سے منقول ہیں۔ وَاللّٰهُ الْعَزَّ وَجَمِيعًا يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى جَنَّتِهِ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِيْنَ۔

## مقدمہ

چونکہ قصیدے کا آغاز پاک سے ہے جو حروفِ ہند سے لہذا مناسب معلوم ہوا کہ حیاتِ انبیاء اور جوازِ ندا کا ثبوت اول دیا جائے تاکہ ظنونِ فاسدہ اور شکوکِ جملہ اول دل سے دور ہو جائیں اور ملال و کدورت نہ رہے۔ واضح ہو کہ پایہ ثبوت شرعیہ نہیں ہیں۔ ۱۔ قرآن ۲۔ حدیث ۳۔ عمل اُتبع یا اجماع۔ جب ان سے کوئی امر ثابت نہ ہو تو پھر ایک چوتھے کی حاجت پڑتی ہے جسے قیاس کہتے ہیں۔

۱۔ بخاری میں ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَا يَذَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَائِلِ حَتَّى أَحْبَبْتُهُ لَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يَبْصُرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَيَرْجُلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِي لَأَعْطِيَنَّهُ

خلاصہ :- میرا بندہ کثرتِ نوافل سے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ میں اس کو دوست بنا لیتا ہوں تو میں اس کے کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اور اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے مانگے تو اسے ضرور دیتا ہوں۔

جائے غور و تامل ہے کہ صفاتِ محدودہ بشریہ کے ذائل ہونے سے صفاتِ غیر محدودہ حقیقیہ حاصل ہوتی ہیں۔

جیسے دور دراز سے سُنا، دیکھنا یا سُنانا یا پہنچانا وغیرہ۔ تو جب بالجملہ علانی و نبوی سے پاک ہو کر بالکل اِلٰی اللہ و فی اللہ ہو جائے۔ کیونکہ صفاتِ حقیقیہ سے متصف نہ ہوگا۔ (ماہنامہ ۱۲ منہ)





ہوں گے اور تو اس (اپنی) اُمت پر گواہی دینے کو بلایا جاتے گا۔ اگر وہ زندہ نہیں اور ہمارے حال سے مطلع نہیں تو کیا گواہی دیں گے۔

### احادیث

۱۔ مَدْرُثُ يَقْبُرُ مُوسَى فَإِذَا هُوَ فِيهِ قَائِمٌ يُصَلِّي۔ معراج کی رات میں موسیٰ (علیہ السلام) کی قبر پر سے گزرا، تو کیا دیکھتا ہوں وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہیں۔ (اتباع الاذکیاء للسیوطی)

۲۔ آپؐ نے فرمایا دنوں میں اچھا دن جمعہ ہے اس روز مجھ پر بہت دروس پڑھا کرو۔ کیونکہ تمہارا ورود مجھے پہنچایا جاتا ہے۔ صحابہ نے عرض کی کہ مٹی میں کچھ رہ نہیں جاتا۔ آپؐ نے فرمایا۔ اِنَّ اللّٰهَ حَذَمَ عَلٰی الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ۔ اللہ نے پیغمبروں کے جسم مٹی پر حرام کئے ہیں ان کو نہیں کھاتی۔ (مشکوٰۃ باب الجمعہ)

بقیہ ماشیہ صفحہ ۱۱۔ و شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ محدث دہلوی در تفسیر خود تحت قول اللہ تعالیٰ وَ یُکُونُ الرَّسُولُ عَلَیْکُمْ شَهِیدًا (ط ۱) و باشد رسول شمار شاگواہ زیرا کہ او مطلع است نور نبوت بر رتبہ ہر متدین بدین خود کہ در کدام درجہ از دین من رسیدہ و حقیقت ایمان او چیست و بجای کہ بدال اند ترقی مانده است کدام است پس اومی شناسد گناہان شمارا و درجات ایمان شمارا و اخلاص شمارا و نفاق شمارا ۱۲ (نہی منہ) ترجمہ۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں دیکھو کہ الرَّسُولُ عَلَیْکُمْ شَهِیدًا کے ذیل میں ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تم پر گواہ ہوں گے کیونکہ آپؐ اپنے نور نبوت کی وجہ سے ہر دیندار کے درجے اور رتبے سے آگاہ ہیں کہ وہ دین کے کس رتبے پر پہنچا ہے اور اسکے ایمان کی کیا حقیقت ہے اور وہ کونسا جواب ہے جس سے وہ ترقی میں رُک گیا پس آپؐ تمہارے گناہوں کو بھی جانتے ہیں اور تمہارے ایمان کے درجوں اور تمہارے اخلاص و نفاق سے بھی واقف ہیں۔ (دلائل قاری در شرح شفا از ابن دینار تابعی کی روایت کردہ است کہ روحہ علیہ السلام معاصر فی بیوت اہل الاسلام یعنی روح مبارک آنجانب علیہ السلام اہل اسلام کے گھر میں حاضر ہوتی ہے۔ ۱۲ اور المنظر منہ) لے اخبرجہ مسلم عن النبی (۱۲ منہ) لے اخبرجہ ابو داؤد و البیہقی عن اوس الشافعی (۱۲ منہ)





۳۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءُ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ۔ پیغمبر زندہ ہیں اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں۔ (انباء الاذکیاء للسیوطی)  
 ۴۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَا يُتْرَكُونَ فِي قُبُورِهِمْ هُمْ بَعْدَ أَرْبَعِينَ وَلَكِنَّهُمْ يُصَلُّونَ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ حَتَّى يُفْخَرُ فِي الصُّورِ۔ پیغمبر زندہ ہیں چالیس روز کے بعد پھر قبروں میں مکلف کئے جاتے ہیں۔ قیامت تک اللہ کے سامنے نماز پڑھتے رہیں گے۔ (انباء الاذکیاء للسیوطی)

۵۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَى مَائَةٍ فِي يَوْمٍ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةِ الْجُمُعَةِ قَضَى اللَّهُ لَهُ مِائَةَ حَاجَةٍ سَبْعِينَ مِنْ حَوَائِجِ الْآخِرَةِ وَثَلَاثِينَ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا ثُمَّ وَحَلَ اللَّهُ بِذَلِكَ مَلَكًا يَدْخُلُ عَلَى فِي قَبْرِى كَمَا يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ الْهَدَايَا يُخْبِرُنِي مَنْ صَلَّى عَلَى يَاسْمِهِ وَنَسَبِهِ فَأَثَبْتُهُ عِنْدِي فِي صَحِيفَةٍ رَاحِلَةٍ۔ (بیہقی) اِنِّ عَلِمْنِي بَعْدَ مَوْتِي كَعَلِمْنِي فِي الْحَيَاةِ۔ جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کوئی مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ اس کی سوجا جت پوری کر دیتا ہے۔ بشر آخرت میں تیس دنیا میں پھر اللہ ایک فرشتہ اس پر موکل (مقرر) کرتا ہے کہ وہ مجھے اس طرح پہ درود پہنچاتا ہے جیسے کوئی کسی کے پاس ہدیہ لے جاتا ہے (وہ مجھے درود پڑھنے والے کے نام و نسب کی بھی خبر دیتا ہے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک وسلم یہ درود قلال بن قلال کا ہے۔ میں اس کو اپنے ایک نورانی دفتر میں لکھ لیتا ہوں) (بیہقی) میری جان پہچان بعد موت بھی ویسی ہی ہوگی جیسی کہ اب ہے۔

۱۔ اخذجه ابو يعلى والبيهقي عن النسائي (۱۲ منہ) ۲۔ اخذجه البيهقي في الترغيب (۱۲ منہ) (انباء الاذکیاء للسیوطی)

۶۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ صَلَّى عَلَىَّ عِنْدَ قَبْرِي  
 سَهَّحْتُهُ وَمَنْ صَلَّى غَائِبًا بَلَغْتُهُ۔ جو شخص میری قبر کے پاس آکر درود پڑھے  
 تو میں خود سنبھالوں اور جو دور سے پڑھے تو وہ مجھ کو پہنچایا جاتا ہے۔ (انباء الاذکیار لیبوطی)  
 ۷۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى مَلَكَ اعْطَاهُ  
 اسْمَاعَ الْخَلَائِقِ قَائِمٌ عَلَى قَبْرِي فَمَنْ أَحَدٍ يُصَلِّي عَلَىَّ  
 إِلَّا بَلَغْنِيهَا۔ اللہ کا ایک فرشتہ ہے جسے تمام جہان کی باتیں سنائی دینے کا رتبہ  
 عطا کیا ہے۔ وہ میری قبر پر کھڑا رہتا ہے جہاں کہیں کوئی مجھ پر درود پڑھے وہ  
 مجھے پہنچا دیتا ہے۔ (انباء الاذکیار لیبوطی)

۸۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً  
 سَيَاحُونَ يُبَلِّغُونَ مِنِّي أُمَّتِي السَّلَامَ۔ اللہ کے کئی فرشتے سیاح ہیں  
 چلتے پھرتے رہتے ہیں اور مجھے میری اُمت کا سلام پہنچا دیتے ہیں۔

۹۔ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ صَلَوَاتُ  
 الْمُصَلِّينَ عَلَيْكَ مِمَّنْ غَابَ عَنْكَ وَمِنْ يَأْتِي بِعَذَابِكَ مَا  
 حَالُهُمَا عِنْدَكَ فَقَالَ أَسْمَعُ صَلَوَاتِ أَهْلِ مَحَبَّتِي وَأَعْرِفُهُمْ وَ  
 تُعْرِضُ عَلَيَّ صَلَوَاتُ غَيْرِهِمْ عَرْضًا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی  
 خدمتِ بابرکت میں عرض کیا گیا کہ فرمائیے جو لوگ دور سے آپ کو مخاطب کر کے  
 درود پڑھیں یا بعد آپ کے تو ان کا درود سلام کیونکر آپ کو معلوم ہوگا۔ فرمایا

لَمْ أَخْرِجْهُمُ الْبَيْهَقِي فِي شَعْبِ الْإِيمَانِ وَالْأَصْبَهَانِي فِي التَّرْغِيبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ۱۲ (مسند) ۱۳ (توضیح البخاری فی تاریخہ)  
 ۱۲ (مسند) ۱۳ (رواہ النسائی والدارقطنی عن انس ۱۴ (مسند) ۱۵ (دلائل الخیرات ۱۲ (مسند)

میں اپنی محبت اور عشق والوں کا درود تو خود سن لوں گا اور انہیں پہچان لوں گا اور دوسروں کا درود مجھ پر پیش کر دیا جائے گا۔

۱۰۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَدْخُلُ بَيْتِي الَّذِي فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَتِي وَأَضَعُ ثَوْبِي وَأَقُولُ إِنَّمَا هُوَ زَوْجِي وَأَيُّ فَلَمَّا دَفِنَ عُمَرُ مَعَهُمْ فَوَدَّ اللَّهُ مَا دَخَلْتُهُ إِلَّا وَأَنَا مُشْدِقَةٌ عَلَى نَبِيِّ حَيَاءٍ مِنْ عُمَرَاءِ - میں اپنے حجرہ میں جہاں رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور ابوبکر صدیق مدفون ہیں کھلے کپڑوں جابا کرتی اور دل میں کہتی کہ کچھ حرج نہیں۔ آنحضرت تو میرے شوہر ہیں اور ابوبکر میرے باپ مگر جب عمرؓ ان کے ساتھ دفن ہوئے تو پھر عمرؓ سے شرم کی وجہ سے میں اس کمرے میں اس حالت میں داخل ہوتی ہوں کہ پردے کے کپڑے مجھ پر بندھے ہوتے ہیں۔

اجماع یا عمل امت، باتفاق اہل سنت و جماعت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ افضل الصحابة واعلمهم بالكتاب والسنة ہیں۔ بعد وفات سرور کائنات علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام ان کا یہ مرثیہ ہے۔

وَدَعَانَا الْوَحْيُ إِذَا وَكَيْتَ عَنَّا  
فَوَدَّعَنَا مِنْ اللَّهِ الْكَلَامُ  
بِسَوَى مَا قَدْ تَرَكْتَ لَنَا هِينًا  
تَفَتَّنَهُ الْقَدَرُ طَيْسَ الْكَلَامِ

۱۔ رواہ الامام احمد فی مسند ۱۲ (منہ)  
۲۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تمام صحابہ سے افضل ہیں اور قرآن و سنت کو سب سے زیادہ جانتے والے ہیں۔ ۱۲۔

۳۔ جب آپ نے ہم سے منہ پھیر لیا یعنی وفات پائی تو وحی الہی اور اللہ کے کلام نے بھی الوداع کہہ دیا۔  
سوائے اس کلام کے کہ جسے آپ نے ہمارے لئے کاغذوں میں بند چھوڑا ہے (شعر کا مفہوم لکھ دیا ہے)



(حضرت) عمر فاروق رضی اللہ عنہ

يَا أَيُّهَا أَنْتَ وَأُخَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ كَانَ لَكَ جُذُعٌ تَخْطُبُ النَّاسَ  
عَلَيْهِ فَلَمَّا كَثُرَ النَّاسُ اتَّخَذْتَ مِنْهُمْ السُّعْمَ فَحَنَّا الْجُذُعُ الْخ

(حضرت) عثمان بن ثابت رضی اللہ عنہ

كُنْتُ السَّوَادَ لِنَاطِرِي فَقَمِي عَلَيْكَ النَّاطِرُ  
مَنْ شَاءَ بَعْدَ ذَلِكَ فَيُصِتْ فَعَلَيْكَ كُنْتُ أَحَا ذِ سَأ

وَلَهُ الْيُضَا

يَا رَسُولَ اللَّهِ صَنَاقِي بِنَا الْفَضَاءُ  
فَجَاهَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَا  
مَرَجُوتِكَ يَا ابْنَ ابْنَةِ لَاحِي  
وَجَلَّ الْخُطْبُ وَالْمَقَطْعُ الْإِخْصَاءُ  
مَرَفِيعٌ مَا لِدِفْعَتِهِمْ انْتِهَاءُ  
مَحَبَّتٌ وَالْمَحَبُّ لِمُ الدَّجَاءُ

۱۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ ایک ستون سے  
تکیہ لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ جب لوگ زیادہ ہوتے تو آپ سے منبر ہٹا لیا تاکہ لوگوں کو اپنا  
کلام سنا سکیں تو وہ ستون رو دیا۔ (السيرة النبوية مفتی مکہ ذہبی و عثمان رحمۃ اللہ علیہ)

۲۔ آپ میری آنکھ کی پٹلی تھے۔ پس آپ کی وجہ سے (یا آپ کے علم میں) آنکھ اندھی ہو گئی (یعنی کی یا کو سلک  
کرنہ خلاف قیاس ہے) آپ کے بعد جو شخص پیاسے مرے (یعنی جو مرتا ہے مرتا رہے) مجھے تو  
صرف آپ کی وفات کا ڈر تھا۔ (السيرة النبوية مفتی مکہ ذہبی و عثمان رحمۃ اللہ علیہ)

۳۔ اے اللہ کے رسول (آپ کی وفات سے) وسیع زمین میرے لئے تنگ ہو گئی اور مصیبت  
بہت بڑھ گئی اور دوستی منقطع ہو گئی۔ اے اللہ کے رسول آپ کا مرتبہ بہت بڑا ہے اس کی بلندی  
کی کوئی انتہا نہیں۔ اے آمنہ کے فرزند میں آپ سے اُمید رکھتا ہوں کیونکہ مجھے آپ سے محبت ہے  
اور محبت کو اپنے محبوب سے اُمید ہوا کرتی ہے۔

(حضرت) صفیہ رضی اللہ عنہا

۱. الْاَيُّهَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتُ رَجَاءَنَا ۱ وَكُنْتُ بِنَابِزًا اَوَّلَمْتُكَ جَابِيًا  
 ۲. وَكُنْتُ رَاحِمًا هَادِيًا وَمُعَلِّمًا ۲ لِيَلَيْكَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ مَنْ كَانَ بَاكِيًا  
 ۳. لَعَمْرُكَ مَا اَنْبَى النَّبِيَّ لِفَقْدِهِ ۳ وَلَكِنْ لِمَا اخْشَى مِنْ الْمَرَجِ اِيَّيَا  
 ۴. كَانَ عَلَى قَلْبِي لِيَذْكُرَ مُحَمَّدٍ ۴ وَمَا خِفْتُ مِنْ بَعْدِ النَّبِيِّ لَلْكَوِيَا  
 ۵. اَفَاطِمَ صَلَّيَ اللَّهُ رَبُّ مُحَمَّدٍ ۵ عَلَى جَدَّتِ امْسَى بِبَيْتِكَ ثَادِيَا  
 ۶. فَنَدَى لِرَسُولِ اللَّهِ اُفَى وَخَالَتِي ۶ وَعَمِّي وَابَائِي وَنَفْسِي وَمَالِيَا  
 ۷. فَلَوْ اَنْتَ رَبُّ النَّاسِ اَبْقَى مُحَمَّدًا ۷ سِرِّرَنَا وَلَكِنْ اَمْرًا كَانَ مَاضِيًا  
 ۸. عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ السَّلَامُ نَحْيَةً ۸ وَادْخَلْتَ جَنَّاتٍ مِنَ الْعَدْنِ رَاضِيًا

(حضرت) فاطمہ زہرا اور صفیہ اللہ عنہا جب مزارِ پُر نور پر آتی تھیں تو اسے شوق و

اضطراب کو بیان کرتی تھیں ۵

۱۔ اے اللہ کے رسول آپ ہماری اُمید تھے اور آپ ہمارے محسن تھے بخاک نہ رہتے۔ آپ بڑے مہربان بھی تھے اور ہادی و معلم بھی۔ پروردگار نے واسلے کو آج آپ پر رونا چاہیے۔ اسے مخاطب تیری زندگی کی قسم میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گم ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ آپ کے بعد آنے والے قہقہہ و آشوب کے ڈر سے رو رہی ہوں۔ گویا آنحضرت کی یاد اور آپ کے بعد آنے والے واقعات کے ڈر سے میرے دل پر داغ دینے کے گرم لوسے رکھے ہوئے ہیں۔ اے فاطمہ اللہ تعالیٰ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رب ہے اپنی رحمت نافذ فرمائے اس قبر پر جو شربِ ابدیہ منورہ میں موجود ہے۔ رسول خدا پر میری ماں و خالہ چچا اور میرے آباؤ اجداد اور خود میری ذات اور میرا مال قدا ہو جائے اگر کوئی کا پورے گکار ہم میں آنحضرت کو باقی رہنے دیتا تو ہم خوش ہوتے لیکن اس کا حکم جبارہ کر رہا ہے آپ پر اللہ کی طرف سے سلام ہو اور آپ راضی خوشی جنتِ عدن میں داخل ہوں۔ ۵ طبقات ابن سعد جلد دوم صفحہ ۲۲۵ مطبوعہ بیروت ۱۲

اِذَا اسْتَشَدَّ شَوْقِي نَزَرْتُ قَبْرَكَ يَا  
اَيُّهَا كِنَ الْعَبْرَاءِ عَلَّمْتَنِي الْبِكَا  
اَنُوحُ وَاسْكُومًا اَرَآكَ مُجَابِبِ  
وَذِكْرُكَ الشَّامِي جَمِيعِ الْمَصَابِ  
فَمَا كُنْتُ عَنْ فِي الثُّرَابِ مُغَيَّبًا  
فَمَا كُنْتُ عَنْ قَلْبِ الْحَزِينِ لِبَغَائِبِ

(حضرت) علی بن حسین رضی اللہ عنہما

يَا مُصْطَفَا يَا مُجْتَبَا  
اِسْرَحْ عَلَيَّ عَصِيَانَا

کتاب سیر و توارخ میں لکھا ہے کہ جب قاتلانِ امام علیہ السلام آپ کی شہادت کے بعد پس ماندگانِ اہل بیت نبوت کو دمشق کی طرف اسیر کر کے چلے تو جنابِ عریب بنتِ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان بیٹوں سے حضورِ اقدس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں استغاثہ کیا۔

يَا جَدَّ مِنْ حَوْلِي يَتَا حَيٍّ وَلِخَوْقِي  
يَا جَدَّ مِنْ ثِكْلِي وَطَوَّلَ مُصِيبَتِي  
بِالذَّلِّ قَدْ سَلَبُوا الْقَنَاعَ وَخَجَرَدُوا  
لِمَا عَايَنَهُ اقْوَمُوا أَقْعُدُوا  
يَا جَدُّ نَاخِدِ الْحُسَيْنَ وَمُورَدُ

۱۔ جب میرا شوق بڑھ جاتا ہے تو آپ کی قبر کی دوستی، ہونے زیارت کرتی ہوں اور گریہ کرتی ہوں، نکاح کرتی ہوں مگر دیکھتی ہوں کہ آپ خواب نہیں دیتے (نخوی ترکیب کے لحاظ سے مجاہد منصوب ہونا چاہیے لیکن آخری دو شعروں میں حرفِ ردی مکتور ہے) اسے زمین میں سکونت رکھنے والے تو نے مجھے رونا سکھا دیا۔ اور تیری یاد نے میری تمام مصیبتیں بھلا دیں۔ اگر آپ مجھ سے قبر میں غائب ہیں (تو کیا ہوں آپ میرے غمزدہ دل سے غائب نہیں)۔ ۱۲۔

۲۔ اے مصطفیٰ اور اے مجتبیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہماری نافرمانی پر رحم فرمائیے۔ ۱۲۔

۳۔ مذکورہ اشعار میں بہت سی غلطیاں ان کی اصل نہیں مل سکی ہیں لہٰذا ان کا ترجمہ اور تفصیح نہیں ہو سکی۔

۴۔ مدارج النبوت و صل دفن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ص ۱۲۔



یا خالقی انت الرقیب علیہم  
یا والدی المشفق علی المرقضی  
یا ارحم الراحمین وعدی  
هذا حبیبك بالحديد مقطع  
والطیبون بنورك قتلی حولہ  
هذا مصائب ما اصاب بمثلہ  
فی فعل ظلما وانت الشاہد  
مال العدو بنا قد مہد  
وجمع املاک السماء تشہد  
ونخصب بدمائہ متشہد  
فوق المصعید مضرج ومجد  
بشر من المخلوق الا واحد

بہجۃ الاسرار میں لکھا ہے کہ حضرت سید ابو محمد عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ جب  
مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوئے تو روضہ مطہرہ پر دست بستہ کھڑے ہو کر التماس کیا  
فی حال البعد ما وحی کنت اُمرئہا  
وہذہ نوبۃ الاسباح قد حضرت  
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست مبارک نکالے اور مہافحہ کیا۔  
اور بھی جناب قدسی آب نے رفع اشتباہ مشتبہین کے لئے دُور سے حضرت کریم  
میں گزارش کی ہے۔

تھو دوری کی حالت میں تو میں اپنی روح کو جو میری قائم مقام ہے بھیجا کرتا تھا تاکہ آپ کی زمین کو پو  
دے۔ اب نوبت جہوں کی حاضری کی ہے جو حاضر ہو گئے۔ اپنے دست مبارک دراز کیجئے  
تاکہ میرا ہونٹ اُن (کو چومنے) سے بہرہ ور ہو۔ ۱۲۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ واقعہ حضرت شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھا ہے  
مذکورہ اشعار بھی اُن کی طرف منسوب کئے ہیں۔ بعض کتابوں میں اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ  
حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اس وقت موجود تھے اور یہ واقعہ نوے ہزار کے مجمع  
میں پیش آیا (فضائل ج ۱۳)

يَا حَبِيبَ الْإِلَهِ خُذْ بِيَدِي  
غَيْرُ عُدْوَالِكَ لَيْسَ فِي الدَّارَيْنِ  
إِعْتَصَافِي سِوَى جَنَابِكَ لِي  
لَيْسَ يَا سَيِّدِي إِلَهِي إِلَّا أَحَدٌ  
وَمِنْهُ أَيْضًا

يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْمَعْ قَالَتَا  
إِنِّي فِي بَحْرٍ غَيْرِ مُفْدَقٍ  
يَا حَبِيبَ اللَّهِ انْظُرْ حَالَنَا  
خُذْ بِيَدِي سَهْلٌ لَنَا أَشْكَالُنَا

شیخ امام بوصیری قدس سرہ :

يَا أَكْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِي مِنَ التَّوَذُّعِ  
سِوَاكَ عِنْدَ حُلُولِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

اسی طرح کسی کو اہل علم و اعتماد سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی،  
حیات اور سمع میں اختلاف نہیں اور جاہلوں کا مرض لاعلاج ہے۔ فرد  
و انہ کے لئے کافی ہے۔ ایک لفظ الصیحت نادان کو کافی نہیں دفتر نہ رسالہ

۱۔ اے خدا کے حبیب میری دستگیری فرمائیے کیونکہ میری عاجزی اور درماندگی کے لئے آپ کے

سوا اور کوئی نہیں جس پر میرا اعتماد ہو۔ دونوں جہانوں میں آپ کی دست آویز کے سوا اس علیل و ذلیل

کے لئے کوئی نہیں جس پر میں بھروسہ کر سکوں۔ اے میرے آقا آپ کی جناب کے سوا کوئی ایسا نہیں جس کی پناہ

۲۔ اے اللہ کے رسول ہماری بات سنئے اور اے اللہ کے حبیب ہمارے حال کو ملاحظہ فرمائیے۔ میں

غم کے سمندر میں ڈوبا ہوا ہوں میری دستگیری کیجئے اور ہماری مشکلات کو آسان کیجئے۔ ۳۔ اے اللہ

اور انظر میں ہمزہ وصلی ہے اسے درج کلام بطور ہجۃ قطعی استعمال کرنا صحیح نہیں۔

۴۔ اے تمام مخلوق سے بزرگ تر آپ سے سوا کوئی ایسا نہیں کہ کسی بڑے حادثے کے نازل ہونے کے وقت میں بسک پناہ لوں۔

یہ دونوں اشعار مرثیہ احمدی ہیں۔  
۱۔ اے اللہ میری دستگیری فرمائیے کیونکہ میری عاجزی اور درماندگی کے لئے آپ کے سوا اور کوئی نہیں جس پر میرا اعتماد ہو۔  
۲۔ اے اللہ کے رسول ہماری بات سنئے اور اے اللہ کے حبیب ہمارے حال کو ملاحظہ فرمائیے۔ میں غم کے سمندر میں ڈوبا ہوا ہوں میری دستگیری کیجئے اور ہماری مشکلات کو آسان کیجئے۔  
۳۔ اے اللہ اور انظر میں ہمزہ وصلی ہے اسے درج کلام بطور ہجۃ قطعی استعمال کرنا صحیح نہیں۔  
۴۔ اے تمام مخلوق سے بزرگ تر آپ سے سوا کوئی ایسا نہیں کہ کسی بڑے حادثے کے نازل ہونے کے وقت میں بسک پناہ لوں۔

## فتویٰ

فتویٰ - انبیاء و اولیاء کرام کا دور سے سننا۔

مولانا مولوی غلام قادر صاحب بھیروی علم فیضہ  
 الشَّامِعُ مِنَ الْبَعِيدِ لِلْأَوْلِيَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَالْأَنْبِيَاءِ  
 عَلَيْهِمُ السَّلَامُ سَيِّدِ الرَّسُلِ عَلَيْهِ وَآلِهِمُ الصَّلَاةُ وَ  
 فَخْرُ الْأَوْلِيَاءِ قَدْ مَسَّ سِرُّهُ حَقُّ ثَابِتٍ بِالْقُرْآنِ وَالْأَحَادِيثِ  
 وَكَلَامِ الْعُلَمَاءِ الرَّصِيحِينَ الصَّالِحِينَ - وَهِيَ عَقِيدَةُ أَهْلِ السُّنَّةِ  
 وَالْجَمَاعَةِ - وَمَا ذَا الْبَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ وَالْمُخَالَفَةُ يَتَّبِعُ فِي تَبَيُّرِ  
 الْخَيَالِ وَالْخَيَالِ الْمُخْتَالِ ۝

ما قدمه الفقير غلام قادر عن علم ساکن بھیرہ

مولانا مولوی غلام رسول صاحب عادل گڑھی علم فیضہ  
 تمام اہل سنت و جماعت اعتقاد بحیوۃ النبی وسمع وادراک و جواز ہذا دارند۔  
 احقر غلام رسول - ساکن عادل گڑھی

مولانا مولوی غلام رسول صاحب امرتسری علم فیضہ  
 یہ خطاب درست ہے کیونکہ اس میں اور اس خطاب میں جو الحیات میں ہوئے

۱۔ اولیائے کرام اور انبیاء علیہم السلام اور خصوصاً سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا دور سے سننا،  
 قرآن و احادیث اور علمائے راسخین کے کلام سے ثابت ہے اور اہل سنت و جماعت کا یہی عقیدہ  
 ہے اور آیات حق کے بعد گمراہی ہوگی۔ اور مخالف خیال کے برابیان میں حیران و سرگرداں رہے گا۔ ۱۲  
 ۲۔ تمام اہل سنت انبیاء کے زندہ ہونے اور ان کے سننے دیکھنے اور ان کو زندہ (یا) کے ساتھ  
 پکارنے کے جواز کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ ۱۲



کرتا ہے کچھ فرق نہیں۔ جب اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ کہنا بالاتفاق بین

الائمۃ الاربعہ درست ہوا تو یہ بھی درست ہے۔ واللہ اعلم

عبداللہ الغنی غلام رسول الحنفی عفی عنہ

مولانا مولوی محمد عبدالجبار صاحب امرتسری عم فیضہ

اگر نیت قائل اسماع حق تعالیٰ آل جناب راست بصیغہ خطاب می گوئیم

جائزہ است۔ واللہ اعلم۔

عبدالجبار بن عبداللہ الغزنوی السلفی عفا اللہ عنہما

مولانا مولوی محمد حسین صاحب پٹالوی عم فیضہ

مرا باجواب اخی مولوی عبدالجبار صاحب اتفاق است

ابوسعید تقیلم خود عفی اللہ عنہ

نوٹ:- مولانا عبدالجبار اور مولانا محمد حسین صاحبان اہل حدیث ہیں۔

۱۱۔ اگر کہتے واسلے کی نیت یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ ان کو سنا دیتا ہے تو صیغہ خطاب سے پکارنا جائز ہے ۱۲

۱۳۔ مجھے بھی برادر مولوی عبدالجبار صاحب کے جواب سے اتفاق ہے۔ ۱۲



# آغاز قصیدہ مبارکہ بجناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم

يَا سَيِّدَ السَّادَاتِ جِئْتُكَ قَاصِدًا  
أَسْرَجُوا بِرَمَانِكَ وَأَخْتَمِي بِحِمَاكَ

معنی بیت - اے سیدوں کے سید۔ پیشواؤں کے پیشوا! میں دلی قصد سے  
آپ ہی کے حضور آیا ہوں۔ آپ کی مہربانی اور خوشنودی کی امید رکھتا ہوں۔ اور  
اپنے آپ کو سب برائیوں سے آپ کی پناہ میں دیتا ہوں۔

اے پیشوائے دوسرا در پر ہوں تیرے آگے | چشم کرم بہر خدا چشم کرم بہر خدا  
تیری عنایت چاہیے تیری حمایت چاہیے | مطلب ہے تیری طلب محبوب تیری رضا

اے حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سید السادات ہونے میں کسی کو کلام نہیں  
اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محض طلب فرمایا ہے  
لیکن اے سید اے پیشوا! کذا فی التفاسیر اور دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے  
مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رَّبْحَائِكَمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَ  
خَاتَمَ النَّبِيِّينَ (پہلے ۲) یعنی محمد تمہارے مردوں میں سے تو کسی کا باپ  
نہیں ہے لیکن اللہ کا رسول اور نبیوں کا پورا کرنے والا ضرور ہے۔ ختم بانبر  
رسانیدن کذا فی المنتخب وغیرہ۔ پس آپ نبیوں کے پورا کرنے والے ہیں۔ ہجرت

۱۔ ابو نعیم نے علیہ میں اور ابن مردودہ نے اپنی تفسیر میں اور دہلی نے مسند الفردوس میں ابی طفیل سے  
روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک میرے دس  
نام ہیں۔ ۱۔ محمد ۲۔ احمد ۳۔ فاتح ۴۔ خاتم ۵۔ ابو القاسم ۶۔ حاشیہ ۷۔ عاقب ۸۔ ماحی  
۹۔ لیس ۱۰۔ طے ۱۱۔ اللہ المنتظم (منہ)

سید السادات

آپ کے کمی تھی تکمیل آپ کے وجود باوجود سے ہوئی تو کمال آپ ہی کو حاصل ہوا۔ پس سید (پیٹوا) یہی ہیں۔ کیونکہ پیٹوائی اہل کمال کو لائق ہے اور خاتم النبیین سے ثابت ہو چکا ہے کہ درجات امتیاز کے پورا کرنے والے آپ ہیں۔ کیونکہ سب پیغمبروں کو اکیلے اکیلے جو کمال حاصل تھے۔ وہ سب کے سب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات شریف میں کلیتہً موجود ہوئے۔ اس صورت سے بھی سیادت اور پیٹوائی کے حقدار آپ ہیں۔ **قَالَ نَبِيُّ الْأُمَمِ سَيِّدُ مَنْ آتَى وَجْهَهُ كَانَ اللَّهُ جَلَّ جَلَالُهُ فَرَمَاتَا هُوَ - بَلَدَكَ الشُّسْلُ فَضَّلْنَا لِبَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ - مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللَّهُ وَرَفَعَ لِبَعْضِهِمْ دَرَجَاتٍ** (پت ۱۷) یہ رسول ہیں جن میں سے ہم نے بعضوں کو بعضوں پر فضیلت دی ہے اور جن کو فضیلت دی ہے ان میں سے (کوئی تو وہ ہے) کہ کلام فرمایا اس سے اللہ نے (اور بعض کا درجہ بلند کیا ہے۔

اور بعض سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جیسے کہ تفسیر معالم وغیرہ میں ہے اور تفسیر مظہری میں ہے کہ اونچے درجے والے سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ہے اور آپ کا فاضل و رفیع الدرجات ہونا وحی غیر منلو سے بھی ثابت ہے جو مجمع علیہا اُمت ہے۔ انتہی اور مظہری والے نے بعد اس

۱۷ پس نبی اُمی ہر وجہ اور ہر طریقے سے سردار ہیں۔ ۱۲

۱۸ وهو قول جبریل علیہ السلام اِذَا ذُكِرْتُ ذُكِرْتُ مَعِيَ عَنِ اللَّهِ تَعَالَى عِنْدَ تَفْسِيرِ قَوْلِ جَلَّ جَلَالُهُ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ - ۱۲ معالم (منہ) (ترجمہ یعنی حضرت جبریل نے خدا تعالیٰ کا یہ قول نقل کیا ہے جب میرا ذکر ہوتا ہے تو میرے ساتھ تیرا بھی ذکر ہوتا ہے) رفعا لک ذکرک کی تفسیر میں صاحب معالم نے اس کا ذکر کیا ہے





کے بہت سی حدیثیں جو مشتمل بر فضیلت آپ کے دیگر انبیاء پر ہیں ذکر کی ہیں۔ اور کہا ہے کہ یہ حدیثیں اگرچہ از قسم احادیث ہیں لیکن معنی متواتر اور مقبول حدیثیں و ائمہ اعلام میں بیہقی و طبرانی و ابن عساکر نے حضرت عائشہ (صدیقہ رضی اللہ عنہا) سے روایت کیا ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل نے بیان کیا کہ میں نے تمام زمین پر شرقاً غرباً پھر پھر کر دیکھا لیکن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کوئی شخص اور بنی ہاشم سے کوئی قوم افضل نہیں دیکھی۔

اور علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعقیبات علی موضوعات ابن الجوزی میں لائے ہیں کہ ابو نعیم نے حماد بن علی رضی اللہ عنہما سے اور حاکم نے مستدرک صحیح میں حضرت عائشہ و جابر سے بھی اور اسی نے بسند صحیح ابن عباس سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَعَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ** : میں سردار اولاد آدم ہوں اور علی سردار عرب ہے۔

اور ابن عساکر نے قیس بن ابی حازم سے روایت کیا ہے۔ **أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَالْبُؤْبُكِيُّ** میں تو تمام اولاد آدم کا سردار ہوں۔ **سَيِّدُ كَهُولِ الْعَرَبِ وَعَلِيٌّ** اور ابو بکر عرب کے میانہ عمر والوں کا

اح ابن سعد نے زید بن اسلم سے روایت کیا ہے کہ جب علیہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لیا تو آپ کی اللہ آئمہ نے فرمایا کہ اے علیہ! جس بچہ کو تو نے لیا ہے اس کی شان عجیب ہے۔ میں جب اس سے حاملہ تھی تو مجھے کہا گیا تھا کہ جب تو جنے تو اس کا نام احمد رکھو۔ کیونکہ سید العالمین یعنی تمام جہان کا سردار ہے۔ الخ ۱۲ الدر المنظم۔ مختصر من الحدیث (منہ)

بَسَيْدُ الْعَرَبِ ﴿۱﴾  
 اور مسلم میں بروایت ابی ہریرہ اور ترمذی میں ابی سعید سے مروی ہے کہ پیغمبر  
 خدا علیہ وآلہ التحیۃ والثناء نے فرمایا:  
 أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ  
 الْقِيَامَةِ  
 یعنی قیامت کو کہ موقع اظہار حقیقت  
 ہے، میں ہی اولادِ آدم کا سردار اور پیشوا  
 ہوں گا۔

اور چونکہ انبیاء اپنی اپنی اُمت کے پیشوا اور سردار ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم انبیاء و مرسلین کے پیشوا۔ تو آپ سید السادات ہیں۔ وَالْحَمْدُ  
 لِلّٰہِ عَلَى ذٰلِكَ۔

فَصِدًّا۔ اس واسطے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قصدِ خدمت  
 کے سوا اور کوئی غرض یہاں آنے کی نہیں۔ آنا محض بقصدِ نیتِ سعادتِ اندوہی  
 ملا زمانِ حضور ہے۔ جذبِ القلوب میں ہے۔

مَنْ جَاءَنِي مُرَائِدًا لِّاُتْحِمِلُهُ  
 حَاجَةً اِلَّا بِمَا يَسَّرَتِي كَانَ حَقًّا  
 عَلَيَّ اَنْ اَكُونَ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ  
 الْقِيَامَةِ۔  
 یعنی جو شخص میری زیارت کو آئے بشرطیکہ  
 اسے سوائے میری زیارت کے اور کوئی  
 کام نہ ہو۔ تو مجھ پر اس کا حق ہے کہ میں  
 قیامت کو ضرور اس کی سفارش کروں گا۔

اور بھی حدیث میں ہے

مَنْ سَارَنِي مُتَعَمِّدًا كَانَ فِي  
 جَوَارِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔  
 یعنی جو شخص میری زیارت کرے اور اس  
 کا اصلی مقصد میرے پاس تک آنے کا ہی

زیارت کی نیت سے حاضر

ہو تو وہ قیامت کو میرے پڑوس میں ہوگا

اَنْ جُورِ صَاك - خوشنودی خدا تعالیٰ کا انور کوئی ذریعہ نہیں ہے بجز اسی کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی حاصل ہو۔ کیونکہ خوشنودی آپ کی موجب خوشنودی خدا ہے۔ اسی واسطے صلح حدیبیہ میں جب مومنوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت استرضائے (حصولِ خوشنودی) آپ سے بیعت کی (کہ جب تک زبان ہے میدان سے نہ نکلیں گے تاں کہ آپ ہم پر راضی ہو جائیں) تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی خوشنودی کو اپنی خوشنودی ٹھہرایا اور یہ آیت نازل فرمائی۔ لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَايَعُواكَ - (پارہ ۱۱) (الایۃ ۳) بتحقیق اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے راضی ہوا جبکہ انہوں نے تیری بیعت کی۔ شکرۃ شریف میں (انقلا عن البیهقی فی شعب الایمان) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مَنْ سَلَّيْنِي فَقَدْ سَدَّ اللَّهُ وَمَنْ سَدَّ اللَّهُ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ بَخْلَاصَةٍ ہے کہ جس نے مجھے خوش کیا گویا اللہ تعالیٰ کو خوش کیا اور جس نے اللہ کو خوش کیا اللہ سے بہشت میں داخل کرے گا۔

الغرض آپ کے تمام منسوبات فی البیۃ والرسالة منسوبات بحق ہیں۔ جیسے مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ اور وَمَا مَسَّيْتُمْ إِذْ سَأَلْتُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ۔ اور یقیناً اللہ فوق اُمیدِ لہم۔ اور بخاری میں ہے مَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَى مُحَمَّدًا

۱۔ جس نے رسول کا حکم مانا ہے شک اس نے اللہ کا حکم مانا (پارہ ۸) اور اے محبوب وہ خاک جو تم نے چھینکی تم نے نہ چھینکی تھی بلکہ اللہ نے چھینکی تھی (پارہ ۱۶) اور ان کے ہاتھوں پر رحمت سے انہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کا شرف حاصل کیا، اللہ کا پوچھنا ہے

فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمَجَّهَ فَرَقٌ بَيْنَ النَّاسِ - جس نے محمد صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کی اطاعت کی تو گویا اس نے اللہ جل جلالہ کی اطاعت کی اور جس نے محمد صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کی تو گویا اس نے اللہ کی نافرمانی کی - اور محمد ہی فرماں  
 برداروں اور سرکشوں میں فرق ہے - نیز حدیث میں آیا ہے کہ جس نے مجھ کو خفا کیا -  
 اس نے خدا کو خفا کیا اور جس نے مجھ کو راضی کیا اس نے خدا کو راضی کیا - اور جس  
 نے میری نافرمانی کی اس نے گویا خدا کی نافرمانی کی - اور جس نے میری فرمانبرداری کی  
 اس نے گویا خدا کی فرمانبرداری کی - چنانچہ اللہ جل شانہ فرماتے ہیں قُلْ إِنْ كُنْتُمْ  
 تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ (آیت ۱۲) تو کہہ کہ اگر تم اللہ سے  
 پیار لگانا چاہتے ہو تو پہلے مجھ سے پیار لگاؤ - میرے ساتھ پیار لگانے سے اللہ خود بخود  
 تم سے پیار کرے گا کیونکہ میری خوشی اس کی خوشی ہے -

وَاللَّهُ يَخَيْرُ الْخَلَائِقِ إِنَّهُ لَخَبِيرٌ

(۱۲)

قَلْبًا مَشُوقًا لَا يَرُومُ سِوَاكَ

معنی بیت :- اللہ کی قسم! اے بہترین مخلوقات تحقیق میرا دل آپ کی زیارت  
 کا بہت ہی شوق رکھتا ہے - سوائے آپ کے اور کسی کو نہیں چاہتا -  
 اے رہنمائے گمراہوں، اے بہترین جہان | اے خاتم پیغمبراں، اے مظہر نورِ خدا  
 رہتے ہیں تیرے شوق میں مضطرب و جان و جگر | راحت کہاں تیرے بغیر الفت کسے تیرے ہوا  
 واللہ قسم اس لئے کھائی کہ قسم سے کلام موکد ہو جاتا ہے اور اللہ سے زیادہ  
 عظمت اور بزرگی والا کون ہے کہ جس کی قسم لائق تسکین مخاطب ہو -





ترمذی میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ فَقَدْ أَشْرَكَ۔ جس نے سوائے اللہ کے کسی اور شے کی قسم کھائی تو گویا اس نے شرک کیا۔  
خَيْرُ الْخَلَائِقِ۔ بے شک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب مخلوقات سے بہترین ہیں۔

ترمذی میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اَنَّ حِجَابَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَحْتَكَانَ سَمِعَ شَيْئًا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَنْبَرِ فَقَالَ مَنْ أَنَا؟ فَقَالُوا أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَ رِثَتَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ قِبَائِلَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ بَيُوتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا أَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا۔ خلاصہ یہ کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ جناب خیر الناس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آئے بحالتیکہ گویا انہوں نے کسی بد انجام سے آپ کے نسبِ عالی کی نسبت کوئی نامناسب بات سنی ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور پوچھا کہ میں کون ہوں؟ سب نے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں۔ فرمایا یہ تو ہے ہی پر بطور شخصیت میں محمد بن عبد اللہ ہوں۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے تمام خلقت کو پیدا کیا اور مجھے مخلوقات کے بہترین نوع میں کہ وہ نوعِ انسانی ہے بنایا۔ پھر کئی فرقے بنائے مجھے ان سے بہترین فرقے میں بنایا۔ پھر اس کے بھی کئی قبیلے بنائے اور مجھ کو ان سے بہترین

بہترین مخلوق سے بہتر

قبیلے میں بنایا۔ پھر اس کے کئی گھر بنائے۔ مجھے ان سے بہترین گھر میں پیدا کیا۔ تو میں ان سب سے بذاتِ خود بھی بہتر ہوں اور ان کا گھر انہی ان سے بہتر ہے۔  
اس حدیث سے بوضوح تمام آپ کا خیر الانام ہونا ثابت ہو گیا۔

لَا يَزُومُ - دل آپ کے سوا کسی اور شے سے نہیں لگتا۔ یعنی بجز آپ کے ہرے  
دل میں صبر و قرار نہیں اور دلی محبت کی شرط بھی یہی ہے کہ دل سوائے محبوب کے  
اور کچھ نہ چاہے۔ وَمِنْ حَيْثُ قَالَ مَنْ قَالَ الْعُشُقُ نَارٌ يَحْدِقُ  
وَمَا يَسْوَى الْمَحْبُوبِ -

عشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

وَيَحَقُّ جَاهُكَ إِنِّي بِكَ مُخْدَمٌ

وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنِّي أَهْوَاكَا

(۱۳)

معنی بیت :- اور مجھے قسم ہے آپ کے رتبہ برتر کے حق کی۔ کہ تحقیق میں آپ  
کا عاشق ہوں۔ اور اللہ جانتا ہے کہ میں آپ سے محبت رکھتا ہوں۔

۱۳ حب اسمیت مرصفاً بوجدت را موضوع از آنچه عرب صفایا من چشم انسان را بختہ الانسان خوانند چنانچه سویدائے دل بختہ القلب پس این یکے محل محبت آمد و آں یکے محل رویت از آن معنی بود کہ دل و دیدہ اند و دوستی مقارن بود ۱۲ (کشف المحجوب) (منہ)

(حب ایک اسم ہے جو صفائے محبت کے لئے وضع کیا گیا ہے اس لئے اہل عرب آنکھ کے تل کو حَبَّتُ الْإِنْسَانِ (آنکھ کی پتل کا تل) کہتے ہیں جیسا کہ وہ دل کے نقطہ سیاہ کو حَبَّتُ الْقَلْبِ (دل کا سیاہ دانہ یا نقطہ) کہتے ہیں پس یہ ایک (حبۃ القلب) تو محبت کا محل ہے اور دوسرا حَبَّتُ الْإِنْسَانِ رویت کا محل ہے یہی وجہ ہے کہ دل اور آنکھ محبت میں متصل ہیں)



سرور والا شتم جاہ مبارک کی قسم | جان آپ پر قربان ہے دل آپ کا ہے مبتلا  
 میں اور الفت کا بیاں میرا یہ میری ڈیاں | لہذا کو معلوم ہے میری محبت کا پتہ  
 بحقیق جاہلک۔ اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں۔ ۱۔ یہ کہ قسم ہے آپ کے درجہ  
 برتر کے حق کی جو ہم پر ہے۔ ۲۔ یہ کہ قسم ہے آپ کے درجہ برتر کے حق کی جو اللہ  
 کے نزدیک ہے۔ بلکہ ہم ان سے دلی محبت رکھیں اور ان کے کہے پر چلیں اور  
 ہٹائے سے نہیں اور اس شکر یہ میں کہ انہوں نے ہم کو راہ ہدایت دکھائی۔ ان کے  
 لئے پروردگار سے بعثت فی مقام محمود چاہیں اور ان پر بکثرت صلاۃ و سلام  
 بھیجیں اور کسی وقت ایک ذرہ بھی ان کی مخالفت نہ کریں۔ کیونکہ آپ کی ذرا سی  
 مخالفت بھی کفر اور ناحق شناسی اور ناسپاسی ہے اور آپ کی محبت و الفت امانت  
 ہے۔ آپ کے حق جو ہم پر ہیں وہ بھی علاوہ ان حقوق کے جو اس واحد یگانہ کے ہم  
 پر ہیں۔ خدا کے ہی حق ہیں۔ گویا خدا کے رتبہ اعلیٰ و ارفع کے حق کی جو ہم پر ہیں قسم  
 کھائی ہے۔ اس میں کیا شبہ ہے اللہ کے نزدیک آپ کا بہت بڑا رتبہ ہے چنانچہ  
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ فَعَلْكَ ذِكْرًا كَسَاكَ (پتا ع ۱۹) اور ہم نے بلند کیلئے  
 تیرے لئے تیرے ذکر کو۔ معاملہ میں ابوسعید سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے جبریل سے اس آیت کی تفسیر پوچھی تو اس نے کہا معنی اُن  
 کے یہ ہیں۔ اِذَا ذُكِرْتُ ذُكِرْتُ فَحَيَّ عِنْدَ حَبِيبٍ میں ذکر کیا جاؤں تو تو بھی میرے  
 ساتھ ہی ذکر کیا جائے۔ مواہب لدنیہ میں منقول ہے کہ ابن عساکر نے حضرت سلمان  
 فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی  
 نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے بطور پرہیز واسطہ کلام کیا اور عیسیٰ

شان رسالت

علیہ السلام کو روح القدس سے بھیجا اور ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا اور آدم علیہ السلام کو صفی کہا۔ آپ کو کونسی بزرگی دی؟ پس جبریل نازل ہوئے اور عرض کیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر ابراہیم کو خلیل کیسا ہے تو تجھ کو حبیب اور اگر موسیٰ سے زمین پر کلام کیا ہے تو تجھ سے آسمانوں پر اپنے انتہائے قرب میں۔ اگر عیسیٰ کو روح القدس پیدا کیا ہے تو تیرے نام کو پیدائش عالم سے دو ہزار سال پیش پیدا کیا۔ اور میں نے آسمان و زمین میں تیرے واسطے وہ چیزیں پیدا کیں کہ اولین و آخرین سے کسی کے لئے مہیا نہیں کیں۔ اگر میں نے آدم کو رگزیدہ کیا تو تجھ کو خاتم الانبیاء کیا۔ تجھ سے زیادہ بزرگ کسی کو نہیں بنایا۔ تجھ کو حوض، شفاعت، ناقہ، عصا، تاج، علم، حج، عمرہ، رمضان اور شفاعت مطلق عطا کی۔ سب کچھ تیرے لئے ہے یہاں تک کہ میرے عرش کا سایہ بھی تیرے سر پر پھیلا ہوا اور تاج الحمد تیرے سر پر رکھا ہوگا۔ تیرا نام میرے نام کے ساتھ مقرون ہے جہاں میرا ذکر ہوگا تیرا بھی ذکر ہوگا۔ اور میں نے دنیا اور اہل دنیا کو صرف اس لئے پیدا کیا کہ تیری بزرگی اور منزلت جو میرے نزدیک ہے جلا دوں۔ میرے حبیب! اگر میں تجھ کو پیدا نہ کرتا تو دنیا کو پیدا نہ کرتا۔ غرض کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درجہ تمام جہان سے برتر ہے۔ اور جس کو یہ مرتبہ حاصل ہے کہ باری تعالیٰ کے نام کے ساتھ اس کا نام ہو۔ یہ محض آپ کی شان ہے۔ توحید ہی میں دیکھو کہ ہر چند کوئی شخص توحید الہی پکارتا ہو لیکن جب تک تصدیق رسالت آل جناب صلی اللہ علیہ وسلم نہ کرے مقبول نہیں چنانچہ قرآن

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُهُ الْفَتْحُ فِي سَائِرِ دُوْعَى (صحاح) (میرے دل میں ڈالا گیا یعنی مجھے الہام ہوا) اس سے روح القدس کے نازل ہونے میں کچھ خصوصیت عیسیٰ علیہ السلام کی نہ رہی ۱۲ (منہ)





مجید ناطق ہے مَنْ يَتَّبِعْ عَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ اور حضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ کے حوا کہ وہ ذریعہ اسلام ہے کوئی دین نہ کوئی  
عبادت نہ کوئی عمل مقبول ہوگا۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درجہ برتر (مجمع رسالت  
و نبوت و ولایت و عبدیت ہے) کا حق باری تعالیٰ عز اسمہ نے محض اپنی غایات  
بے غایات سے بے الزام لازم کر رکھا ہے وہی ذات بے مثل ہے۔ اور  
قاعدہ ہے کہ کبھی دال کا ذکر کرتے ہیں اور مراد مدلول کی ہوتی ہے۔ چنانچہ علم بیان  
میں لفظ ولایت مذکور ہے۔ پس اس طرح بھی ذات واحد باری تعالیٰ کی قسم کھائی ہے  
مسئلہ۔ دُعا میں بحق کسی کے کہنا جائز ہے۔ ہر چند کہ اللہ پر کسی کا حق نہیں۔  
لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے آپ پر لازم کر رکھا ہے چنانچہ  
سورۃ یونس میں فرمایا ہے ثُمَّ نَبْتَغِي رَسُولًا مِنْهُمْ لَمَّا كُنَّا كَذَلِكَ حَقًّا  
عَلَيْنَا نَبِيٍّ الْمُؤْمِنِينَ اور سورۃ روم میں وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ  
الْمُؤْمِنِينَ اور صحیحین میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

دُعائیں بحق کسی کے کہنا جائز ہے

۱۔ جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا (پ ۱۷ ع ۱۷)  
۲۔ دلالت کی تین قسمیں ہیں ۱۔ دلالت وضعی مطابقی جیسے دلالت انسان کی حیوان ناطق پر ۲۔  
تضمنی جیسے دلالت انسان کی حیوان پر ۳۔ التزامی جیسے دلالت انسان کی بننے والے پر ۱۲۔  
صدائق (منہ)

۱۳۔ پھر ہم اپنے رسولوں اور ایمان والوں کو نجات دیں گے بات یہی ہے ہمارے ذمہ کرم پر حق  
ہے مسلمان کو نجات دینا (پ ۱۷ ع ۱۷)  
۱۴۔ اور ہمارے ذمہ کرم پر حق ہے مسلمانوں کی مدد فرمانا (پ ۱۷ ع ۱۷)



قَالَ كُنْتُ بِرَأْفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ  
 لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا مَوْحِدَةٌ الدَّخُلُ فَقَالَ يَا مَعَاذُ هَلْ  
 تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ قُلْتُ  
 اللَّهُ وَمَا سَأُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يُعْبُدُوهُ  
 وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا  
 يُشْرِكُ شَيْئًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا يُشَدِّدُ فِي النَّاسِ  
 قَالَ لَا تُبَشِّرُهُمْ فَيَتَكَبَّرُوا - کہ ایک دفعہ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کے پیچھے خچر پر سوار تھا اور سوائے پچھلے موٹر زین کے میرے اور آپ کے درمیان  
 کوئی شے حائل نہ تھی۔ آپ نے فرمایا اسے معاذ تو جانتا ہے کہ اللہ کا حق بندوں  
 پر کیا ہے اور بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے؟ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول جانتے  
 ہیں۔ فرمایا اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اس کی عبادت کریں اور کسی کو اس کے  
 ساتھ شریک نہ ٹھہرائیں۔ اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ وہ ایسے شخص کو  
 کہ جس نے اس کے ساتھ شریک نہ کیا ہو عذاب نہ دے۔ میں نے عرض کیا  
 کہ میں لوگوں کو ایسی خوشخبری سناؤں۔ فرمایا نہیں۔ ایسا نہ ہو کہ بھروسہ کر بیٹھیں۔  
 اس حدیث سے ثابت ہوا کہ بندوں کا حق بھی اللہ پر ہے۔ پس اللہ کے  
 بندوں سے لہجوائے حدیث جن کا موجد ہونا اور نیک عمل ہونا یقینی ہو تو اللہ پر  
 ان کا حق مغفرت و رحمت ہے اور وہ جو اللہ کا حکم مانتے ہیں اور اس کا حق بجا  
 لاتے ہیں تو اللہ ان کا حق نہیں بھولتا فَادْكُرْ دُورِيَ اَذْكُرْكُمْ اور بھی حدیث

لے پس یاد کرو تم مجھ کو یاد کروں گا میں تم کو (پ ۱۲۷)

میں سے مَن كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ۔ اسی واسطے اگر کوئی ان کے حق سے دُعا مانگے  
تو جائز ہے لِأَنَّ لَهُمْ رَأْفَةً رَّاحِيَةً لِّأَعْيَارِهَا ۚ اور سائل محروم نہیں رہتا۔ لَعَزَّ تَوَاتُرُهُ  
عِنْدَ اللّٰهِ وَهَذَا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَى أَوْلِيَائِهِ۔

جناب محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب سے مروی ہے کہ جب فاطمہ بنت اسد اللہ  
ماجدہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فوت ہو گئیں تو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم ان کی لحد میں لیٹے اور یہ دُعا پڑھی۔ اللّٰهُ الَّذِیْ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ  
حَیٌّ لَا یَمُوتُ اَعِزِّ لَاحِقِیْ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَسَدٍ وَوَسِّعْ عَلَیْهَا  
مَدْ خَلَهَا بِحَقِّ نَبِیِّکَ وَالْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِیْ فَاِنَّکَ اَرْحَمُ  
الرَّاحِمِیْنَ۔ اللہ وہ جو جلالتا ہے اور مارتا ہے اور ہمیشہ زندہ ہے کہ نہیں  
مرتا۔ اسے رب میری ماں فاطمہ بنت اسد کو بخش دے اور اس کی قبر کو کشادہ کر دے  
اپنے نبی کے حق سے اور دوسرے نبیوں کے حق سے جو پہلے مجھ سے تھے۔ کیونکہ  
تو بے شک سب سے بڑی رحمت والا ہے۔ اور شکوۃ کے باب الرحمتہ و  
الشفقة میں لکھا ہے مَنْ ذَبَّ عَنْ لَحْمِ اَخِيْءٍ بِالْمَغِیْبَةِ كَانَ حَقًّا عَلٰی  
اللّٰهِ اَنْ یَّعْتِقَهُ مِنَ النَّارِ۔ جو کوئی کسی مسلمان بھائی کی غیبت کرنے سے کسی کو  
روکے تو اللہ پر حق ہوگا کہ اُس کو آتش دوزخ سے آزاد کرے اور بھی رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مَا مِنْ مُّسْلِمٍ یَّدْعُنِ عِرْضَیْ

۱۱۔ جو شخص اللہ کا ہو جائے اللہ اس کا مدد جائے گا۔ ۱۲۔

۱۱۔ کیونکہ ان کے لئے بہت میر بانی ہے۔ ان کے اغیار کی وجہ سے۔ ۱۲۔  
۱۱۔ ان کی اس عزت کی وجہ سے جو اللہ کے نزدیک ہے اور یہ اللہ کا فضل ہے اپنے مقبولوں پر۔ ۱۲۔

اَخْبِرَ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ تَيَّدُوْا عَنْهُ نَاسًا جَهَنَّمَ لِيَوْمَ الْقِيَامَةِ  
 ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا لَوْلَا الْمُؤْمِنِيْنَ جَوْ كُوْنِيْ كَسِي  
 كِسِي مُسْلِمَانِ بھائی کی آبروریزی سے بند کرے تو اللہ پر حق ہوتا ہے کہ اس سے قیامت  
 کے دن دوزخ کی آگ دور کرے پھر آپ نے اس کے ثبوت کے واسطے کہ  
 اللہ پر بھی بندوں کا حق ہے یہ آیت وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا لَوْلَا الْمُؤْمِنِيْنَ  
 پڑھی۔

پس مذکورہ آیات و احادیث سے معلوم ہوا کہ بندوں کا حق بھی اللہ پر ہے۔  
 عموماً و سوال میں کسی نبی یا ولی کے حق کو وسیلہ اجابت کرنا منع نہیں۔  
 اِنِّیْ بِكَ مُخْرَمٌ۔ میں آپ سے دلی اُلفت رکھتا ہوں کیونکہ زبان بغیر دل  
 کے کچھ نہیں بلکہ عین نفاق ہے۔ اس واسطے غرام کا لفظ مذکور ہوا جس کے معنی  
 حرص رکھنے اور شفیقی اور دلی محبت رکھنے کے ہیں۔

فرد: دل جانم فدائے جاناں باد کہ دل و جاں وجودِ عالم اوست  
 اور پھر بلفظ واللہ لَعَلَّ اللہ کی گواہی سے اپنی اس محبت کو موکد اور مصدق  
 کر کے تکرار اِنِّیْ اَھْوَاکَ سے تخصیص کر دی ہے۔

واضح ہو کہ محبت آپ کی عین ایمان ہے جس کو آپ کی محبت نہیں اس کا ایمان  
 نہیں۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے النَّبِیُّ اَوَّلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنَ الْفُسْہِمُ  
 (پ ۱۷ ع ۱) یعنی نبی مومنوں کو ان کی جانوں سے زیادہ تر پیارا ہے اور قسطلانی شرح  
 بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لَا یُؤْمِنُ أَحَدُکُمْ

لہ اور ہمارے ذمہ کرم پر حق ہے مسلمانوں کی مدد فرمانا (پ ۱۷ ع ۸)





حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ نَفْسِهِ وَوَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ۔ یعنی کوئی تم میں سے ایماندار نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے اپنی جان اور اپنے بیٹے اور باپ اور سب آدمیوں سے زیادہ دوست نہ رکھتا ہو اور صحیحان میں ہے کہ تم سے کوئی ایماندار نہ ہوگا۔ تاکہ وقتیکہ مجھے (اپنی جان اور مال اور) باپ اور بیٹے اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ جانتا ہو۔ پس چونکہ محبت محمدی عین ایمان ہے اس واسطے بقسم و شہادت زبانی مؤکد کر کے دلی محبت و اُلفت کا اظہار کیا ہے۔

أَنْتَ الَّذِي لَوْلَاكَ مَا خُلِقَ الْمَرْءُ  
(۱۴) كَلَّا وَلَا خُلِقَ الْوَرَاءُ لَوْلَا كَا

معنی بیت۔ آپ وہ ہیں کہ اگر آپ نہ ہوتے تو کوئی شخص پیدا نہ کیا جاتا۔ بلکہ آپ نہ ہوتے تو تمام مخلوق پیدا نہ ہوتی۔

۱۴۔ کیونکہ حصول درجات عالیہ و منازل رفیعہ خاص محبت سے متعلق ہیں۔ دیگر اعمال قلبی و قابلہ اس کو نہیں پہنچتے۔ ان سب کی اصل وہی ایک محبت ہے وہ نہ ہو تو یہ کچھ بھی نہیں۔ چنانچہ بخاری شریف میں مذکور ہے کہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ قیامت کب ہوگی؟ آپ نے فرمایا تو نے قیامت کے لئے کیا سامان تیار کیا ہے؟ عرض کیا کچھ نہیں۔ لیکن اللہ اور اس کے رسول (یعنی آپ کی) محبت ہے! آپ نے فرمایا پھر کچھ نہیں؟ کیوں کہتا ہے تیرے پاس تو سب کچھ ہے۔ یہی ایک ایسی چیز ہے کہ جس سے آدمی محبت رکھتا ہے قیامت کو اس کے ساتھ ہوگا۔ اب خیال کیجئے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درجہ سب کے نزدیک کس قدر ہے اور آپ کا مقام اور منزلت کہاں تک ہے۔ پس وہ شخص جو آپ کا محبت و عاشق ہے آپ کے پاس ہوگا۔ ۱۲ (منہ) عہ زجرہ کی عبارت معلق تھی اس لئے سہل کر دی ہے۔



اسے خاتم پیغمبر الہی باعث خلقت جہاں | اسے سرور والانشاں ہے شاہ کواکب کما  
 باعث نہ ہوتا تو اگر پیدا نہ ہوتا اگر | معدوم تھا سب سرسبز جزاات پاک کبریا  
 کواکب ماخلق امدرعے شک آپ باعث ایجاد ہیں۔ حاکم نے صحیح،  
 مستدرک میں عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب آدم علیہ  
 السلام نے اسم پاک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ جل جلالہ کے نام کے ساتھ  
 عرش پر لکھا دیکھا تو عرض کیا ابھی یہ کون ایسا ہے کہ جس کے نام کو تو نے اپنے نام  
 کے ساتھ عرش پر لکھ رکھا ہے حکم ہوا کہ لَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُكَ وَهُ میرے  
 نزدیک ایسا عزیز و مکرم ہے کہ اگر وہ نہ ہوتا تو میں تجھے پیدا نہ کرتا۔ اور ابوالشیخ و حاکم  
 نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ لَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ اَدمَ وَلَا  
 الْجَنَّةَ وَلَا النَّاسَ (اگر محمد نہ ہوتا تو میں نہ آدم پیدا کرتا نہ بہشت نہ دوزخ)  
 اور اسی طرح مسند طبری میں بھی ابن عباس سے روایت کیا گیا ہے وَلَا خُلِقَ  
 النَّوَسَى لَوْلَاكَ۔ ابن عساکر نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا کہ لَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ الدُّنْيَا اگر تو نہ ہوتا  
 تو میں دنیا کو پیدا نہ کرتا۔ اور حافظ قسطلانی نے مواہب اللدنیہ میں اس  
 طرح روایت کیا ہے لَوْلَا كَمَا خَلَقْتُ سَمَاءً وَلَا اَرْضًا۔ اگر وہ نہ  
 ہوتا تو میں آسمان و زمین کو پیدا نہ کرتا۔ پس بوجہ غیر متکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم باعث ایجاد عالم ہیں۔

أَنْتَ الَّذِي مِنْ نُورِكَ الْبَدْرُ الْكَتَمُ  
 (۵) وَالشَّمْسُ مُشْرِقَةٌ بِنُورِهَا كَا

شاہ کواکب

معنی بیت۔ آپ وہ ہیں کہ چودھویں رات کا چاند آپ کے نور سے منور ہوا  
اور آپ ہی کے جمال باکمال سے سورج روشن ہے۔

اسے جلوہ نور خدا، اسے نور ذاتِ کبریا | ہے نور سے تیرے بجایا ہ نور کی ضیا  
یہ جلوہ یہ تابندگی یہ نور یہ رخسندگی | امیر درخشاں میں نہ تھی گرتو نہ ہوتا جلوہ زرا

حدیث میں ہے اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورًا یَعْنِی سَبَّحَ سَبَّحَ سَبَّحَ سَبَّحَ

جل جلالہ نے میرے نور کو پیدا کیا۔ اور عبدالرزاق نے بسند خود جابر بن عبد اللہ

سے روایت کیا ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ پہلے پہل کیا پیدا ہوا؟

آپ نے فرمایا کہ اول ہی اول اللہ تعالیٰ نے اپنے نور سے میرا نور پیدا کیا۔ سو

یہ تو بہشت الہی پھر تار یا اور اسی وقت لوح و قلم، دوزخ و بہشت، زمین و آسمان،

پیدا کرنے کے نور سے کائنات پیدا ہوئی

۱۔ ترمذی میں جابر بن سمرہ سے روایت ہے قَالَ مَا أَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ

وَسَلَّمْتُ فِي لَيْلَةٍ أَضْحِيَانَةٍ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حُمْرَاءُ فَجَعَلْتُ أَنْظُرَ إِلَيْهِ

وَإِلَى الْقَمَرِ فَهُوَ عِنْدِي أَحْسَنُ مِنْ الْقَمَرِ۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی خدمت میں ایک دفعہ چاندنی رات میں حاضر ہوا آپ سرخ لباس پہنے ہوئے تھے۔ سو میں کبھی آپ

کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھتا اور کبھی چاندنی کی طرف۔ اس نور سے محقق (ثابت) ہوا کہ آپ اپنی

کار و ستے مبارک چاند سے (بڑھ کر) زیبا اور روشن تھا۔ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

مَا سَأَلْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

كَانَ الشَّمْسُ تَجْرِي فِي وَجْهِهِ۔ میں نے کبھی کوئی شے رسول کریم صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم سے خوب تر نہیں دیکھی گویا سورج آپ کے چہرہ مبارک پر رواں تھا یعنی اس قدر روشن

تھا کہ نظر نہ ٹھہر سکتی تھی۔

۲۔ انچونخواں ہمہ دارند تو تنہا داری ۱۲

حسین یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری

جن فرشتے، سورج اور چاند وغیرہ سوائے ذات باری تعالیٰ کے کچھ بھی نہ تھا۔ پھر جب پروردگار نے جہاں پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو اس نور کے چار حصے کر دیے سو پہلے حصہ سے قلم، دوسرے سے لوح، تیسرے سے عرش پیدا کیا۔ اور چوتھے حصہ کے پھر چار حصے کئے۔ سو پہلے سے حملۃ العرش (عرش اٹھانے والے فرشتے) دوسرے سے کرسی، تیسرے سے اور تمام فرشتے پیدا کر دیے اور چوتھے حصہ کو پھر چار حصوں پر منقسم کیا۔ پہلے سے آسمان، دوسرے سے زمین، تیسرے سے دوزخ و بہشت اور چوتھے کے پھر چار حصے کئے۔ پہلے سے مومنین کا نور و بصارت، دوسرے سے ان کا نور و دل اور تیسرے سے ان کی زبانوں کا نور جو کلمہ توحید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے پیدا کیا۔ کتب اخبار میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کو پیدا کیا۔ پھر تمام عالم کو اس سے ظاہر کیا۔ زمین، آسمان، ستارے، چاند، سورج اور سب انبیاء اولیاء اسی نور کے پر تو ہیں۔ اور حقیقت محمدی سب کا منشا ہے۔ اور امام حجتہ الاسلام ابو حامد محمد غزالی رقائق الاخبار میں لکھتے ہیں کہ وَ مِنْ عَرَقِ وَجْهِهِ خُلِقَ الْعَرَّاشُ وَالْكَرْسِيُّ وَاللَّوْحُ وَالْقَلَمُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالْجَبَابُ وَالْكَوَاكِبُ وَمَا كَانَ فِي السَّمَاءِ (اور مسند عبد الرزاق میں بھی جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے) عرش، کرسی، لوح و قلم، سورج، چاند، نورانی ستارے، اور جو کچھ آسمان میں ہے آپ کے عرقِ روضے مبارک سے پیدا ہوئے۔

فرد

صاف روشن ہے رخ تابان مہرِ ماہ سے نور احمد سے یہ رکھتے ہیں مقرر اختلاف





(۶) اَنْتَ الَّذِي لَمَّا رَفَعْتَ الْاَسْمَاءَ السَّمَاءِ  
بِكَ قَدْ سَمَّيْتَ وَكَذَّبْتَ لِسْرَاكَ

معنی بیت - آپ وہ ہیں کہ جب آپ کو اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کی سیر کرانی تو آپ کے خیر مقدم کے اعزاز میں معراج کی رات کو آسمان بارونق اور پر زینت کر دیئے۔

جب تُو نے اے والا شتم انلاک پر رکھا قدم | عقی خیر مقدم کی خوشی تھا مرحب کا نغلا!  
شاداں اور مرتب جہاں قرآن اور قدسیاں | اتر آستہ ہفت آساں صلی علیٰ صلی علی!  
بِكَ قَدْ سَمَّيْتَ - آسمان نے اپنے اوپر آپ کے قدم مبارک رکھنے کا فخر کیا۔ اور لہذا بمعنی بندی اور چونکہ ہر سمت باعتبار فضال انتہا ہے اس واسطے عرش گرمی وغیرہ بھی سمٹا ہیں۔ اُن اس پر اسمی ہے۔ اور کتب ثقات میں لکھا ہے کہ عرش پیدا ہونے سے اب تک متزلزل اور قدم بوسی جناب لا مشاق تھا۔ معراج کی رات جب آپ نے قدم مبارک رکھا تو ساکن ہو گیا۔ جب سے اس کو سکون و قرار ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آسمان اپنی رفت مکان کا زمین پر فخر کرتا تھا اور زمین اپنی پستی پر محزون تھی۔ جب اللہ تعالیٰ اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بانی قلد و منزلت زمین پر پیدا کیا تو آسمان کا دہ غرور ٹوٹ گیا اور فخر کچھ بھی نہ رہا اور ہر وقت بارگاہ الہی میں ملتجی رہتا تھا کہ یا الہی وہ اعزاز جو زمین کو عرصہ تک حاصل ہے مجھے ایک دم ہی عطا فرما۔ پس جب آپ تشریف لے گئے تو بہت خوش ہوا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ آپ کو اوپر بلائے تو رضوان مومل جنات کو حکم دیا کہ

معراج کی رات آسمانوں کی زینت



بہشت کو اور بھی مزین کر دے اور آسمان کو فرمایا تَذِیَّتِی اے آسمان میرے  
حبیب کی آمد ہے تو اس کے خیر مقدم کے لئے پُر رونق اور با زینت ہو جا۔

اَنْتَ الَّذِیْ نَادَاكَ سَرَّ بِكَ مَرْحَبًا  
(۶) وَلَقَدْ دَعَاكَ لِقُرْبٍ وَحَبَا كَا

معنی بیت۔ آپ کی یہ شان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مرحبا کہا اور اپنے قرب  
میں بلا کر بہت محبت و مہربانی کی۔ اور جو کچھ آپ نے مانگا سو عطا کیا ہے

بارگاہ ایزدی سے احاطہ

میں بھیجا کہ وہ مدح و ثنا شان مبارک کی بھلا | جب خود خدا فرما چکا یسین طہ والضحیٰ  
قرب و جھوری کی عطا جو تو نے مانگا وہ دیا | گا ہے کہا صید آفریں گاہے کہا صد مرحبا  
روایت ہے کہ جب آئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شب معراج میں عرش  
سے آگے لامکان پہنچے تو آواز آئی شروع ہوئی مَرْحَبًا بِحَبِیْبِیْ وَبِرَّسُوْلِیْ  
یعنی چلا آ میرے حبیب میرے رسول تیرے لئے کشادگی اور فراخی ہے۔ پھر  
آپ پہنچنے کی جگہ پہنچے اور اُمت کے لئے سہولت اور گنہگاروں کی مغفرت مانگی حکم  
ہوا کہ لَکَ مَا سَأَلْتَ حَبِیْبِیْ میرے پیارے جو تو نے مانگا سو میں نے دیا۔ اور  
صحیحین میں بالک بن صَعَصَعہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
فرمایا معراج کی رات میں نے پروردگار سے بار بار سہولت اُمت کے لئے سوال کیا  
اور ہر مرتبہ میرا سوال منظور ہوا۔ آخر مجھے آپ ہی شرم آئی اور بار بار سوال کرنے سے  
تک گیا۔ یہ خلاصہ ایک بڑی لمبی حدیث کا ہے۔

أَنْتَ الَّذِي فِينَا سَأَلْتُ شَفَاعَةً  
(۱۸) لَبَّائِكَ مُرَابِّكَ لَمْ تَكُنْ لِسِوَاكَ

معنی بیت۔ آپ وہ ہیں کہ آپ نے ہمارے واسطے شفیع ہونا خدا سے طلب کیا تو آپ کے رب نے پکار کر کہہ دیا کہ یہ مرتبہ سوائے آپ کے کسی اور کے لئے نہیں ہوگا۔

طلب شفاعت اور اللہ کی عطا

جب تو نے اے والانسب فخر مج فخر عرب | حق سے شفاعت کی طلب فرمان یہ نازل ہوا  
ہاں ہاں اجازت ہے تجھے آج عزت ہے تجھے | دُعا شفاعت ہے تجھے بے شک یہ حصہ ہے تیرا

مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَدِ احْتَمَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِي إِبْرَاهِيمَ سَرَّابٍ إِنَّهُمْ أَصْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِي فَلَيْتَ مِثِّي - وَقَالَ عِيسَى إِنْ تَعَدَّ بِهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ ذُمَّنِي أُمَّتِي وَبَنِي فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا جِبْرِئِيلُ أَذْهَبُ إِلَى مُحَمَّدٍ وَرَبِّكَ أَهْلَكَ فَاَسْأَلُ مَا يُبْكِيهِ فَأَتَاهُ جِبْرِئِيلُ فَاَسْأَلُ فَاخْبَرَكَ سَأَلْتُ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ فَقَالَ اللَّهُ لِي جِبْرِئِيلُ أَذْهَبُ إِلَى مُحَمَّدٍ فَقُلْ إِنَّا سَنَرْضِيكَ فِي أُمَّتِكَ وَلَا نَسْأَلُكَ تَحْقِيقَ بَيْتِ خَدَّاسِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ كَلَامِ الْإِلَهِ فِي حُبِّ حَضْرَتِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَمَا يَهْدِي مَقُولَهُ سَرَّابٍ إِنَّهُمْ أَصْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِي فَأَتَ مِثِّي اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا

اے میرے رب بے شک بتوں نے بہت لوگ بہکا دیئے تو جس نے میرا ساتھ دیا وہ تو میرا ہے (پہلے ۱۸)



یہ مقولہ اَنْ تَعْتَذِرَ بِهِمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ پڑھا تو ماتھ اٹھا کر کہا کہ اے اللہ! میری  
 اُمت، میری اُمت اور بہت روئے۔ اللہ تعالیٰ نے جبریل کو فرمایا کہ مجھ کو سب کچھ معلوم  
 تو ہے پر اظہار امر کیلئے جا میرے حبیب محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے پوچھ کہ کیوں  
 روتا ہے۔ پس آپ نے رونے کا سبب بتایا۔ اللہ رحیم کریم نے فرمایا جا میرے حبیب  
 کو کہہ کہ غمگین مت ہو ہم تجھ کو راہنی کریں گے کہ تیری اُمت بخش دیں گے اور تجھ کو شفاعت  
 کی اجازت دی جائے گی اور ہم تجھ کو ہرگز غمگین نہیں کریں گے۔

(۹) اَنْتَ الَّذِي لَمَّا تَوَسَّلَ اٰدَمُ  
 مِنْ مَرَاتَةِ بَيْتِكَ فَانْشَأَ وَمَوْ اَبَاكَ

معنی بیت۔ آپ وہ ہیں کہ حضرت آدمؑ نے (جو آپ کے باپ ہیں) جب اپنے  
 گناہ بخشانے میں آپ کے رُتبہ برتر کا وسیلہ لیا تو ان کی خطا معاف ہوئی۔  
 آدمؑ کا جب ہونے لگا شکِ خطائے مومن | تیرے توسل نے کیا پھر مؤثر و لطفِ خدا  
 تھا یہ بھی اے شاہِ عرب تیری نبوت کا سبب | ہونے لگا الطافِ ربِّ بخشش گئی بالکل خطا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آدم علیہ السلام سے  
 خطا سرزد ہوئی تو وہ اس طرح معافی کے خواستگار ہوئے يَا سَابِ اسْتَغْلُكْ  
 بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَاِلٰہِ اَنْ تَخْفِزِلٰی۔ اے میرے رب میں بحق محمد اور ان  
 کی آل کے تجھ سے معافی مانگتا ہوں۔ حکم ہوا تو نے محمد کو کہاں سے پہچانا حالانکہ وہ  
 ابھی وجود میں نہیں آیا۔ عرض کیا کہ اے رب العالمین جب تو نے میرے قالب

لے اگر تو انہیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں (پ ۶۷)

توسل کا بیان



میں رُوح پھونکی اور میں نے سر اٹھایا تو دیکھا کہ عرش پر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ  
رَسُولُ اللَّهِ لکھا ہے میں نے جانا کہ خدا تعالیٰ نے جس کا نام مجھ سے پہلے  
ہی اپنے نام کے ساتھ لکھا ہے وہ ضرور مجھ سے اور تمام مخلوق سے عزیز و  
محبوب اور مقرب ہے۔ حکم ہوا کہ جو تو کہتا ہے سچ ہے۔ تو اس کا وسیلہ کر  
میری بارگاہ سے معافی مانگتا ہے اس لئے تجھے معاف کیا اور بخش دیا۔ اس حدیث  
کو طبرانی و بیہقی و ابونعیم و ابن عساکر و غیر ہم نے اپنی اپنی سند سے روایت کیا ہے  
ف۔ دُعائیں کسی نبی یا ولی یا صالح کے وسیلہ سے کچھ مانگنا جائز ہے۔ چنانچہ عن  
عُثْمَانَ بْنِ حَنِيفٍ قَالَ إِنَّ سَاحِلًا ضَرِبَ الْبَصَرَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيَنِي فَقَالَ إِنَّ  
يَشَدُّ دَعْوَتُ وَإِنْ صَبَدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ وَقَالَ فَادْعُهُ  
قَالَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ الْوُضُوءَ وَيَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ  
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَالتَّوَجُّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ  
إِنِّي أَتَوَجَّهُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِتَقْضِيَ لِي أَلْسُهُمْ فَشَفِّعْهُ فِيَّ

ترمذی میں عثمان بن حنیف سے روایت کیا ہے کہ ایک نابینا رسول  
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ دُعائیجے میری  
آنکھیں روشن ہو جائیں۔ آپ نے فرمایا۔ اگر تو کہے تو دُعائے کروں اگر صبر کرے تو  
بھی تیرے لئے اچھا ہے۔ اس نے کہا دُعائیجے کہ مجھے آرام ہو۔ آپ نے حکم  
دیا کہ پہلے اچھی طرح وضو کر پھر یہ دُعائے پڑھو۔ اسے میرے رب میں تجھ سے سوال  
کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

لے و رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجہ والحاکم





دشمنوں پر فتح مانگتے تھے۔ جب وہ آگیا تو منکر ہو گئے۔ أَخْرَجَ ابْنُ عَسَاكِرٍ  
 مِنْ طَرِيقِ كُدَيْبِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ يَلِدِ اللَّهُ تَعَالَى يَتَقَدَّمُ فِي  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَى آدَمَ فَمِنْ بَعْدِهِ وَلَمْ تَزَلِ  
 الْأُمَمُ تَتَبَاشَرُونَ تَسْلُفُحَ مِثْلِي حَتَّى أَخْرَجَهُ اللَّهُ فِي خَيْرِ أُمَّةٍ وَفِي خَيْرِ قُرُونٍ  
 وَفِي خَيْرِ أَحْصَابٍ وَفِي خَيْرِ بِلَدٍ فَأَقَامَ بِمَا شَاءَ اللَّهُ وَهُوَ خَدَمُ آبَائِهِمْ  
 ثُمَّ أَخْرَجَهُ إِلَى الطَّيْبَةِ وَهِيَ خَدَمُ مُحَمَّدٍ فَكَانَ مَبْعُوثُ خَدَمٍ  
 وَمَهَا جَدُّكَ خَدَمُ دَالِدِ الرَّائِظِ ابْنِ عَسَاكِرٍ لَمْ يَلِدِ كَرِيبِ بْنِ عَبَّاسٍ مِنْ آيَةِ  
 مَذْكُورَةٍ فِي تَفْسِيرِهِ فِي رِوَايَتٍ كَيْسَ كَرِيبِ بْنِ عَبَّاسٍ كَرِيبِ بْنِ عَبَّاسٍ  
 قَبُولِ كَرِيبِ بْنِ عَبَّاسٍ كَرِيبِ بْنِ عَبَّاسٍ كَرِيبِ بْنِ عَبَّاسٍ كَرِيبِ بْنِ عَبَّاسٍ  
 سَبْ أُمَمِينَ آسِينَ فِي آسِينَ كَرِيبِ بْنِ عَبَّاسٍ كَرِيبِ بْنِ عَبَّاسٍ كَرِيبِ بْنِ عَبَّاسٍ  
 فَتَحَ مَانِغَتَهُ حَتَّى أَكَلَ اللَّهُ نَسْلَهُ اس كَرِيبِ بْنِ عَبَّاسٍ كَرِيبِ بْنِ عَبَّاسٍ  
 صَحَابِيُونَ فِي آسِينَ كَرِيبِ بْنِ عَبَّاسٍ كَرِيبِ بْنِ عَبَّاسٍ كَرِيبِ بْنِ عَبَّاسٍ  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ آسِينَ كَرِيبِ بْنِ عَبَّاسٍ كَرِيبِ بْنِ عَبَّاسٍ  
 أَوْ رِوَايَتٍ فِي سَنَدِ اللَّهِ فِي الْوَسِيكَةِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
 هُوَ مَانِغُو.

وَبِكَ الْخَلِيلِ دَعَا فَعَادَتْ نَارًا

بَرْدًا وَقَدْ خَمِدَتْ نَارُهَا سَنًا كَا (۱۰)

معنی بیت۔ اور آپ کے وسیلے سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تو آپ

کے نور کی روشنی کی برکت سے جو ان کی پشانی میں تھا آگ بجھ کر سرد ہو گئی ہے  
 تیرے وسیلہ سے شہا جس دم خلیل باصفا | کرنے لگے حق سے دعا باعجز و ذاری و زکا  
 رحمت وہیں نازل ہوئی وہ آگ گلشن بن گئی | برکت تھی تیرے نور کی جو ان کی پشانی میں تھا

وَدَعَاكَ الْيُوبُ لِضُرِّمَسٍّ!

(۱۱) فَأَنْزِلْ عَنْهُ الصُّرْحَيْنِ دَعَاكَ

معنی بیٹا۔ اور حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنی بیماری و تکلیف میں آپ  
 کے وسیلہ سے دعا کی تو ان کی بیماری دفع کی گئی ہے

ایوب سامرسل ہوا جس دم مرض میں مبتلا | تیرے ذریعہ سے ہوا جو کچھ ہوا جیسا ہوا  
 دولت ملی ثروت ملی صحت ملی راحت ملی | اللہ کی رحمت ملی، قربت بڑھی رتبہ بڑھا

وَبِكَ الْمَسِيحُ آتَى بِشَيْرٍ أَخْبَرًا!

(۱۲) بِصِفَاتِ حُسْنِكَ مَا جَاءَ بِعَلَاكَ

معنی بہت۔ اور آپ کے ظہور پر نور کی بشارت حضرت مسیح علیہ السلام نے  
 دی اور آپ کے علیہ جمال اور علو شان کو بیان کیا ہے

موسیٰ و عیسیٰ بے گماں کرتے رہے تیرا بیان | سب دے گئے تیرے نشان اے بادشاہ دہرا  
 حکم رسالت ہے تری تو ریت آیت ہے | انجیل حجت ہے تری عیسیٰ ترا مدحت سرا

وَإِذْ قَالَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَءِيلَ إِنِّي رَسُولُ  
 اللَّهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَةِ وَمُبَشِّرًا





یَسْئَلُ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ (پط ۹ع ۹) اور جب عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل تحقیق میں اللہ کا رسول ہوں اور تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں۔ تصدیق کرتا ہوں توریت کی جو مجھ سے پہلے نازل ہوئی اور خوشخبری دیتا ہوں تم کو ایک اولوالعزم سچے رسول کے آنے کی جو میرے بعد آئے گا اور اس کا نام احمد ہوگا۔

وَكَذَلِكَ مُوسَى لَمَّا يَزَلْ مُتَوَسِّلًا  
(۱۳) بِكَ فِي الْقِيَامَةِ يَحْتَمِي بِحِمَاكَ

معنی بیت۔ اور ایسے ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی جو ایک اولوالعزم پیغمبر تھے اپنے معاملات میں ہمیشہ آپ ہی کا وسیلہ پکڑتے رہے اور قیامت کو بھی آپ ہی کی حمایت لیں گے۔

موسیٰ نے مانگی ہے سدا تیرے وسیلے | ایسے ہی محشر میں آٹھ ہونڈیوں کے تیرا سرا  
ف۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بڑے جلیل القدر اور اولوالعزم پیغمبر تھے۔ ان کو رسول خدا محمد عربی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت محبت تھی یہاں تک کہ آپ کے اُمتی ہونے کا شوق تھا۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کی اپنی اُمت کو بہت تاکید کی ہے اکثر اپنے مجالس و محافل اور مجالع و عظ و نصائح میں آپ کا ذکر خیر کرتے۔ ابو نعیم نے علیہ میں اس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی جو شخص محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا منکر مرے گا۔ وہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ کا توسل اختیار کیا



دوزخی ہوگا۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا محمد کون ہے اللہ نے فرمایا وہ سب مخلوق سے بزرگ تر اور معزز تر ہے لا اِلهَ اِلاَّ اَنتَ کی پیدائش سے پیشتر میں نے اس کا نام اپنے نام کے ساتھ لکھا ہے۔ جب تک وہ اور اُس کی اُمت بہشت میں نہ جائیں کوئی اس میں نہ جائے گا۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا الہی وہ کون ہیں جو اس کی اُمت ہیں۔ حکم ہوا وہ اللہ کی تعریف کرنے والے پڑھتے اُترتے حمد و ثنا کہنے والے، طاعت الہی میں ہر وقت کمر بستہ، خلافِ حق پر غالب، دن کو روزہ رکھنے والے، رات کو ذکر الہی میں جاگنے والے، ان کا تھوڑا عمل بھی مقبول ہوگا ان کو توحید (لا الہ الا اللہ) کے سبب بہشت میں داخل کروں گا۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے رب ان کو میری اُمت بنا کہا نہیں؟ انہیں سے ایک نبی پیدا ہوگا۔ وہ اُمت اس کی ہیں۔ عرضی کیا کہ مجھے ہی اس نبی کی اُمت میں داخل کر۔ حکم ہوا کہ وہ تیرے بعد ایک عرصہ کے پیدا ہوگا۔ البتہ دارالجلال میں تجھے اس سے ملاؤں گا اور کتابوں میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ و عیسیٰ (علیہما السلام) دیگر انبیاء قیامت میں قبر و جلال الہی کے وقت نجات کے لئے آپ سے متوصل ہوں گے۔

وَالْأَنْبِيَاءُ وَكُلُّ خَلْقٍ فِي الْبُورِ  
وَالرُّسُلُ وَالْأَمْلَاقُ تَحْتَ يَدِ الْوَاقِ

معنی بیت۔ تمام انبیاء اور دنیا کی تمام مخلوق اور سب رسول اور فرشتے آپ کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔  
جس وقت عشر ہو یا اعمال کو بدلنے والا ہو | امتاز ہو اچھا بُرا ہو نفسی نفسی کی صدا



تو ازراہِ لطف و عطا بہر شفاعت ہو کر ۱۱) سب تکتے ہوں گے منہ تراکیا انبیاء کیا انبیاء  
ترمذی میں ابوسعید سے مروی ہے وَبَيَّنَّا لِيُؤَاوِئِ الْحَمْدُ وَلَا فَخْرٌ وَمَا مِنْ  
نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ اِلَّا سِوَاكَ اِلَّا تَحْتَ لِوَاكِيٍّ - میرے ہی ہاتھ میں  
لوائے حمد ہوگا۔ اس روز آدم اور ان کے سوا سب انبیاء میرے علم کے نیچے ہوں  
گے۔ ترمذی اور دارمی میں ابن عباس سے مروی ہے کہ اَنَا جَاحِلٌ لِيُؤَاوِئِ  
الْحَمْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَهُ اِلَّا مَنْ دُونَكَ - میں ہی قیامت  
کو لوائے حمد اٹھاؤں گا۔ آدم سے لے کر تمام خلقت اس کے نیچے ہوگی۔

لوائے حمد حضور کے ہاتھ میں ہوگا۔

لَكَ مُعْجَزَاتٌ اعْجَزَتْ كُلَّ الْوَسَائِلِ  
(۱۵) وَفَضَائِلُ جَلَّتْ فَلَيْسَ تَحَاكَا!

معجزے بیت۔ آپ کے معجزے ایسے ہیں کہ سب مخلوق کو مقابلہ سے عاجز کر

۱۵ معجزہ کی اعلیٰ قسم کشف و قانع آئندہ و حوادث نازلہ بعد من بعد ہے سو بہ نسبت کتب انبیاء سابقین قرآن  
مجید میں بکثرت ہیں۔ بلکہ کوئی ایسی شے جو قیامت تک پیدا ہوگی باقی نہیں رہ گئی جس کا ذکر قرآن شریف  
میں نہ ہو وَلَا مَرَاتِبٌ وَلَا يَابِسُ إِلَّا فِي كِتَابِ مُبِينٍ (پ ۱۳ ع ۱۳) (اور نہ کوئی ترجمہ نہ کوئی  
نسخہ چیز مگر وہ سب کتاب میں ہے) لیکن ہمارا علم اس کی فہم سے قاصر ہے کیونکہ ہماری معلومات محدود  
ہیں اور علم باری تعالیٰ غیر محدود ہے

جَمِيعُ الْعِلْمِ فِي الْقُدْرَانِ لَكِنْ تَقَاعَدَ عَنْهُ أَفْهَامُ الرِّجَالِ  
تمام علم قرآن میں موجود ہیں لیکن لوگوں کی عقلیں اس کے سمجھنے سے عاجز ہیں بخاری و مسلم میں حضرت عذیرہ  
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے درمیان اٹھ کر خطبہ پڑھا  
اور قیامت تک جو کچھ ہوتا تھا سب کا بیان کیا جس کو کچھ یاد رہا یا جو بھول گیا بھول گیا اور جب کوئی واقعہ  
پیش آتا ہے تو جھٹ یاد آجاتا ہے کہ فلاں وقت آپ نے اس کی اسی طرح خبر دی تھی (باقی صفحہ پر)



دیا۔ اور آپ کے لئے بڑی فضیلتیں ہیں کہ جن کا بیان نہیں ہو سکتا ہے۔  
 اے شاہ شایانِ جہاں محبوبِ ربانی جہاں | تیرے فضائل کا بیان کیونکر کرے کوئی بھلا  
 ہے خاکِ پا میں تیرے پاں اچھا عیسیٰ مکیاں | معجزے ہیں تیرے عیاں لے سرگروہ انبیاء  
 مخفی نہ رہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ جل شانہ نے بیشمار  
 معجزے عنایت فرمائے اور جو معجزے ہر پیغمبر کو ملے تھے وہ سب آپ کو ملے تھے  
 علمائے محدثین اور اہل سیر و تاریخ نے حسبِ حیثیت علمی اپنی اپنی تصانیف میں  
 بیان کئے ہیں۔ امام حافظ جلال الدین سیوطی نے کتاب خصائص الکبریٰ جو ایک ہزار  
 معجزے کو حاوی ہے تصنیف کی۔ اسی طرح اوروں نے بھی قلم بند کئے۔ چنانچہ تین ہزار  
 معجزے مشہور کتابوں میں پائے جاتے ہیں اور آئمہ صادقین سے مروی ہے۔ کہ  
 تین لاکھ معجزے آپ سے صادر ہوئے اور اصل میں آپ کا کوئی قول و فعل نہ تھا  
 کہ اس میں اعجاز نہ ہو۔ اسی طرح آپ کے بے شمار معجزے ہیں اور آپ کے معجزے  
 بھی ایسے ہیں کہ کسی کو تمام عالم میں پارہائے مقابلہ نہیں ہے۔ بڑا معجزہ احیاء موتی  
 (مردے کو زندہ کرنا) ہوا کرتا ہے سو یہ تو آپ کے امتیوں اور آل جناب کے  
 کشف برداروں سے بحد تو اتر صادر ہوا ہے۔ ہزاروں اولیاء اللہ سے وقت  
 بوقت مروی ہیں۔ ہر ایک کی تاریخ سے ظاہر ہے۔ حضرت اقدس جناب محبوب

(بقیہ صفحہ ۵۶) ف۔ حضرت حذیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشہور رازدار صحابی ہیں۔ م۔ اور  
 حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ میں اگر چاہوں تو آپ کے بیان کردہ واقعات سے جس قدر مجھے یاد  
 میں ایک ایک کا نام لے کر سنا دوں چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں بروایت ابو ہریرہ مروی ہے حقیقت میں  
 رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَعَائِلَتِهِ ۱۲ (منہ)





سبحانی شیخ سید ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے بارہا احیاء موتی صادر ہوا ہے اور دیگر ایسے امور ظہور میں آئے ہیں کہ انبیاء سابقین سے مثل ان کے ظاہر نہیں ہوئے۔ یہ سب کچھ پر تو انوار محمدی ہے (صلوات اللہ و سلامہ علیہ و علی آلہ و اولیائہ) کیونکہ اصول میں مقرر ہو چکا ہے کہ کرامت ولی حقیقت میں معجزہ نبی ہے۔ آں جناب کا بڑا معجزہ قرآن مجید ہے کہ تمام عالم اس کے معارضہ سے عاجز ہے۔ فصحات عرب کہ فصاحت و بلاغت میں بے عدیل تھے اور قصیدہ طویلہ اور نثر مشحون طویل فی البیہیم بے تکلف آنا فائز میں کہہ دیا کرتے تھے اس کے مقابلہ سے عاجز آئے۔ اور آج تک ہزاروں کروڑوں ایسے ایسے فصیح و بلیغ دنیا میں گزرے ہیں کہ بڑے بڑے نظم و نثر بردار بدائع لفظی و معنوی کھڑے کھڑے مجلسوں میں کہہ جانا ان کو کچھ مشکل نہ تھا۔ مگر کسی سے یہ نہ ہو سکا کہ قرآن کریم کا مقابلہ کرے باوجودیکہ قرآن کریم میں تحدی (مقابلہ کے لئے چکارنا) ہو چکی ہے اور منکرین کو قیامت تک پکارتا ہے۔ اِنْ كُنْتُمْ فِي شَكٍّ مِنْ مَا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّثْلِهٖ وَ اَدْعُوا شُهَدَاءَكُمْ فَمَنْ مِّنْكُمْ فَعَلَ مِثْلِهٖ فَاْتُوا بِهَا اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ۔ دشمنانِ دین اسلام خذ لہم اللہ آج تحریب اسلام کی فکریں ہیں۔ باوجود ادعا کے قادر نہیں ہو سکے کہ کروڑوں پیشوایانِ ادیان باطلہ مدعی علوم جلیلہ ہر چند کہ زور لگا رہے ہیں لیکن ناکام رہے ہیں اور رہیں گے۔ وَاللّٰهُ مُتِمِّمُ نُوْرٍ وَّ لَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ۔ اور

لے اور اگر تمہیں کچھ شک ہو اس میں جو ہم نے اپنے (ان خاص) بندے پر اتارا تو اس جیسی ایک ہوت تو ہے آؤ۔ اور اللہ کے سوا اپنے سب حمایتیوں کو بلا لو آخر تم سے جو دلیپ (۳) لے اور اللہ پورا کرنے والا ہے فوراً اپنے کو اگرچہ ایمانیں کافر و منافق (۹)



آپ ہی کا یہ ایک معجزہ ہے جو حاوی ہزارا معجزات ہے۔ چنانچہ قاضی عیاض رحمہ اللہ علیہ نے کتاب الشفا بتعاریف حقوق المصطفیٰ میں لکھا ہے کہ کلام اللہ میں باعتبار بلاغت کے سات ہزار سے کچھ زیادہ معجزے ہیں۔ اور اس پر ایک قوی دلیل قائم کی ہے کہ محققین علمائے کرام نے لکھا ہے کہ کلام اللہ میں جس قدر کلام برابر سورہ اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْخ کے ہے معجزہ ہے اور سورہ اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ کے دس کلمے ہیں اور سارے کلام اللہ میں کچھ اوپر ستر ہزار کلمے ہیں۔ پس کلام اللہ میں سات ہزار سات سو معجزے ہیں۔

اور آپ ہی کا ایک معجزہ ہے شق القمر کہ فلسفی اور حکما اور علم الاشیا کے جاننے والوں کی عقل حیران ہے۔ یہ معجزہ علمائے حدیث و سیر و تواتر بخ نے اپنی اپنی کتابوں میں با اسناد و روایت کیا ہے۔ منکرین کے شبہات کے جواب مولانا رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ دہلوی نے اپنے رسالہ میں جو اسی معجزہ کے بارہ میں سب سے بوضاحت تمام دیئے ہیں اور مدارج اور معارج و شواہد وغیرہ میں بھی کچھ درج ہیں اور تاریخ فرشتہ میں ہے کہ یلیبار کا راجہ کہ جسے راجہ بھوج کہتے ہیں اس کے عہد میں یہ معجزہ ظہور پذیر ہوا تھا وہ سن کر مسلمان ہوا۔ اس کی قرباب تک بیرون دروازہ شہر زیارت گاہ خلالتی ہے۔

وَفَضَائِلُ جَلَّتْ الْخ ثَقَات سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے بعد وفات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا، سے سال خلق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پوچھا۔ فرمایا کہ تو بیان کر کہ دنیا کس قدر ہے اور دنیا میں کیا کیا شے ہے۔ اس نے عرض کیا کہ میں کیونکر بیان

معجزہ شق القمر

کروں۔ فرمایا کہ جب تو دنیا کا حال نہیں بیان کر سکتا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے  
 فرمایا مَتَاعُ الدُّنْيَا قَبِيلٌ یعنی دنیا کوڑی پونجی ہے۔ پس میں حضرت صلی  
 اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلق کس طرح سے بیان کر سکتی ہوں جس کو اللہ تعالیٰ  
 نے فرمایا ہے اِنَّكَ لَعَلٰی خَلَقْتَ عَظِيْمًا يَعْنِي تِرَا خَلَقَ بَهْت بڑا ہے اور  
 بیضاوی میں ثقات سے مروی ہے کہ کسی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا  
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلق سے متعلق سوال کیا۔ آپ نے فرمایا تو نے  
 قرآن نہیں پڑھا قَدْ اَخْلَعَ الْمُؤْمِسُونَ الْاٰیۃَ یعنی قرآن میں جو اخلاق  
 مذکور ہیں سب آپ کی ذات میں موجود ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت  
 عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آپ کا خلق قرآن ہے یعنی آپ کے مدارج قرآن میں  
 اللہ تعالیٰ نے بیان کئے ہیں۔ دوسرے کی کیا مجال کہ آپ کی صفت کر سکے۔  
 غرض آپ کے فضائل بے شمار ہیں۔ آپ کی سی ایک بات بھی کہیں کسی اور میں  
 پائی نہیں جاتی چنانچہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے خود چند معجزے بیان فرماتے ہیں  
 تاکہ معلوم ہو جائے کہ حیوانات و جمادات نے کسی اور کی تصدیق کے واسطے شہادتیں  
 نہیں دیں اور نہ کبھی ایسے فعل جن کا ہر ایک مجزہ جائے خود ایک کامل معجزہ ہے  
 کسی دوسرے سے صادر ہوتے۔ منجملہ یہ

لَطَقَ الدِّمَاسُ لِبَسْمِهِ لَكَ مُخْلِتًا !

وَالضَّبُّ قَدْ لَبَّكَ حَيْنًا أَتَاكَ

معنی بیت۔ پارچہ گوشت کا ٹکڑا (نہ خیر آمیز نے آپ کو اپنے زہر آلودہ ہونے

سے خبر دی۔ اور گوجب آپ کے پاس لائی گئی تو اس نے آپ کی اجابت کی ہے۔  
 جنب تیری خدمت میں شہاک دست لگایا گیا | اٹھا چونکہ نہ ہر اس میں ملا وہ دست خود چلا اٹھا  
 اور سو سمار مردہ جب لائی گئی تیرے حضور | لبتیک بولی بر ملا تصدیق کی، کلمہ پڑھا  
 قسطلانی شرح بخاری میں ابو ہریرہؓ سے مروی ہے جنگ خیبر میں ایک یہودیہ  
 زینب بنت حارث زوجہ سلام بن مشکم نے پارچہ بکری زہر آلود کر کے آپ کے  
 کھانے کو بھیجا۔ حضور اقدس صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ نے فقط ایک لقمہ منہ میں اٹھا  
 کر رکھا ہی تھا کہ باہر پھینک دیا اور فرمایا کہ اس پارچہ نے مجھے خبر دی ہے کہ مجھ میں  
 زہر ملا ہے۔ ایک صحابی کچھ کھا چکا تھا وہ زہر کی وجہ سے شہید ہو گیا۔ آپ نے  
 اس یہودیہ کو ہلکا کر پوچھا۔ اس نے کہا میں نے زہر اس لئے دیا تھا کہ اگر آپ پیغمبر  
 ہوں گے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا اور اگر پیغمبر نہ ہوں گے تو ہم نجات پائیں  
 گے۔ لہذا آپ نے اسے چھوڑ دیا اور بعضوں نے کہا ہے کہ اسے اس مسموم شہید  
 کے قصاص میں قتل کیا۔

زہر آلود گوشت بول اٹھا

وَالصَّحَابَةُ الخ نسیم الریاض میں ہے کہ طبرانی اور بیہقی نے عمر بن خطاب رضی  
 اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بار اپنے  
 اصحاب کے مجمع میں تشریف رکھتے تھے کہ ایک اعرابی سو سمار شکار کئے ہوئے لے  
 آیا اور آپ کے روبرو ڈال دیا اور کہالات وغزنی کی قسم اگر یہ سو سمار تم پر ایمان  
 لائے اور تمہاری تصدیق کرے تو میں بھی تم پر ایمان لاؤں گا۔ آپ نے اس سو سمار  
 کو پکارا کہ اے سو سمار! اس نے زبان فصیح سے کہ سب لوگوں نے سنا جواب  
 دیا کہ میں حاضر ہوں۔ اور تابعدار ہوں۔ آپ نے پوچھا کہ تو کس کی عبادت کرتا

سو سمار نے کلام کیا اور گواہی دی



ہے۔ اس نے کہا اس خلگی کہ جس کا آسمان میں عرش ہے اور زمین میں اس کا حکم ہے اور دریاؤں میں اس کی بنائی ہوئی راہیں ہیں اور بہشت میں اس کی رحمت ہے اور دوزخ میں اس کا عذاب ہے پھر آپ نے پوچھا کہ میں کون ہوں؟ اس نے کہا کہ آپ پروردگارِ عالم کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ جس نے آپ کی تصدیق کی اس نے فلاح پائی۔ اور جو آپ کی تکذیب کرے محروم ہے۔ یہ سن کر وہ اعرابی مسلمان ہو گیا۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو نماز اور قرأت سکھائی اور سورہ اخلاص یاد کرائی۔ اس نے جا کر یہ حال اپنی قوم سے بیان کیا۔ وہ سب آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گئے۔

(۱۷) وَالَّذِیْ نَبَّ جَاءَکَ وَالْخَزَالَةُ قَدْ اُتَتْ  
بِکَ تَسْتَعِیْزُ وَتَحْتَمِیْ بِحِمَاکَ

معنی بیت۔ اور بھیڑیے نے آپ کی تصدیق کی اور ہرنی نے آپ کے پاس آکر اپنے حال کی شکایت کی۔ بے چاری آپ کی پناہ مانگتی تھی اور غلامی چاہتی تھی۔

وَالَّذِیْ نَبَّ صَدَقَ وَالْطَّبِیْعَةُ کَانَ شَکَّ

آگے یہودی کے تری جب گرگ نے تصدیق کی | پڑھ کلمہ طیب بھی وہ بھی مسلمان ہو گیا  
اور آگے ہرنی نے کیا صیاد کا جس دم گلا | کی تو نے شفقت سے رہا برلایا اس کا مدعا  
شرح السنہ میں ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ ایک بھیڑیا کسی چرواہے  
کی بکریوں میں سے ایک بکری لے گیا چرواہے نے جھپٹ کر بکری اس سے چھڑا  
لی۔ وہ بھیڑیا ایک ٹیلے پر جا بیٹھا اور اس نے چرواہے سے کہا کہ خدا تعالیٰ نے

یہودی کا کلام کرنا



مجھے جو ذرق دیا تھا وہ تو نے مجھ سے چھڑا لیا۔ چرواہے نے کہا۔ بڑے تعجب کی بات ہے میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ بھیڑیا باتیں کرتا ہے۔ بھیڑیے نے کہا کہ اس سے زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ درمیان دو پتھریلی زمین کے ان چھوٹے بکسے نہ ختم ہونے میں ایک شخص تھیں اگلی پھلی باتوں کی خبر دیتا ہے اور تم سچ نہیں مانتے۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ وہ چرواہا یہودی تھا۔ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ سارا قصہ بیان کیا اور مسلمان ہو گیا اور

شواہد النبوت میں ہے کہ اُہبان اوس خزاعی اپنی بکریوں میں تھا۔ ایک بھیڑیا آیا۔ بکری کو لے گیا۔ اُہبان نے چھڑا لی اور بھیڑیا بولا کہ میرا نصیب تو نے چھین لیا۔ اُہبان نے کہا تعجب ہے بھیڑیا انسانوں کی طرح باتیں کرتا ہے بھیڑیے نے کہا کہ زیادہ تعجب تو یہ ہے کہ رسول آخر الزماں محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت مدینہ میں مبعوث ہو کر تم سب کو دین الہی کی طرف بلاتے ہیں اور تم غافل ہو۔ اُہبان نے کہا کہ اگر میں اس نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤں تو میری بکریوں کی یہاں حفاظت کون کرے گا؟ بھیڑیے نے کہا میں کروں گا اور مجھے قسم ہے اس کی جس نے اس نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برحق کو تمام عالم کی طرف ہدایت دینے کو بھیجا ہے اور میں اس پر ایمان لایا ہوں کہ سوائے اپنی خوراک کے جو تو خود مقرر کر جائے گا زیادہ نہ کھاؤں گا۔ اُہبان حضور پر نور میں حاضر ہوا۔ آپ نے اسے دیکھتے ہی فرمایا اُہبان بھیڑیے نے جو عہد کیا اُسے پورا کیا۔ بعد ازیں اُس نے تمام ماجرا عرض کیا اور مسلمان ہو گیا۔

وَالظُّبْيَةُ قَدْ شَكَتْ نَسِيمَ الرِّيَاضِ شَقَاءَ عِيَاضٍ فِي طِرَافِيْ

یہی ہے بروایت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا منقول ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جنگل میں تھے ایک ہرن آئے آپ کو دیکھا۔ یا سائل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے پھر کے دیکھا کہ ایک ہرن بھی ہوتا ہے اور ایک اعرابی سوتا ہے۔ آپ نے اس ہرن سے پوچھا کہ کیا کہتی ہے۔ اس نے عرض کیا کہ مجھے اعرابی نے شکار کیا ہے اور اس پہاڑ میں میرے دو بچے ہیں آپ مجھے چھوڑ دیں تو میں ان کو دودھ پلاؤں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر آئے گی؟ اس نے کہا بے شک پھر آؤں گی۔ آپ نے اسے کھول دیا وہ گئی اور بچوں کو دودھ پلا کر پھر آگئی۔ آپ نے اسے باندھ دیا۔ اس اعرابی نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور عرض کیا کہ کچھ آپ نے ارشاد کرنا ہے جو آپ تشریف فرما ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس ہرن کو چھوڑ دے۔ اس نے چھوڑ دیا۔ ہرنی دہاں سے یہ کہتی ہوئی چلی گئی اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

وَكَذَٰلِكَ الْوَحْدُوشُ اَتَتْ اِلَيْكَ وَسَلَّمَتْ  
(۱۸) وَشَكَاَ الْبَعِيْرُ اِلَيْكَ حِيْنَ سَرَاكَ

معنی بیت۔ اسی طرح وحشی جانوروں نے آپ کو سلام کیا اور اونٹ نے جب آپ کو دیکھا تو اپنے حال کی شکایت کی۔

کی وحشیوں نے بھی تری تصدیق اسے حتیٰ تنگ | تیرے سلامی تھے بھی اسے بادشاہ دوسرا  
کی اونٹ نے تجھ سے بیاں دکھ درد کی باتیں | دیکھا تو تجھ کو مہرباں شکوہ مصیبت کا کیا

امام احمد اور بزار نے انس بن مالک سے روایت کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع شیخ بنی رضى اللہ عنہما اور ایک شخص انصاری کے کسی انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے۔ وہاں کچھ بکریاں تھیں سب نے آپ کو سجدہ کیا۔ حضرت ابو بکر رضى اللہ عنہ بولے ہم کو اس سے زیادہ آپ کی تعظیم کرنی چاہیے ہم بھی آپ کو سجدہ کریں فرمایا نہیں اگر سوائے خدا کے کسی کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں حکم دیتا کہ جو بڑے اپنے شوہروں کو سجدہ کریں۔ اور ابو داؤد میں عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے۔ وہاں ایک اونٹ تھا کہ جو کوئی وہاں جاتا اُسے کاٹنے کے لئے بھٹاتا۔ آپ نے اسے بلایا وہ آیا اور آپ کو سجدہ کیا اور سامنے بیٹھ گیا۔ آپ نے اس کی ناک میں ہار ڈال دی اور فرمایا کہ جہنمی اور انسی کفار کے سوا جہنمی چیزیں آسمان و زمین میں ہیں وہ سب جاہلی ہیں مگر میں رسول اللہ ہوں۔

وَشَكَالْبَعِيرَالْخِ شَرْحِ السَّنَةِ فِي يَعْلَى بْنِ مُرَّةٍ ثَقَفِيٍّ مَرُودِيٍّ هُوَ كَيْفَ كَيْفَ  
مَرْتَبَةِ آدَمَ چلے جاتے تھے کہ ایک اونٹ نے آپ کے سامنے سر رکھ دیا اور گلے میں کچھ آونٹ لگا۔ آپ نے اس کے مالک کو بلا کر فرمایا کہ یہ اونٹ شکایت کرتا ہے کہ مجھے سخت زیادہ لی جاتی ہے اور دانہ چارہ کم ملتا ہے۔ یہ ایک بڑی طویل عبارت کا خلاصہ ہے۔

وَدَعَوْتَ أَشْجَارًا اَّتَكَ مَطِيعَةً  
(۱۹) وَسَعَتْ إِلَيْكَ مُجِيبَةً لِنَدَاكَ

معنی بیت :- اور آپ نے درختوں سے اپنی صداقت پر استشہاد کیا تو انہوں نے گواہی دی اور جب آپ نے کسی درخت کی اپنی طرف بلایا تو بلا تامل بقبولیت تمام دوڑتا آیا ۔

بھولے ترے ہمان کو لازم نہیں انسان کو | اٹلے ترے فرمان کو نہ تاب نہیں کسی سے بھلا  
تو نے درختوں کو شہا جب حکم آنے کا دیا | لائے تیرا فرماں بجا سب آئے اور کلہر ٹھہرا

وَدَعَوْتُ أَتَّجَا سَاحِلَ الْوَادِي نِي ابْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُ سَعِي رَوَايَتُ كِي هِي كُو  
ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے ۔ ایک اعرابی  
آیا آپ نے اس سے فرمایا کہ تو گواہی دیتا ہے کہ کوئی معبود نہیں مگر ایک اللہ  
اور اس کا کوئی شریک نہیں اور میں اس کا بندہ اور رسول ہوں ۔ اس نے کہا کہ  
آپ کی رسالت من اللہ کا کون گواہ ہے ؟ فرمایا : سلم کا درخت جو کنارۃ میدان میں  
نظر آتا ہے اور اسے بلایا وہ زمین چیرتا ہوا آپ کے سامنے آکھڑا ہوا ۔ آپ  
نے اس سے تین بار گواہی لی ۔ اس نے ہر سہ بار گواہی دی کہ آپ سچے ہیں ۔ اور  
پھر باجائزت بدستور سابق اپنی جگہ واپس گیا ۔ صحیحین میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ  
عنه سے روایت ہے کہ جب جن آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں  
حاضر ہوئے ۔ انہوں نے آپ سے سوال کیا کہ اور کون گواہی دیتا ہے کہ آپ  
رسول خدا ہیں ۔ آپ نے فرمایا کہ وہ درخت ۔ اور بعد اسکے اس درخت کو بلایا وہ  
اپنی جڑوں کو گھسیٹتا ہوا چلا آیا اور آپ کی رسالت کی گواہی دی ۔ اور ترمذی نے  
ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کی خدمت میں آیا اور کہا کہ میں کیسے جانوں کہ آپ پیغمبر ہیں ۔ آپ نے فرمایا

آپ نے اپنے آپ کی رسالت کی گواہی دی



کہ اگر میں اس درخت خراب کے خوشہ کو بلاؤں تو وہ گواہی دے گا کہ میں رسول خدا ہوں  
پھر آپ نے اس کو بلایا۔ وہ درخت پر سے جھکتا ہوا آیا اور آپ کے پاس گرا  
اور اس نے آپ کی پیغمبری کی گواہی دی۔ پھر آپ نے اس سے فرمایا پھر جا۔ وہ  
پھر گیا اور پھر اہل مسلمان ہو گیا۔

درختوں نے آپ کی اطاعت کی

مطابق صحیح مسلم میں حضرت جابر سے روایت ہے کہ ہم ایک منزل میں جناب  
رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک میدان وسیع میں جا اترے۔ آں حضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قضائے حاجت کو تشریف لے گئے۔ وہاں کوئی آڑ نہ  
تھی۔ جنگل کے کنارے پر دو درخت تھے۔ آپ ایک کے پاس تشریف لے  
گئے اور اس کی شاخ پکڑ کر فرمایا بحکم خدا میری اطاعت کر۔ وہ ساتھ ہولیا۔ جیسے  
اونٹ ہمارے پکڑنے والے کے ساتھ چلا آتا ہے۔ وسط میں اس کو کھڑا کیا پھر  
اسی طرح دوسرے کو بھی لے آئے اور فرمایا بحکم خدا مل جاؤ۔ سو وہ دونوں درخت  
بل گئے۔ جب آپ فارغ ہوئے تو وہ دونوں درخت علیحدہ علیحدہ ہو کر اپنی اپنی  
جگہ پر جا کر قائم ہو گئے۔

وَسَعَتْ إِلَيْكَ الْحَنِيمُ الرِّيَاضُ میں ہے کہ بزار نے بريدہ سے روایت کیا  
کہ ایک اعرابی نے آپ سے معجزہ طلب کیا آپ نے فرمایا کہ کسی درخت کو  
جسے تیرا جی چاہے کہہ دے کہ تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بکاتے ہیں  
اس نے ایک درخت کو کہا۔ وہ فوراً زمین کو پھاڑتا اور اپنی جڑیں گھسیٹتا آپ  
کے سامنے آکھڑا ہوا اور کہا السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ۔ اعرابی نے  
عرض کیا کہ اسے اپنی جگہ پر پھیر دیجئے۔ آپ نے حکم دیا وہ بدستور اپنی جگہ پر جا

کر قائم ہوا۔ وہ اعرابی مسلمان ہو گیا اور عرض کیا اجازت ہو تو میں آپ کو سجدہ کروں  
 آپ نے فرمایا کہ سجدہ غیر اللہ کو حرام ہے۔ اگر جائز ہوتا تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ  
 وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کیا کریں۔ اس نے عرض کیا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ آپ کے  
 ہاتھ پاؤں چوموں۔ آپ نے اجازت دی۔ اس نے ہاتھ اور پاؤں آپ کے  
 چومے

حجیبتہ۔ امام محدث بہقی اور ابو لعلی نے حضرت اسامہ بن زید سے روایت  
 کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجد سے ایک سفر جہاد  
 میں فرمایا کہ کہیں قضائے حاجت کی جگہ ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اس میدان میں آدمیوں  
 کی کثرت سے کہیں ٹھکانا نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ دیکھو کہیں درخت یا پتھر ہیں؟ میں نے  
 عرض کیا کہ کچھ درخت متفرق نظر آتے ہیں آپ نے فرمایا کہ جان درختوں سے کہہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

آلہ نقہانے لکھا ہے کہ کوئی عالم یا صالح کی قدم بوسی کرنا چاہے تو بلا م یا صارت کو چاہیے کہ اپنے پاؤں  
 پھیلا دے چنانچہ معدن الجواہر مصنفہ حضرت مولانا محمد قطب خاں صاحب دیوبند رحمہ اللہ میں مرقوم  
 ہے اور اس مسئلہ کی اصل ایک یہ جو ابو داؤد نے باب مَا جَاءَ فِي قَبْلَةِ بَعْضِ الْجَسَدِ میں  
 تار سے روایت کیا ہے کہ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَجَعَلْنَا نَتَبَادَّرُ مِنْ مَوَاحِلِنَا  
 فَتَقَبَّلُ بَيْنَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَمَا خَلِينَا. جب ہم مدینہ شریفہ  
 کو آتے تھے تو اپنی اپنی سواریوں سے جلد جلد اتر کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ اور پاؤں چوم  
 تھے۔ دوسرے یہ جو ترمذی نے صفوان بن عسال سے روایت کیا ہے کہ ایک یہودی نے اپنے کسی  
 دوست سے کہا۔ چل اس نبی سے کچھ پوچھیں اس نے کہا کہ نبی نہ کہہ اگر وہ سن لے گا تو بڑا خوش ہو  
 گا۔ بس آپ کی خدمت میں آئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نو احکام کا سوال کیا کہ کیا ایک  
 شخص آپ نے جواب میں جو کچھ فرمایا۔ انہوں نے اس کی تصدیق کی اور آپ کے ہاتھ پاؤں چومے  
 اور کہا کہ ہم آپ کے سچا نبی ہونے کی گواہی دیتے ہیں۔ تیسرے یہ جو متن میں مذکور ہے۔  
 قال نصف (منہ)

کا تمہیں حکم ہے کہ اکٹھے ہو جاؤ۔ اور پھر وہوں سے بھی اسی طرح کہہ۔ میں نے جلد  
کہہ دیا۔ قسم اللہ کی میں نے دیکھا کہ وہ درخت قریب ہو کر اکٹھے ہو گئے اور مل کر  
مثل دیوادی کی بن گئے۔ آپ ان کی آڑ میں قضا نے حاجت سے فارغ ہوئے  
اور پھر مجھ سے فرمایا کہ اب ان سے کہہ دو علیحدہ علیحدہ دو جائیں۔ میں نے  
کہہ دیا وہ اپنی اپنی جگہ پر جا کر قائم ہوئے۔ اور ایسے ہی امام احمد و بیہقی و طبرانی  
نے یحییٰ بن سیاہ سے روایت کیا ہے۔

وَالْمَاءُ فَاضٌ بِرَاحَتِكَ وَسَبَّحَتْ  
صَمَّ الْحِصَى بِالْفَضْلِ فِي يُمْنَا عَا

معنی بیت۔ اور پانی آپ کی انگلیوں سے بہہ نکلا اور کنکریوں نے آپ کے  
دائیں ہاتھ میں تسبیح پکاری۔

جب حدیبیہ میں تھی شکر کو بے حد تشنگی؛ | انگشت اطہر سے تری چٹھے چلے دیا بہا  
اللہ سے تیرا معجزہ جب ہاتھ میں ٹوٹ گیا | کی سنگریزوں نے ادا تسبیح رب کلمہ پڑھا

صحیحین میں جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ میں لوگ پیاسے  
ہوئے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایک لوتا تھا اس  
سے آپ وضو کیا کرتے۔ سب لوگوں نے آپ کے پاس آکر عرض کیا کہ ہمارے  
تشکر میں پانی نہیں رہا۔ یہی ہے جو آپ کے اس لوتے میں ہے۔ ہم وضو اور  
پینے کے واسطے کیا کریں؟ پس آپ نے اپنے دست مبارک کو لوتے میں رکھا  
اور پانی نے آپ کی انگلیوں سے بلند چشموں کی جوش مارا۔ ہم سب نے پانی پیا۔

ایک کی انگلیوں سے پانی کے پھونکا



اور وضو کیا۔ حضرت جابر سے پوچھا گیا کہ تم کتنے آدمی تھے؟ انہوں نے کہا کہ اگر لاکھ آدمی بھی ہوتے تو بھی کفایت کر جاتا (مگر ہم پندرہ سو آدمی تھے۔ اور بھی صحیح ہیں روایت ہے کہ آپ زور بار (مدینہ کے قریب ایک جگہ ہے) میں تشریف رکھتے تھے۔ ایک برتن پانی کا آپ کے سامنے لائے۔ آپ نے دست مبارک اس برتن میں رکھ دیا۔ اور آپ کی انگلیوں سے پانی چشمہ کی مانند بہہ نکلا اور سب لوگوں نے وضو کیا۔ تین سو آدمی یا قریب اس کے تھے۔ اور نیز صحیح بخاری میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سفر میں تھے پانی کم رہ گیا۔ آپ نے فرمایا کہ کچھ بچا ہوا پانی لے آؤ۔ ایک برتن میں تھوڑا سا پانی لائے۔ آپ نے دست مبارک اس میں رکھا اور فرمایا لو پاک نے والا مبارک پانی اور برکت اللہ کی طرف سے ہے۔ عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ بالتحقیق میں نے دیکھا کہ پانی آپ کی انگلیوں سے جوش مارتا تھا۔

سَبَّحْتَ صَدْرَ الْجَحْصَى۔ یہی نے دلائل النبوة میں حضرت ابو ذر سے روایت کی ہے کہ میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں تھا کہ تینوں خلفاء ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم بھی یکے بعد دیگرے آئے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سات کنکریاں تھیں۔ وہ آپ نے اٹھا کر کف مبارک پر رکھیں تو وہ کنکریاں خدا کی تسبیح کرتی تھیں۔ آواز ان کی شہد کی مکھی کے مانند تھی۔ پھر ہر سہ خلفائے بھی ہاتھ پر رکھا تو ایسا ہی سنا گیا۔ حافظ ابوالقاسم نے بھی اپنی تاریخ میں یہ حدیث حضرت انس سے روایت کی ہے۔

کنکریوں کی تسبیح

وَعَلَيْكَ ظِلَّةٌ مِنَ الْغَمَامَةِ فِي الْوَسَاءِ  
وَالْجِدْعُ حَتَّىٰ إِلَىٰ كَرِيمٍ لِّقَاكَ

معنی بیت۔ اور بادلوں نے آپ پر سایہ کیا اور ستون آپ کے بھر میں رویا یہ  
جب دھوپ میں سوتے حرا تشریف فرما تھے | بدلی نے آسایہ کیا تھا اس کو یہ حکیم خدا  
جب نے اسے نور ہدایت پر خطبے کو پڑھا | تو وہ ستون رونے لگا تو کہیہ کہہ پہلے سے تھا  
وَعَلَيْكَ ظِلَّةٌ۔ شواہد النبوة میں بی بی حلیمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ جب آپ تین سال کی عمر کے ہوئے تو اپنے  
بھائیوں کے ساتھ باہر چراگاہ میں عصا پکڑ کر جاتے اور رات کو خوش و خرم پھر  
آتے۔ ایک دن ہو اگر م اور دھوپ سخت تھی بچے تشویش ہوتی کہ ایسا نہ ہو آج آپ  
کو تکلیف پہنچے۔ پشما جو آپ کی رضائی بہن تھی بولی کہ اے ماں غم نہ کریں لے  
دیکھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد اگر دو حوض سرد آبہ ہیں اور اوپر ایک  
بادل ہے جدھر وہ جاتا ہے اُدھر آپ بھی جاتے ہیں۔

وَالْجِدْعُ۔ صحیح بخاری میں حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ  
پڑھنے وقت مسجد کے ایک ستون سے کہ چھوڑے کے درخت کا تھا کہیہ لگاتے تھے جب منبر پر  
خطبہ پڑھا تو وہ ستون چلا کے رونے لگا۔ قریب تھا کہ پھٹ جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
منبر سے اترے اور ستون کو اپنے بدن مبارک سے لگایا۔ دیر تک وہ ستون بچکیاں لیتا رہا جس  
طرح لڑکے رونے کے بعد بچکیاں لیتے ہیں جبہ تم گیتا تو آپ نے فرمایا کہ یہ ہمیشہ ذکر سنا  
کرتا تھا۔ اب جو نہ سنا تو رونے لگا۔

۱۔ اور یہی حدیث بہقی اور ابن عباسؓ نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے ثابت بالہ

شیخ الإسلام بن حجر رحمہ اللہ (منہ)



وَكَذَٰلِكَ لَا أَشَدُّ لِمَشْيِكَ فِي الشَّرْعِ  
(۲۲) وَالصَّخْرُ قَدْ غَاصَتْ لِيَحْتِجَ قَدَمًا مَّاعًا

معنی بیت۔ آپ کے پاؤں کا نشان زمین پر نہ لگا اور پتھر میں آپ کے دونوں  
پاؤں کا نشان پڑ گیا۔

اے سید جن و بشر چلتا تھا جب تو خاک پر | ہوتا نہ تھا مطلق اثر تیرے قدم کا ایک جلاہ  
پتھر پہ گر چلتا کبھی تو اے مرے حق کے نبی | نقش قدم ہوتا بھی دل موم ہوتا سنگ کچلا  
كَذَٰلِكَ لَا أَشَدُّ لِمَشْيِكَ فِي الشَّرْعِ | وقت جب آل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
حضرت ابوبکر صدیق کو ساتھ لے کر نکلے پیادہ پاتھے۔ بہت تلاش کیا کہیں نشان قدم  
مبارک نہ ملا۔

زمین پر آپ کے قدم کے نشان نہ پڑے اور پتھر پر نہ

وَالصَّخْرُ قَدْ غَاصَتْ لِمَشْيِكَ فِي الشَّرْعِ | اصحابِ نبیر رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ نبی صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر اوقات پیادہ چلتے تھے تو پتھر آپ کے پاؤں کے نیچے نرم  
ہو جاتے تھے اور آپ کے قدم مبارک کے نشان اس میں ہو جاتے تھے۔ علامہ  
حافظ قسطلانی نے بھی مواہب لدنیہ میں ثقات سے روایت کیا ہے اور بدلائل قاطعہ  
وہ براہین ساطعہ ثابت کیا ہے اور السمری تہجی بالقبول میں لکھا ہے کہ اصحابِ نبیر  
نے اپنی اپنی کتابوں میں تصریح کی ہے کہ کَثِيرًا مَّا كَانَ إِذَا مَشَى عَلَى الْحَجَرِ  
يَصِيرُ سَطَبًا لَّهُ حَتَّى غَاصَتْ قَدَمَاهُ فِيهِ۔ اکثر وقت ابتدا حالت میں  
آپ ننگے پاؤں پتھروں پر چلتے تو پتھر آپ کے قدموں کے نیچے نرم ہو جاتے اور  
نشان قدم مبارک کے ہو جاتے تھے۔

وَشَفَيْتَ ذَا الْأَلْهَابِ مِنْ أَمْرَاضِهِ  
(۱۲۴) وَمَلَأْتَ كُلَّ الْأَرْضِ مِنْ جَدِّ وَاکَا

معنی بیت۔ آپ کی دعا سے بہت سے مصیبت زدہ اور بیماروں کو شفا ہوئی  
اور تمام زمین آپ کے فیض و نور اسلام سے منور ہوئی ۷

بیت کے جو بیمار تھے تیرے طفیل اچھے ہوئے | املو ہیں تیرے فیض سے کون سرکاں ارض صما  
ایش حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جو آیا غالی نہیں گیا۔ بے شمار مصیبت

مردگان نے آلام و مصائب سے نجات پائی۔ کتب حدیث اور سیر اس کی گواہ ہیں

اب بھی جو صدق ارادت سے بارگاہ عالی میں حاضر ہوا۔ انشاء اللہ تعالیٰ محروم نہیں  
رہے گا۔ بلکہ ہر ایک جگہ آپ کے توسل سے مراد پائے گا۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتا

ہے وَمَا أَسْأَلُكَ إِلَّا سَخْمَةً لِلْعَالَمِينَ۔ اے محمد! ہم نے آپ

کو اہل عالم کے لئے رحمت کر کے بھیجا۔ واضح ہو کہ عالم ماسوی اللہ کو کہتے ہیں بہشت

دورخ، آسمان، زمین، عرش، کرسی، لوح، قلم، جن، انسان، فرشتے، درندے، چرند

پتند، آگ، پانی، ہوا وغیرہ درخت، پتھر، سورج، چاند، ستارے، سیارے سب

عالم ہیں۔ اسی طرح عالم دنیا و عالم عقبی بھی عالم ہیں۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر ایک شے کے واسطے ہر ایک وقت میں رحمت ہیں۔ عالم دنیا میں اہل عالم

کے لئے تو یوں رحمت ہیں کہ آپ کے وجود فیض رساں کے دنیا میں ہونے سے

اہل دنیا کی بد عملیوں کی سزا موقوف بر وقت دیگر ہے پچھلے وقتوں کی مانند سوز بند

وغیرہ نہیں کئے جاتے۔ اگرچہ کیسی ہی سزاوار ہوں۔ لیکن مسخ سے محفوظ ہیں تاکہ

لَا يَمَّاكَانَ الْإِلَٰهَ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمُ الْإِلَٰهَ انْ كَوْعَذَابِ  
نہیں دیا کیونکہ تو  
(باقی صفحہ ۷۲ پر)

حیاتِ دنیا سے متمتع ہوں۔ اور عالمِ عقبیٰ میں اس طرح رحمت میں کہ جب تمام نبی آدم کا کوئی حامی اور شفیع نہ ہوگا تو آپ بڑی اولوالعزمی سے یہ بیڑا اٹھائیں گے۔ اگر عالمِ عقبیٰ میں شفاعت رحمت نہیں تو وہاں اور کیا کام رحمت کا ہوگا۔ اور آپؐ مذکورہ میں رحمت کے کیا معنی۔

آپؐ ہم کو بہت چاہتے ہیں اور ہم پر بڑے مہربان ہیں اور آپؐ کا فیض تمام رُوحانے زمین پر منتشر ہوا۔ انبیائے سابقین باوجود بڑی بڑی عمروں کے ایسے نہ ہوتے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتر عمر کے چھٹے حصے میں کثیر التبعین ہو گئے۔ امام صاحب رضی اللہ عنہ نے خود اس قصیدہ میں چند مصیبت زدگان و آفت رسیدگان کا ذکر کیا ہے جن کی مشکلات جناب رسالت مآب سے حل ہوئیں صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلى آلہ واصحابہ اجمعین۔

وَرَأَيْتُ عَيْنَ قَتَادَةَ بَعْدَ الْعَمَلِ

(۲۴) وَابْنِ الْحَصَيْنِ شَفِيعَهُ بِشَفَاكَ!

معنی بیت۔ آپؐ نے قتادہ کی نکل ہوئی آنکھ کو درست کر دیا اور ابنِ الحصرین

(بقیہ صفحہ ۷۱)

ان میں سے ہیں آئیہ مذکورہ سے ظاہر ہے کہ آپؐ کے دہرہ بادیہ کے طفیل جہاں سے عذاب مرتفع ہے اور یہی وجہ ہے کہ آپؐ کو بظاہر موت ہوئی اور آپؐ کا جسد مبارک دنیا میں مدفون ہوا تا کہ قیامت تک باعثِ امن بخلائق ہو ورنہ آپؐ کو موت نہیں۔ مَرَفُوعٌ إِلَى السَّمَاءِ ہونا تھا۔ کیونکہ آپؐ جامع فضائلِ انبیاء تھے وَ مِنْهُمْ اَدْرَاسِیْسُ وَعِیْسِی عَلَیْہِمَا السَّلَامُ ۱۲ (منہ)

کو بھی آپ نے تندرستی حاصل ہو کر آئے  
 جس وقت تیرا کرنگا چشم قتادہ میں تھا  
 جس شخص نے شاہ دیں دیکھے تھا زار و جزیر  
 یہی اور ابن اسحاق نے روایت کیا ہے کہ جنگ احد میں قتادہ بن نعمان کی آنکھ  
 میں شہر لگا۔ آنکھ ان کی رخسارہ سے ٹک آئی۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم نے اس آنکھ کو پھر حدقہ میں اپنے دست مبارک سے رکھ دیا۔ وہ اچھی ہو گئی  
 بلکہ دوسری آنکھ سے زیادہ خوبصورت اور روشن رہی۔

حضرت قتادہ کی آنکھ درست ہو گئی

وَكَذَاخُبَيْبًا وَابْنَ عَفْرَا لَعَنَدَا مَا  
 (۲۵) جَمْرًا شَفِيَتْهُمَا بِلَمْسِ يَدَاكَ

معنی بیت۔ اور خبیب اور ابن عفرہ جب دونوں زخمی ہوئے تو آپ کے  
 دست مبارک پھیرنے سے شفا ہو گئی۔

زخمی ہوئے جس دم خبیب اور ابن عفرہ ہیں | دستِ کرامت نے تری ہر ایک کو بخشی شفا  
 یہی اور ابن اسحاق نے روایت کیا ہے کہ خبیب بن یساف کو بدر کے دن پشت  
 پر تلوار لگی اور ایک پہلو کٹ گیا۔ آل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست مبارک  
 سے اس پہلو کو بدن سے ہٹا دیا اور اس پر دم کیا وہ اچھا ہو گیا۔

کے ہوتے پہلو کو جوڑ دیا گیا

وَعَلَيَّانِ الْمُسَيَّدَ إِذَا دَاوَيْتَهُ!  
 (۲۶) نِيْ خَيْبَرَ فَشَفَى لَطِيْبًا لِّمَا كَا

یہاں حسب تائیدہ کو یہ بیدیاٹ ہونا چاہیے مگر تباہی خوفِ رومی تائیدہ کے مجرور اور شہد کو مرنے  
 پر خضابا نوبہ بلکہ بلا ضرورت شعری میں بھی اس کی نظر لینی ہے۔

معنی بیست۔ اور خیر کی لڑائی میں جبکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو آشوب چم ہوا تو آپ کے لب مبارک لگانے سے صحت ہوئی۔

حضرت علی خیر میں تھے آشوب سے عاجز ہوئے۔ حاصل ہوئی انکو تیرے اک لب لگانے سے شفا

اور صحیحین میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھیں جنگ خیر کے دن دکھتی

تھیں۔ جناب رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آبِ دین مبارک ان پر لگا دیا۔

فوراً اچھی ہو گئیں۔ یہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں

ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا۔ ایسا بیمار تھا کہ

یہ کلمات میری زبان پر تھے۔ یا اللہ اگر میری اجل آگئی ہے تو آجائے میں اس

درد سے نجات پاؤں۔ اگر ابھی نہیں آئی ہے تو شفا دے۔ اگر میرے امتحان

کے لئے یہ بیماری ہے تو مجھے صبر دے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے پاؤں سے مجھے ٹھوکر مار کر فرمایا تو نے کیا کہا پھر کہہ۔ میں نے وہی دعا کی۔ فرمایا

اللہ اسے شفا دے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اسی وقت اچھا ہو گیا۔

اور بعد اس کے مجھے ایسا درد نہیں ہوا۔

حضرت علی کو آپ کے لب مبارک سے شفا ہوئی

۱۔ صحاح ستہ اور دیگر کتب بخاری میں مروی ہے کہ جنگ خیر میں شام کے وقت آپ نے فرمایا

لَا تُعْطِينَ الرَّاْيَةَ عِذَا رَجَلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ

اللَّهُ وَرَسُولُهُ الْحَزَّازِي فِي كُلِّ كَلِّ كَلِّ دُنِ اِيْسَ شَخْصٍ كُوْلَم (جند) دون گا جو پڑا دلیر اور بہادر ہے

میدان سے پھرنے والا نہیں۔ اللہ اور رسول کو دوست رکھتا ہے۔ اللہ اور رسول اس کو اچھا

جانتے ہیں۔ یہ تلہ اس کے ہاتھ سے فتح ہوگا۔ پھر جب صبح ہوئی تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بلایا اس

وقت ان کی آنکھیں دکھتی تھیں۔ آپ نے لب مبارک لگایا۔ فوراً اچھی ہو گئیں اور علم فتح ان کو

عطا فرمایا۔ ۱۲ (منہ)



وَسَأَلْتُ سَابِقَ فِي ابْنِ جَابِرٍ لَعْدَ الَّذِي

قَدْ مَاتَ أَحْيَاكَ وَقَدْ اسْمَاكَ (۲۷)

معنی بیت :- اور ابن جابر رضی اللہ عنہ کے بیٹے کے حق میں جب وہ مر گیا تھا تو آپ نے دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے زندہ کر کے آپ کو راضی کر دیا۔ اللہ سے تیرا معجزہ جابر کا جب بٹیا مرا۔ اکی اس طرف تو نے دعا وہ اس طرف اچھا ہوا۔ شواہد النبوة میں جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ضیافت کی اور آپ کے واسطے ایک برہ ذبح کیا اور سامان ضیافت میں مصروف ہوا۔ میرا بڑا لڑکا دیکھتا تھا۔ اس نے چھوٹے سے کہا آتجھے دکھاؤں۔ ہمارے باپ نے برہ کس طرح ذبح کیا ہے یہ کہا اور پکڑ کر چھری اس کے گلے میں پھیر دی۔ ان کی ہاں نے دیکھ لیا وہ ان کی طرف دوڑی۔ لڑکا خوف سے بھاگ کر کوٹھے پر چڑھنے لگا۔ اوپر کے زینہ سے پاؤں پھسلا اور گر کر وہ بھی مر گیا۔ عورت مردانہ سیرت نے بایں خیال کہ آپ کی ضیافت میں ہرج ہوگا۔ دونوں مذبح و مستقوٹ پر گدڑی ڈال کر چھپا دیا اور مجھے بھی خبر نہ کی۔ جب کھانا ہوا اور حضور بعبادت کریمانہ تشریف لائے۔ میں نے کھانا پیش کیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ اسے جابر اپنے فرزندوں کو بلا کہ وہ بھی ہمارے ساتھ کھائیں میں نے اپنی اہلیہ سے پوچھا کہ لڑکے کہاں ہیں؟ آپ بلاتے ہیں وہ نیک بخت بولی کہ وہ کہیں باہر کھیلتے ہوں گے۔ معلوم نہیں کہاں اور کدھر ہیں۔ میں نے یہ بات حضور میں عرض کی۔ آپ نے فرمایا کہ حکم الہی ہے جب تک وہ نہ آئیں گے میں نہیں کھاؤں گا۔ مجبوراً عورت نے وہ تمام حال ظاہر کر کے گدڑی اٹھا کر دکھا

حضرت جابرؓ کے مردہ بیٹے زندہ ہو گئے

دی۔ میرے ہوش جاتے رہے اور شوہر و غل پیدا ہو گیا۔ حضرت شیخ المذنبین رحمۃ  
 العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اٹھ کر ان کے سر پر آدیکھا بعد ازاں حکم الہی  
 دعا کی کہ اسے بوسیدہ ہڈیوں کے زندہ کرنے والے اور ہر شے کو عذم سے ظہور  
 میں لانے والے، مردوں میں روح پھونکنے والے انہیں زندہ کر۔ آپ کے غیہ  
 دعا کرتے ہی دونوں زندہ ہو گئے۔ اور بل کر کھانا کھایا۔ فَاَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَللّٰہُمَّ  
 صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی ہٰذَا النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ۔

سَأَلْتُ مَسْسَتْ لِأُمِّ مَعْبِدٍ النَّبِیِّ  
 (۲۸) نَشَفْتُ فَنَدَّ ثَمَّ مِنْ شِفَا مُقْبَاكَ

معنی بہت۔ اور اُم معبد کی بکری کا جبکہ دودھ خشک ہو گیا تو آپ کے دست مبارک  
 کے چھونے سے پھر بہت ہو گیا اور آپ کے کچھ پڑھنے کی برکت سے دودھ دھار  
 ہو گئی۔ شرح السنہ میں عجیب بن خالد برادر اُم معبد سے روایت ہے کہ جناب رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ہجرت کر کے مکہ سے مدینہ کو مع ابوبکر صدیق رضی اللہ  
 عنہ اور عامر بن فہیرہ آزاد غلام حضرت صدیق اکبر تشریف فرما تھے۔ اور سر اللہی  
 بھی کہ راہ بتانے کے لئے آپ کے ساتھ تھا۔ اُم معبد کے خیمہ پر گزرے اور اس سے  
 گوشت اور چھوٹے خریدنے چاہے قوط کے باعث اس کے پاس نہ تھے۔ اُم معبد  
 کے خیمہ میں ایک بکری کو دیکھ کر آپ نے پوچھا کہ یہ بکری کیسی ہے۔ اُم معبد نے کہا  
 کہ سبب لاغری کے اور بکریوں کے ساتھ چراگاہ میں نہیں جاسکتی۔ اس سبب سے یہاں  
 ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس کے تھنوں میں دودھ ہے؛ اس نے کہا بالکل خشک ہیں

وَقَسَسْتُ شَاةَ لَأُمِّ مَعْبِدٍ لَعْدَمًا

خشک بکری دودھ دھار ہو گئی

آپ نے فرمایا تم اجازت دو تو ہم اس سے دودھ دوہ لیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی اور اس کی پی کی کے تھنوں پر بسم اللہ پڑھ کر ہاتھ پھیرا تو بکری نے پاؤں پھیلا دیے اور دودھ اس کے تھنوں میں بھر آیا۔ اور اس نے جگالی کرنی شروع کی۔ پھر آپ نے ایک بڑا برتن منگوایا اور اس میں دودھ دوہا اور وہ برتن بھر گیا۔ پھر آپ نے پہلے ام مہجد کو دیا اس نے خوب سیر ہو کر پیا۔ پھر آپ نے اپنے ہمراہیوں کو پلایا۔ وہ بھی سیر ہوئے پھر سب سے پیچھے آپ نے پیا۔ اس کے بعد دوبارہ وہ برتن آپ نے دودھ سے بھر کر ام مہجد کے حوالے کیا۔ ام مہجد مسلمان ہو گئی اور آپ نے وہاں سے کوچ کیا۔

وَدَعَوْتَ عَامَرَ الْقَطِطِ سَائِلًا مُّغْلِبًا !

(۲۹) قَالَهُمْ قَطْرُ الشَّجَبِ حِينَ دُعَاكَ

معنی بیت :- قحط سالی میں لوگوں کی التجا پر آپ نے پروردگار کی جناب میں دعا کی تو بارش ہوئی اور قحط دور ہو گیا۔

تیری کرامت تھی شہا جو دودھ بکری نے دیا | اکی قحط میں تونے دعا بارش ہوئی بے انتہا  
صحیحان میں حضرت انس سے مروی ہے کہ عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک بار قحط ہوا آپ خطبہ جمعہ میں کھڑے تھے ایک اعرابی نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ مال ہلاک ہو گیا اور عیال بھوکے مرتے ہیں۔ آپ مینہ کے واسطے دعا کیجئے۔ آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور اس وقت آسمان پر کوئی ابر کا ٹکڑا نہ تھا۔ خدا کی قسم ہنوز آپ ہاتھ رکھنے نہیں پائے تھے کہ ابر مانند پہاڑوں کی ہر طرف سے گھرا آیا۔ آپ منبر سے اترنے نہیں پاتے تھے کہ ریش مبارک

آپ کی دعا سے اسی وقت مینہ برسی پڑا

سے قطرات مینہ کے گرنے لگے۔ اس دن سے دوسرے جمعہ تک برابر مینہ برسا پھر  
دوسرے جمعہ کو کسی شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ مکالت گر پڑے اور مال ڈوب  
گیا۔ آپ نے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہا یا اللہ گرد ہمارے رز سے ہم پر نہ برسے اور  
ابر کی طرف اشارہ کیا وہ کھل گیا۔ مدینے پر بالکل پانی برسا موقوف ہو گیا اور گوبدینہ  
کے برسا رہا۔ اطراف سے جو لوگ آتے مینہ کی کثرت بیان کرتے تھے۔

وَدَعَوَتْ كُلُّ الْخَلْقِ فَاتَّقَا دُعَايَ  
(۳۰) دَعْوَاكَ طَوْعًا سَامِعِينَ بِنْدَاكَ

معنی بیت۔ اور آپ نے تمام مخلوق کو توحید الہی کی طرف پکارا تو سب نے آپ  
کی دعوت کو تہ دل سے قبول کیا اور تابعداری کی۔

کی تو نے دعوت خلق کی حقیت لے حق کے نبی! آئے ترمی جانب بھی اور نبی صدقنا کہا!  
كُلُّ الْخَلْقِ - قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ - وَأَرْسَلْنَاكَ  
لِلنَّاسِ سِرًّا سَوَّلًا - صحیحین میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وَكَانَ  
النَّبِيُّ يُدْعَتُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً فرمایا  
جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر ایک نبی اپنی اپنی قوم کی طرف  
خاص کر بھیجا جاتا تھا۔ اور میں علی العموم تمام آدمیوں کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ اور صحیح  
مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے أَرْسَلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً

۱۰ اور اسے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا نیز ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے (پہلے ۹)  
۱۱ اور اسے محبوب ہم نے تمہیں سب لوگوں کے لئے رسول بھیجا۔ (پہلے ۸)

میں بھیجا گیا ہوں۔ مخلوق کے ہر گروہ کی طرف۔ اور ثابت ہے کہ آپ کی نبوت کی معرفت ہر ایک ذی روح اور غیر ذی روح کو ہے۔ چنانچہ مسلم اور ابوداؤد میں عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جتنی چیزیں آسمان اور زمین میں ہیں سب جانتی ہیں کہ میں رسول خدا ہوں اور نجرہ راہب کا ابوطالب سے کہنا جو حدیث طویل صحیح ترمذی میں مروی ہے کہ لَمْ يَنْبَقْ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا اخَذَ سَاجِدًا۔ شجر و حجر وغیرہا سے کوئی شے باقی نہ رہ گئی تھی کہ جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سجدہ نہ کیا ہو۔ یہ سید العالمین۔ یہ رسول رب العالمین ہے۔ واللہ تعالیٰ اس کو رحمتہ للعالمین کر کے بھیجے گا۔ صاف دلالت کرتا ہے کہ بے جان چیزوں

۱۔ شواہد النبوة اور دیگر کتب احادیث و سیر میں مذکور ہے کہ ایک دفعہ ابوطالب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتھ لے کر سفر تجارت کے لئے ملک شام کو نکلے۔ راستہ میں ایک راہب نجرہ نامی کے مکان پر آئے۔ اس نے ابوطالب سے کہا کہ اسے ابوطالب تو اس جوان کو واپس پھیر دے اور شام کی طرف نہ لے جائیو نہ وہ لوگ ہذلیہ کُشب آسمانی اس کو پہچان لیں گے اور مَطَهْمَا اَفْكَوْجِ دجہاں تک ممکن ہو گا اس کو قتل کرنے میں کوشش کریں گے۔ ابوطالب نے کہا تو کیوں کر جاتا ہے۔ راہب نے کہا میں نے دیکھا ہے کہ یہ جوان جدھر جاتا ہے اسی طرف کے درخت پتھر وغیرہ اس کے آگے ٹھک جاتے ہیں اور ہماری کتابوں میں لکھا ہے کہ یہ سوائے نبی کے اور کسی کے آگے نہیں ٹھکتے پھر اس نے آپ کا کپڑا اٹھا کر مہر نبوت کا نشان بھی دکھایا۔ اندر سے جا کر جہاں تمام انبیاء کی صورتیں رکھی تھیں آپ کی صورت بھی ملائی اور بھی اپنا صدیق کلام کے واسطے ابوطالب کو کئی نشان دکھائے۔ ابوطالب نے آپ کو واپس کر دیا اس سے معلوم ہوا کہ قبل از پیدائش علاوہ آدمیوں کے دیگر اشیاء کو بھی آپ کی نبوت کا علم تھا اور سب چیزیں آپ کو پہچانتی تھیں۔ چنانچہ اس کا ذکر آگے ہو چکا ہے بفضلہ تعالیٰ حافظ ابو نعیم نے علیہ میں ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ حضرت آمنہ نے کہا جب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے تو ایک بادل کا ٹکڑا آیا اور آپ کو اٹھا کر لے گیا اور ایک آواز آئی کہ کئی کہتا ہے کہ اس کو مشرق و مغرب بادل کا ٹکڑا آیا اور آپ کو اٹھا کر لے گیا (باقی صفحہ ۸۰ پر)



کو بھی آپ کی شناخت قدیمی اور معرفت ازلی تھی۔ چنانچہ ترمذی اور ذاری میں علی کرم اللہ  
 وجہہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک طرف کو مکہ سے  
 باہر تشریف لے گئے میں بھی ساتھ تھا پس آپ جس درخت پہنچے اور میلہ دیکھ کر  
 پاس جاتے وہ کہتا اَلْسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ  
 پس ثابت ہو گیا کہ آپ تمام مخلوق و موجود کی طرف بھیجے گئے اور سب نے  
 آپ کو پہچانا۔

وَحَفِظْتُ دِينَ الْكُفْرِ يَا عَلَمَ الْهُدَى  
 (۳۱) وَرَفَعْتُ دِينَكَ فَاسْتَقَامَ هَذَا كَمَا

معنی بیت۔ اے ہدایت اور راہنمائی کے نشان آپ نے تمام جھوٹے دینوں  
 اور شرک و ہوا پرستی کی راہوں کو مٹایا اور اپنے دین حق کو بظاہر کیا تو وہ صحیح طریق  
 سے قائم ہو گیا ہے

دُنیا سے شرک و کفر کا پردہ دیا تو نے اٹھا ا دُنیا میں دین پاک کا جھنڈا کیا محکم کھڑا!

(بقیہ صفحہ ۷۹) اور دیادوں اور جنگوں میں پورا کہ خشکی و تری کی سب چیزیں جو نباتات، جمادات، نباتات  
 اس کی صورت کو پہچانیں اور اس کی شان نبوت و منزلت رسالت کو جانیں کہ یہ شخص ہے جو شرک کو مٹاتے  
 گا اور ربوبیت والہیت واحد لیگانہ کو پھیلائے گا۔ ثابت بالسنہ اور الدر المنظم فی مولد النبی المحکم  
 میں بروایت ابن عباس علیہ السلام سے منقول ہے کہ حیوانات روئے زمین مشرق سے مغرب اور مغرب  
 سے مشرق کو پھر گئے۔ اور ایک دوسرے کو آپ کی پیدائش کی بشارت دی اور اسی طرح حیوانات  
 آبی نے ایک دوسرے کو خبر کی اور آسمان و زمین میں جنوں اور فرشتوں کے آواز اور آپ کے  
 ظہور مبارک کی نسبت سنائی دیتی تھی ۱۲ (منہر)

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى عَزَّ اسْمُهُ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَ  
 دِينِ الْحَقِّ لِيُظَاهِرَ الْأَعْلَى الدِّينَ كَمَا هُوَ (پت ۱۱) اللَّهُ وَهُوَ سَبَّحَ فِيهِمَا  
 اپنے رسول کو ساتھ نہایت اذوین حق کے تاکہ غالب کرے اس کو اور تمام دینوں  
 کے۔ بے شک جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت پیدا ہوئے وہاں  
 باطلہ لپٹ ہوئے لگے اور دین حق کہ دین اسلام محمد بن عبد اللہ نبی اُمّی ہاشمی صلی  
 اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے غالب اور روشن ہوا۔ ہجرت سے آج تک ہر زمانہ  
 کی تاریخیں شاہد ہیں کتب احادیث سے منقول ثقات کتاب شواہد النبوت میں لکھا  
 ہے کہ جس رات آپ پیدا ہوئے اسی رات کسری کا ایوان کانپا اور چودہ کنگرے  
 اس کے گر گئے۔ وہ آتش کدہ کہ ہزار سال سے برابر ایک ساعت بجھنے نہ پایا تھا  
 بالکل بجھ گیا۔ علی ہذا القیاس زمین پر بہت نشان خرابی بیدیاں و شرکاں  
 ظاہر ہوئے سُرُغ و مابہی زمین و آسمان میں خبر ہو گئی۔ روسے زمین اور تمام حرم  
 خاص کے بت سرنگوں ہو گئے اس واقعہ کی تصدیق زردشتیوں کی کتاب دساتیر  
 میں بھی لکھی ہے۔ صحیح مسلم میں ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین اور مشرق و  
 مغرب زمین کے مجھے دکھائے۔ جہاں تک میں دیکھ چکا ہوں وہاں تک مقرب  
 میری امت کی بادشاہی ہوگی۔

وَسَافَعَتْ دِينُكَ الْحَاقُّ اللَّهُ تَعَالَى نَعَمْ فَرَمَا يَسْ وَ سَافَعَتْ لَكَ ذِكْرَكَ  
 اور کلمۃ اللہ ہی العُلَیَا۔ وہ ذکر اور کلمۃ اللہ دین اسلام ہی ہے جو ہمیشہ

۱۲۔ یہ روایت ثابت بالسند میں بھی ہے۔

تک رہے گا اور نیز فرمایا ہے وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُورِنَا وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ  
(پ ۲۷ ع ۱۹) اللہ اپنے نور کو پور کرے گا قیامت تک اگرچہ ناحق شناس بُرا ہی  
مائیں۔ وہ نور دین محمدی ہے۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَىٰ دِينِ الْإِسْلَامِ۔

أَعْدَاكَ عَادُوا فِي الْقَلْبِ بِجَهْلِهِمْ  
(۳۲) صَرْعَى وَقَدْ حَرَمُوا الرِّضَىٰ بِجَفَاكَ

معنی بیت۔ آپ کے دشمن جہالت کی وجہ سے گڑھے میں پڑ گئے اور رضا  
و رحمت الہی سے آپ کو تکلیف دینے کے باعث محروم رہے۔  
جو جو تیرا دشمن ہوا قعر جہنم میں گرا۔ ابو درپے ایذا ہوا محروم رحمت سے رہا  
بخاری میں ہے کہ غزوہ بدر میں بعد فتح کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے مقتول کافروں کو چاہ بدر میں ڈلوا یا اور مقتول اس کہیں کے کھڑے ہو کر  
ایک ایک کا نام پکار کر فرمایا خدائے تعالیٰ نے ہم سے جو وعدہ کیا تھا ہم نے  
ٹھیک پایا اور تم نے بھی جو کچھ خدائے تعالیٰ نے تم سے وعدہ کیا تھا پایا حضرت  
عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ایسے جموں سے کلام کرتے  
ہیں جن میں روح نہیں۔ آپ نے فرمایا وہ تم سے زیادہ سُنتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ

فِي يَوْمٍ بَدْرٍ قَدْ أَتَتْكَ مَلَائِكُ  
(۳۳) مِنْ عِنْدِ رَبِّكَ قَاتِلَتْ أَعْدَاكَ

معنی بیت۔ اور جنگ بدر کے دن فرشتے آپ کی مدد کو آئے اور آپ

کے دشمنوں کو قتل کیا۔

دن بدر کے بے شک خالق نے کی تیری گنگ | ایک دم میں آپہنچے ملک فی النار اعدا کو کیا  
 قال اللہ تعالیٰ جل جلالہ ولقد نصرکم اللہ بیدیرا وانتم اذکے  
 فاتقوا اللہ لعلکم تَشکرون۔ اذ تقول للمؤمنین اَلَنْ یَکفیکم  
 اَنْ یُہدکم رَبُّکُمْ بِثَلَاثَةِ اَلْفٍ مِنْ الْمَلَائِکَةِ مُنْزَلِیْنَ یَلٰی  
 اِنَّ لَکُمْ فِیْہِ زُجَرَ وَتَتَّقُوا وَیَا تُوکُمْ مِنْ فِوْرِ ہٰذَا یُہدِ ذَکُمْ  
 رَبُّکُمْ بِخَمْسَةِ اَلْفٍ مِنْ الْمَلَائِکَةِ مُسَوِّمِیْنَ۔ اذ تَسْتَغِیْثُوْ  
 رَبُّکُمْ فَاَسْتَجَابَ لَکُمْ اِنِّیْ مُہِدُّکُمْ بِاَلْفٍ مِنْ الْمَلَائِکَةِ  
 مُرَدِّفِیْنَ۔ تفصیل نزول بلائکہ و جنگ وغیرہ کتب احادیث و سیر میں موجود  
 ہے کہ اللہ کے فرشتے وقتاً فوقتاً آپ کی خدمت کیا کرتے تھے۔ جبریل علیہ السلام  
 جو ایک مقرب فرشتہ تھے آپ کی بارگاہ کے غلام تھے اور دیگر فرشتے بھی اہل بیت  
 نبوت کی خدمت گزاری کرتے تھے۔ چنانچہ سید سمہودی نے حضرت ابوذر غفاریؓ  
 سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو بھیجا کہ میں علی کو  
 ان کے گھوڑے بلا لاؤں۔ میں نے دروازہ پر سے بہت دفعہ بلا یا کسی نے آواز

در بار نبوی میں فرشتوں کی حاضری

لے اور بے شک اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی جب تم بالکل بے سر سامان تھے تو اللہ سے ڈرو کہیں تم  
 شکر گزار ہو۔ جب اے محبوب تم مسلمانوں سے فرماتے تھے کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تمہاری مدد کرے  
 تین ہزار فرشتے اتار کر ہاں کیوں نہیں اگر تم مہر و تقویٰ کرو اور کافر اسی دم تم پر پادشیں تو تمہارا رب تمہاری مدد  
 کو پانچ ہزار فرشتے نشان دے بھیجے گا۔ (پہلے ص ۴)

لے جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری سن لی کہ میں تمہیں مدد دینے والا  
 ہوں۔ ہزاروں فرشتوں کی قطار سے۔ (پہلے ص ۱۵)

نہ دی ہیں پھر آیا۔ آپ نے فرمایا جا علی گھر میں ہے۔ میں پھر گیا اور ذرا اندر کی طرف ہو کر کھڑا ہوا ناگہاں اندرون خانہ کے ایک گوشے میں میری نظر پڑی تو چکی پھر رہی ہے مگر پھر اتنا کوئی نہیں۔ میں حیران ہو گیا اور با آواز بلند علی کو پکارا۔ وہ خوش و خرم اور بشاش باہر نکلے چلے آئے۔ جب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے میری حیران صورت کو دیکھ کر فرمایا اسے ابو ذر یہ کیا حال ہے؟ میں نے تعجب سے بیت فاطمہ رضی اللہ عنہا میں خود بخود چکی کا پھرنا بیان کیا۔ آپ نے فرمایا یہ تو کچھ تعجب کی بات نہیں ہے اللہ کے فرشتے آپ محمد رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معونت پر مقرر ہیں۔ یہ خدمت الہی میں مشغول رہتے ہیں وہ ان کی خدمت میں مصروف۔ کذا فی سیرۃ شامی ۱۲ زاد السبیل الی الجنة والسبیل - ۵

(۳۴) وَالْفَتْحُ جَاءَكَ يَوْمَ قُتِبَتْ مَكَّةُ  
وَالنَّصْرُ فِي الْأَحْزَابِ قَدْ وَاثَقَا

معنی بیت۔ مکہ کی فتح آپ کو کامل طور پر حاصل ہوئی اور روزِ احزاب میں نصرت الہی آپ کے شامل حال ہوئی۔  
تھی روزِ فتح مکہ بھی فتح و ظفرِ محمد سے ملے | | احزاب میں نصرت ہوئی چاہلِ تجھے پیرا  
کفارِ قریش کی آخری جنگ مکہ میں تھی۔ اس کے بعد یحییٰ کفر و شرک اور بھم فساد و غنا و  
عرب سے جاتا رہا گویا یہ فتح مسلمانوں کے لئے ایسی مفید اور پُر تصرف تھی۔  
جیسے پایہ تخت بادشاہی کا فتح ہو تو تمام ملک متعلقہ تخت و تصرفِ فارع میں



آجاتا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ جل جلالہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا النِّعْمَۃَ الّٰہِیَّۃَ الّٰہِ عَلَیْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُودٌ فَاَنۢحَا سَلٰنَا عَلَیْہُمْ مِّنۢ بَیۡنَا وَجُنُودِ الّٰہِ تَدْرُوہَا وَكَانَ اللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیۡرًا (پ ۱۸ ع ۱۸) اسے ایمان والو! یاد کرو احسان اللہ کا جو تم پر کیا جب آئیں تم پر فوجیں۔ ف۔ قریش اور غطفان اور یہود اور قرظہ اور بنی نضیر بارہ ہزار آدمی لے کر چڑھ آئے۔ ت۔ ہم نے ان پر ہوا ٹھنڈی چھوڑی ف۔ جس نے ان کو نہایت عاجز اور تنگ کیا۔ ان کے موہنوں میں گرد و غبار ڈالا۔ اور آگ مان کی بھادی۔ اور ہانڈیاں ان کی اٹھ دیں اور میخیں ان کی اکھاڑ دیں کہ نیچے ان کے گر پڑے اور گھوڑے ان کے کھل کر آپس میں لڑنے لگے۔ ت۔ اور بھی بھیجا ہم نے ان پر ایسے لشکر کو کہ ان کو تم نے نہیں دیکھا۔ یعنی فرشتوں کو کہ انہوں نے ان کافروں کے دلوں میں رعب ڈالا اور ایسی دہشت ان کے دلوں میں ڈالی کہ دلوں سے بھاگ گئے۔ ت۔ اور ہے اللہ تمہارے کاموں کو دیکھتا۔ ف۔ یہ معجزہ غزوہ احزاب میں واقع ہوا کہ اسے غزوہ خندق بھی کہتے ہیں۔ کافران قریش مع غطفان وغیرہ قبائل کے لشکر عظیم لے کر مدینہ منورہ پر چڑھ آئے تھے۔ آپ نے بصلاح صواب حضرت سلمان فارسی مدینہ منورہ کے گرد خندق کھودی۔ اور قریب ایک مہینہ کے لشکر کفار دلوں بھیرا رہا۔ اور تیر پتھر سے لڑتے رہے۔ خدا تعالیٰ نے ان پر مشرق کی طرف سے ایسی سخت ہوا بھیجی کہ جس کی تکلیف کو برداشت نہ کر سکے اور پریشان حال ہو کر بھاگ گئے۔ طلحہ بن خویلد اسد می نے ہوا کے صدات کو دیکھ کر کہا کہ محمد نے تم پر جادو کیا ہے۔ اب یہاں ٹھیرنا صلاح نہیں بھاگ جانا

بہتر ہے۔ حدیث میں ہے لُصِرْتُ بِالْغَبَاوِ أَهْلَكَتُ عَادَ بِالْذَّبُورِ  
یعنی میری مدد ہوئی پُر و اہوا سے کہ اس نے کافروں کو احزاب میں بھگا دیا اور  
ہلاک کی کئی قوم عاد پچھوا ہوا سے ف یہ معجزہ آپ کا مثل معجزہ ہود علیہ السلام کے ہے

هُودٌ وَيُوسُفُ مِنْ بَهَائِكَ تَجَمَّلَا  
(۳۵) وَجَمَالَ يُوسُفُ مِنْ ضِيَاءِ سَنَاكَ

معنی بیت۔ حضرت ہود و یونس کو آپ ہی کی بزرگی سے بزرگی حاصل تھی  
اور حضرت یوسف کو جمال آپ کے جمال باکمال سے بلا تھا۔

تھی ہود و یونس میں عیاں تیری تجلی برہماں | اتھا نور یوسف بے گماں تیرا جمال باصفا  
کتب حدیث میں مروی ہے کہ تمام صفات متفرقہ بالجملہ ذات بابرکات سرور  
کائنات علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ میں مجتمع تھیں۔ اور حافظ ابو نعیم نے علیہ میں بواسطہ  
ابن عباس آئمہ سے روایت کیا ہے کہ جب آپ پیدا ہوئے تو میں نے ایک  
آواز سنی کوئی کہتا ہے کہ محمد نصرت اور رنج اور زدہ کی کنجیوں کا قابض ہو چکا ہے  
اسے شرق غرب اور ہر ایک نبی کی جائے پیدائش اور ہر شے روحانی اور غیر روحانی  
جن، انسان، درندوں اور پرندوں وغیرہ پر پھیراؤ کہ وہ سب اس کو پہچا لیں۔ اس  
کو صفائے آدم، رقت نوح، خلقت ابراہیم، لسان اسماعیل اور بشارت یعقوب،  
جمال یوسف، صوت داؤد، صبر ایوب، زہد یحییٰ، کرم عیسیٰ اور اخلاق انبیاء سب  
حاصل ہیں۔ ابن عساکر نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ آخر شب  
میرے ہاتھ سے سوئی گر گئی۔ اندھیرا تھا ہر چند ڈھونڈا نہ پائی اتفاقاً رسول اللہ

صور جامع الصفات ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے۔ آپ کے خیال مبارک سے سارا گھر روشن ہو گیا اور سوئی مل گئی۔ میں نے یہ واقعہ عرض کیا آپ نے فرمایا ویل ویل، ویل ہے اس کو جو میرا منہ دیکھنے سے محروم رہے۔ ابن عساکر اور خطیب اور ویلی اور ابو نعیم نے بطریق محمد بن اسماعیل بخاری حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے کہ میں چونکہ کات رہی تھی اور آپ میرے سامنے موزہ گاٹھ رہے تھے۔ اس وقت عرق جہیں کے سبب آپ کی پیشانی کی چمک دمک دیکھ کر میں نہ رہ سکی اور بے ساختہ منہ سے نکل گیا۔

وَمُبَرَّاتٍ مِّنْ كُلِّ غَبَرٍ خَبِضَةٍ وَفَسَادٍ مُّزْضِعَةٍ وَذَائِعٍ مُّغِيلٍ  
وَإِذْ لَطَّاتُ إِلَى اسْتِرَاحَةٍ وَجْهِهِمْ بَرَقَتْ بِمُوقِ الْعَارِضِ الْمُتَدَلِّلِ

اور ایک روایت میں چند آیات دیگر مروی ہیں جن سے ایک یہ ہے۔

لَوْ أَحْيَا ذَلِيلًا لَّوَسَّ آيَتًا جَبِينَهُ

اور شمالی ترمذی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے بعد بیان صورت و سیرت جناب ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمایا۔ لَوْ بَرَأَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ کہ آپ کی مثل نہ کوئی پہلے آپ سے نہ سوائے آپ کے اب دیکھتے ہیں آتا ہے۔ حضرت علی کے اس قول میں

لے اور ہر طرح کی کدورت حیض سے پاک، ایسا پاک اور لطیف کہ اس کے دودھ پلانے والی کی طبیعت اور دودھ میں کوئی خرابی نہ ہو۔۔۔۔ اور میں جب اس کے روئے روشن کی شکلوں کو دیکھوں تو اس کے رخساروں کی روشنی اور صفائی میں وہ شکن صورت ہلال نظر پڑتے ہیں۔ ۱۲۱ منہ از بے مثل بشر صفحہ ۱۲۹  
عہ سلیمان الاولیاء جلد ۲ تذکرہ اہم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وکتاب طبع اول مفر (از البکیر بن علی)

ہزار ہا نکات و اسرار ہیں۔ بالجملہ اس کے معنی یہ ہیں کہ لَمْ أَسْرَ بِمَعْنَى كَمْ  
أَسْمَعُ ہے یا لَمْ أَسْرَ فِي الرِّوَايَاتِ الَّتِي تُتَرَدَّى فِيهِ مَقَادِيرُ الْجَمَالِ  
اس صورت میں لَمْ أَسْرَ قَبْلَهُ کے متعلق معنی دیگر ہیں اور بعدہ کے معنی دیگر  
اور بعدہ معنی سراپا چنانچہ قِبَايَ حَدِيثًا لَعْدَةً لِيَوْمِ مَنُونٍ (پ ۱۲ ع ۲۲)

قَدْ فُتَّتْ يَاطْلَهُ جَمِيعَ الْأَنْبِيَا!  
طَرًّا فَسُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَ لَكَ

معنی بیت۔ اے خلقت کو بچانے والے آپ تمام پیغمبروں پر فائق ہیں  
آپ کو معراج ہوئی اور وہ قُرب ملا کہ کسی نبی مرسل کو نہیں ملا۔ وہ پاک ہے  
اور سب بھلی صفوں کا مالک ہے جس نے آپ کو رات کے وقت سیر کرائی  
طہ القب خیر الوریٰ غیوں پہ تو فائق ہوا | حق سے ملا سُبْحَانَ سَنِّ اسْمِکَ فِي أَمَلِ الدُّنْيَا  
معراج حق ہے بالاتفاق مکہ معظمہ میں نبوت سے بارہویں سال بجد عنصری  
یعنی جسم ظاہری جبریل براق پر سوار کر کے آپ کو لے گئے آپ نے جو کچھ دیکھا  
تھا دیکھا اور انہیں آنکھوں سے مشرف ویدار الہی سے ہوئے چنانچہ تفسیر جلالین  
میں بروایت ترمذی لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَلْحَمْدُ  
لِربِّیْ عَزَّ وَجَلَّ میں نے اپنے رب غالب و بزرگ کو دیکھا۔ خواب میں  
بھی کئی دفعہ آپ سب کچھ دیکھ چکے تھے۔ اس دفعہ یقینی طور پر کُلُّ شَیْءٍ  
بِحَقَائِقِهَا وَكَمَا هِيَ دیکھیں۔

۱۰ پھر اس کے بعد کون سی بات پر ایمان لائیں گے ۱۱  
۱۲ ہر چیز کو اس کی حقیقت کے ساتھ جیسی وہ ہے ۱۲

حدیث کی تمام کتابوں اور قرآن مجید کی تفسیروں میں ذکر معراج بہ تفصیل و  
 دلائل و براہین۔ امکان و رفع شکوک و رجحان ہے یہاں کچھ حاجت طوالت نہیں  
 قَدْ فَقِيتَ الْحَجَّ تَرْمِذِي میں لکھا ہے کہ جب آپ بیت المقدس میں تشریف  
 فرما ہوئے تو آپ نے وہاں دو رکعت نماز پڑھائی۔ تمام انبیاء علیہم السلام  
 پیچھے کھڑے ہوئے۔ بعد از سلام سب نے علیحدہ علیحدہ نماز الہی کا پڑھا  
 ان کو ملی تھیں بیان کیا۔ بعد ازاں آپ نے اَمَّا اَلَا اَمْرُ اللّٰهِ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ  
 رَبِّكَ فَحَدِّثْ جو کچھ آپ کو عطا ہوا اظہار فرمایا اور افتتاح و اختتام حمد  
 و ستائش الہی سے کیا۔ جب سب سن چکے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے  
 تمام پیغمبروں کو مخاطب کر کے فرمایا بِهٰذَا اَفْضَلُكُمْ مُحَمَّدٌ دیکھو محمد کو یہ  
 سب کچھ ملا ہے تو تم سب سے افضل ہے۔

وَاللّٰهُ يَالَيْسِيْنُ مِثْلُكَ لَمْ يَكُنْ  
 فِي الْعَالَمِيْنَ وَحَقِّ مَنْ اَنْبَاكَ

معنی بیت۔ خدا کی قسم تمام مخلوقات میں آپ جیسا نہ کوئی ہو سبے نہ ہو گا  
 تم سے اس کے حق کی جس نے آپ کو قرآن دیا ہے

وَاللّٰهُ يَالَيْسِيْنُ لِقَبْ مَا هِجْمَ مِهْرِ عَرَبٍ اَنْجَحَ سَابِغًا دُرِّ نَابِ دُنْيَا مِيْنُ بَرٍّ وَوَرَعًا  
 بے شک آپ کی ذات بابرکات بے مثل و بے مانند تھی۔ عالم میں آپ

لے اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چوچا کرو (پنچ ۱۸)



ہی اپنا نظیر تھے۔ انبیاء کہ افضل المخلوقات ہیں کوئی بھی سرور کائنات کا عدل و مثیل نہیں ہوا۔ آپ اشرف الموجودات و اکمل المكنونات پیدا ہوئے۔

یس آپ کا اسم مبارک ہے چنانچہ ابن مردودہ نے اپنی تفسیر میں اور بیہی نے مسند الفردوس میں اور ابو نعیم نے علیہ میں روایت کیا ہے کہ رسول خدا ﷺ اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کے نزدیک میرے دس نام ہیں۔ محمد، احمد، فاتح، خاتم، ابوالقاسم، عاشق، عاقب، ماحی، یاسین، طہ۔

مثلاً لم یکن الخ یعنی علو درجات ہیں آپ کی مثل کوئی دنیا میں نہیں آیا۔ مسلم میں جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ کو پانچ چیزیں ایسی عنایت ہوئی ہیں کہ اور کسی کو نہ ہوئی تھیں (۱) یہ کہ مہینہ کی مسافت پر میرے پہنچنے سے پہلے میرے دشمنوں پر رعب اور دباؤ پڑ گیا (۲) تمام روئے زمین میرے لئے سجدہ گاہ مقرر کی گئی (۳) مال غنیمت میرے لئے حلال کیا گیا (۴) تمام پیغمبر خاص خاص قوم کی طرف بھیجے گئے تھے اور میں تمام مخلوق کی طرف رسول کر کے بھیجا گیا ہوں (۵) مجھے شفاعت کبریٰ کا اختیار دیا گیا ہے اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے (۶) جوامع الکلم بھی مجھے عطا ہوا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ جامع المراتب ہیں اور کسی کو یہ رتبہ حاصل نہیں ہوا۔ یاں بہت آپ بے مثل ہیں۔

عَنْ وَصْفِكَ الشُّعْرَاءُ يَا مُدَّثِّرُ  
(۳۸) عَجَزُوا وَكَلُوا مِنْ صِفَاتِ عِلَاقَا



معنی نبیت: اے حبیب اللہ کے آپ کی صفت مجھ سے ہرگز نہیں ہو  
سکتی۔ بڑے بڑے فصحاء و بلغا حتی المقدور اپنے انفا میں عزیزہ کو آپ کی  
شنا کوئی میں خرچ کر کے معترف بقصور ہوئے کیونکہ حصر باوصاف جمیلہ آپ  
کے ممکن نہیں اور آپ کے محامد و مناقب اس سے برتر ہیں کہ انسان بیان  
کر سکے۔

کی شاعروں نے ہر زماں طرح و صفت تیری بیان	آنر تھکی سب کی زباں عاجز ہوئے سب بر ملا
مجموعہ وصف و ثنا ہے تیری ذاتِ مصطفیٰ	انساں سے ہو کیونکر بھلا احصا ترے اوصاف کا

(۳۹) انجیل عیسیٰ قَدْ آتَا بِكَ مُحَبَّرًا  
وَلَنَا الْكِتَابُ أَتَا بِمَدْحٍ حُلَا

معنی بیت: انجیل عیسیٰ اور ہماری کتاب یعنی قرآن مجید آپ کی مدح و  
ثنا بیان کر رہے ہیں۔

انجیل عیسیٰ بھی تری مدح و صفت ہے بھرا | قرآن میں خالق نے کی ہر جہا تری طرح و ثنا  
واضح ہو کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف انبیاء  
مصابقین کی کتابوں میں برابر مذکور ہوتے آتے ہیں اور ہر ایک پیغمبر نے اپنی اُمت  
کو آپ کی اطاعت اور نصرت کی تاکید فرمائی ہے۔ ہر ایک نبی اور رسول کو  
آپ کے ظہور کی خبر دی جاتی تھی۔ ہمیشہ آپ کی معرفت معرفت الہی کے ساتھ  
رہی ہے۔ اور ہر ایک نبی آپ کی نبوت کو باخبر و وحی پہچانتا تھا اور اس پر  
ایمان لاتا تھا۔ چنانچہ قرآن شریف میں ہے: وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ

ایمان لانا تھا۔ چنانچہ قرآن شریف میں ہے: وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ

النَّبِيِّنَ لِمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ ط قَالَ أَأَقْرَأُ ثُمَّ  
 وَآخَذْتُمُ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَأْ نَا قَالَ فَاشْهَدُوا  
 وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ۔ اور اگرچہ تمام صحف انبیاء و کتب مرسلین  
 پر آئے محمد حبیبہ اور مناقب جبریلہ سے مملو ہیں۔ بالخصوص حضرت موسیٰ علی نبینا و  
 علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب توریت میں جابجا مذکور ہے۔ چنانچہ سفر پنجم کے  
 جزو دوم میں لکھا ہے کہ میں ان کے واسطے ان کے بھائیوں کی اولاد سے  
 ایک نبی پیدا کر کے اس پر اپنے کلام کو نازل کروں گا اور وہ ان کو وہی کہے گا  
 جس کا اے حکم دوں گا اور جو شخص اس نبی کی بات کو جو میرے نام سے کہے گا  
 نہ مانے گا تو میں اس سے بدلہ لوں گا۔ انتہی۔

اس آیت کا تفسیر نبی آخر الزمان محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طرف  
 ہے اور اکابر علمائے یہود سے ستر اخبار اس بات پر متفق ہیں۔ اور بھی توریت

لے اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں۔ پھر تشریف  
 لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور  
 ضرور اس کی مدد کرنا۔ فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا۔ فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ۔ اور میں  
 آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔

سہ مواہب لدنیہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی پیغمبر کو پیغمبری نہیں ملی جب تک  
 کہ اس سے حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے عہد نہ لیا گیا ہو کہ اگر تیری زندگی  
 میں وہ نبی پیدا ہو تو اس کی اطاعت و مدد کرنا اور اپنی امت کو بھی یہی تاکید کرنا بلکہ اس کو اپنی  
 امت سے اس نبی آخر الزماں کی بیعت لینے کا حکم ہوتا تھا۔ ۱۲ (منہ)

کے جزو آخر میں جس پر تورات ختم ہوتی ہے، ایک آیت ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ  
 خدا سینار سے نکلا اور ساعیر پر چڑھا اور کوہ فاران سے بلند تر ہوا اور بھی تورات  
 میں حقیقی بنی کے کلام میں درج ہے خدا کا نشان کوہ فاران سے ظاہر ہوگا۔ اور  
 تمام آسمان احمد اور اس کی اُمت کی تسبیح سے بھر جائیں گے، دریاؤں میں اس  
 کی راہ ہوگی۔ جیسے جنگلوں میں اس کی راہیں ہوں گی۔ اس کو نئی شریعت ملے گی اور  
 صاحب کتاب جامع ہوگا۔ اور یہ امر بعد وقوع خرابی بیت المقدس کے ظہور  
 میں آئے گا اور بھی بعض کلام شعیب علیہ السلام واقع ہے کہ میں نے دو سواروں  
 کو دیکھا جن کے واسطے زمین و آسمان روشن ہو گیا۔ ایک گدھے پر سوار اور دوسرا  
 اونٹ پر سوار ہوگا۔ گدھے والے کا نام مسیح اور اونٹ والے کا نام احمد میری  
 قوم! ٹھیک بالو کہ اونٹ والے کا منہ پانڈ سے زیادہ روشن ہے اور تورت  
 میں وصایائے موسیٰ میں مذکور ہے کہ جلد ہے کہ ایک بنی تمہارے بھائیوں کی،  
 اولاد سے پیدا ہوگا۔ تم اسے سچا جاننا اور اس کی مٹنا یعنی اطاعت کرنا۔ انتی  
 اسی طرح انجیل میں بھی آپ کے اوصاف درج ہیں چنانچہ لوقا باب ۲۹-۳۰۔  
 اور دیکھو میں اپنے باپ کے اس موعود کو تم پر بھیجتا ہوں اور موعود وہ بنی تھا کہ  
 جس کے آنے کی سب کو خبر دی گئی تھی۔ چنانچہ یوحنا سے جب پوچھا گیا کہ تو مسیح  
 ہے تو اس نے کہا نہیں پس آیا تو وہ نبی ہے جو اب دیا نہیں (یوحنا باب ۱  
 درس ۱۹ و ۲۰ و ۲۱) وہ جو اس کو جسے میں بھیجتا ہوں قبول کرتا ہے۔ مجھے قبول  
 کرتا ہے (یوحنا باب ۱۲ درس ۲۰) اور میں اپنے باپ سے درخواست کروں گا  
 اور وہ تمہیں دوسرا تسلی دینے والا بھیجے گا کہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے۔



ریحان ص ۱۱۵، ۱۱۶) پر جب کہ وہ تسلی دینے والا ہے میں تمہارے لئے  
 باپ کی طرف بھیجوں گا (یوحنا ص ۱۹ اور ص ۲۴) لیکن میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ  
 تمہارے لئے میرا جاننا ہی فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں گا تو تسلی دینے  
 والا تمہارے پاس نہ آئے گا۔ پر اگر میں جاؤں تو میں اسے تمہیں بھیج دوں گا  
 وہ آکر دنیا کو گناہ سے اور راستی سے اور عدالت سے فقیر وار ٹھہرائے گا  
 گناہ سے اس لئے کہ وہ مجھ پر ایمان نہیں لائے راستی سے، اس لئے کہ میں  
 اپنے باپ پاس جاتا ہوں اور تم مجھے پھر نہ دیکھو گے۔ عدالت سے اس لئے  
 کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہے۔ میری اور بہت سی باتیں ہیں کہ تمہیں  
 کہوں پر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ یعنی روح حق آئے  
 تو وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتا دے گی اس لئے کہ وہ اپنی نہ کہے گی لیکن جو کچھ وہ  
 سنے گی سو کہے گی اور تمہیں آئندہ کی خبر دے گی وہ میری بزرگی کرے گی اس  
 لئے کہ وہ میری چیزوں سے پائے گی اور تمہیں دکھائے گی سب چیزیں جو  
 باپ کی میرے پاس ہیں۔

مَاذَا يَقُولُ الْمَادِحُونَ وَمَا عَسَى

(۴۰) أَنْ يَجْمَعَ الْكِتَابُ مِنْ مَعْنَاكَ

معنی بیت۔ کیا کہہ سکتے اور لکھ سکتے ہیں آپ کی مدح کرنے والے۔ اگر  
 کہیں یا لکھیں تو ممکن نہیں کہ وہ آپ کی مدح کا حقہ کر سکیں چنانچہ ان دو بیتوں  
 میں مکرر بطور تاکید بیانی ذکر کیا ہے۔



انسان کا کیا توفیق تیری صفت لکھے بھلا کس کی زبیاں سے ہوا داد وصف پذیریدہ ترا

(۴۱) وَاللّٰهُ لَوَّانٌ الْبَحَّاسُ مَدَادُهُمْ

وَالشُّعْبُ أَقْلَامٌ جُعِلْنَ لَدَآكَا

لَمْ يَقْدِرِ الثَّقَلَانِ يَجْمَعُ نَزْرَهُ

أَبَدًا وَمَا اسْطَاعُوا لَمْ يَرَادْ سَاكَا

معنی بیت۔ قسم ہے اللہ کی تحقیق اگر آپ کی مدح لکھنے والوں کے واسطے  
نسب دریا سیاہی ہو جائیں۔ اور تمام دنیا کے درخت قلمیں بنائی جائیں اور  
تمام گروہ جن و انسان اور فرشتے قیامت تک زہر لگائیں تو آپ کے  
اوصاف جلیلہ سے ایک ذرہ بھر بھی نہ لکھ سکیں۔

اشجار ہوں ساپے قلم دریا سیاہی ہوں ہم | اور پھر کرے مل کر رقم کل خلقت ارض و سما  
مگر نہیں پھر بھی بیاں ہوں تیرے وصف بکراں | اے سید و الانشان اے مظہر نور خدا  
کیونکہ آپ کے اوصاف کلمات الہیہ ہیں اور کلمات الہی تحریر و تقریر مخلوق سے  
فروں تر ہیں کَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَوَّانٌ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ  
اَوْ لَوْنٍ اَوْ اَلْبَحْرِ لَمْ يَمْدَا مِنْ بَعْدِ سَبْعَةِ اَبْحُرٍ مَا نَفِذَاتُ  
کَلِمَاتِ اللّٰهِ۔ اگر زمین و آسمان کی مخلوق کلمات الہیہ کو کہنے لگے اور ان کے  
لئے تمام درختوں کی قلمیں اور تمام جہان کے پانی کی سیاہی طیار کی جباتے اور قیامت  
تک لکھتے رہیں تو بھی کلمات الہی ان سے پورے نہ ہوں۔ پ ۲۶ ۱۷



(۴۳) بِكَ لِي قَلْبٌ مُّغْرَمٌ يَا سَيِّدِي  
وَحُشَاشَةٌ مُحْشَوَةٌ بِهِوَ اكَا

معنی بیت - اے میرے مولیٰ میرے پیشوا میرے لئے ایسا دل ہے جو آپ  
والامہ کن میں فریفتہ ہے اور میری ایسی رُوح ہے جو آپ کی اُلفت سے بھری ہے  
اے مقتدا اے پیشوا تیرے تصور میں سدا | بے تاب ہوں میں مبتلا بے چین ہوں میں دُعا  
قلیب - قلب کا اسم مصغر ہے اور اس سے غرض یہ ہے کہ آپ کی جدائی کے  
خیال میں فرطِ محبت سے دل میرا گھٹ گیا ہے۔ یہ افراطِ محبت و کمالِ عشق کی  
بات ہے و نیز عظمت و جلالِ محبوب و کثرت و کمالِ محبت کے مقابلہ میں قلب  
کو محقر مصغر کر کے بیان کیا ہے اور یہ کہ دل تھوڑا اور محبت بہت کب اس کے  
لائق ہے۔ چھوٹا منہ بڑی بات۔ یہ اظہارِ محبت و اعتقادِ تعقیر ہے۔

(۴۴) فَإِذَا سَكَتُ فَقِيْلَكَ صَمِيْعٌ كَلْمٌ  
وَإِذَا نَطَقْتُ فَمَا دِحًا عَلِيًّا كَا

معنی بیت - میں چپ ہوتا ہوں تو آپ ہی کے جمالِ بابر کا تصور میرے  
پیش نظر رہتا ہے اور جب بولتا ہوں تو آپ ہی کی مدح و ثناء کے لفظ بولتا ہوں

۱۔ تصویرِ شیخ جائز ہے۔ منکرین چونکہ اس طرف سے بالکل ناواقف ہیں اس لئے اس کو شرک و بدعت  
کہتے ہیں۔ ان کو ظاہر ابھی حدیث کی کچھ خبر نہیں ان کو صرف حیض و نفاس اور صدقہ و خیرات کی حدیثوں  
کی ممارست ہوتی ہے۔ شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مبشرات میں لکھتے ہیں کہ حضرت علی مرتضیٰ  
نے مجھ کو استحضارِ نسبت (تصور) کا امر کیا۔ اور حدیث میں ہے النَّظَرُ إِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ